جملہ حقوق محفوظ

سرگذشت مردِ خسیس

مترجمہ

مرزا جعفر قراجہ داغی

بہ اضافہ

تمہید۔ مقدمہ و حلِ لغاتِ جدیدہ

از

۸۹۳۶۳۲

ق صاحب ایم اے منشی فاضل ایم آر اے ایس (لنڈن)

لیکچرار گورنمنٹ کالج و پنجاب یونیورسٹی لاہور

۱۹۳۱

سنہ ۶

صرف ٹائیٹل در مطبع کپور آرٹ پرنٹنگ ورکس لاہور بچھاپ رسید

طبع دوم ۱۰۰۰)

(قیمت فی جلد ۱۲/ر

بفرمائش شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور۔

از دیباچہ طبع اوّل

بیا تا گل بر افشانیم و مے در ساغر اندازیم
فلک را سقف بشگافیم و طرح نو در اندازیم

یہ عام شکایت ہے۔ کہ فارسی زبان میں ایسی کتابیں بہت کم ہیں۔ جن کی زبان دلچسپ اور مضمون دلپسند ہو اور جو تفنّن طبع کے لئے مفید ہو سکیں۔ درسی کتابیں مشکل ترکیبوں۔ مغلق الفاظ اور پیچ در پیچ فقرات کی بھرمار کی وجہ سے یہ غرض پوری نہیں کر سکتیں۔ کالجوں اور مدرسوں کے طالبعلم سوائے مروّجہ نصابوں کے (جو انہیں امتحان میں کامیاب ہونے کے لئے خوا مخواہ پڑھنے ہی پڑتے ہیں) دوسری کتابوں کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ اس لئے ایسی کتابوں کی بہت ضرورت۔ جو دلچسپ اور آسان زبان میں لکھی ہوئی ہوں۔ تاکہ طالب

مقدمۂ ناشر

فنِ تمثیل

تعریف:۔ تمثیل کے لغوی معنی "صورت بستن پیکر کسے را بہ نگاشتن وجز آں"[1] اور اصطلاح میں اس فن کا نام ہے جس میں کسی حکایت یا واقعہ تاریخی کے افراد متعلقہ کے لباس، طرز کلام اور لہجہ کی بذریعۂ اشخاص ہو بہو نقل اُتاری جائے۔ ایسے اشخاص کو ممثل کہتے ہیں۔

اس فن کو تقلید بھی کہتے ہیں۔ مولینا غنیمت رح مقلدوں کی ایک جماعت کے متعلق یوں حوالۂ قلم فرماتے ہیں[2]:۔

بہ فن خویشتن استاد ہر یک	گہے مرد و گہے زن گاہ طفلک
گہے سناسیانِ مو پریشان	گہے اسلامیانِ اہل ایماں
گہے در غربت و گاہے بہ شنگی	گہے کشمیری و گاہے فرنگی
گہے دہقاں زن و گاہے دہقاں	گہے گبر مترش نامسلماں
گہے رنگِ زنِ نوزادہ برد	بدست دایہ گریاں زادۂ او

---

۱ منتہی الارب جلد چہارم۔

۲ نیرنگ عشق مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۲۰-۲۱۔

زہر قومے کہ خواہی جلوہ سازند　بہر رنگے کہ گوئی عشوہ بازند

فن تمثیل کا آغاز } یقینی طور پر یہ کہنا کہ اس فن کا رواج ارتقائے تمدن کے کس درجہ میں اور کب ہوا بہت مشکل ہے۔ لیکن چونکہ اس فن کی غرض اولے (کم از کم اسکے ابتدائی مدارج میں) لہو و لعب اور تفنن طبع ہے اور لہو و لعب کی طرف میلان قدرتاً طبیعت انسانی میں پایا جاتا ہے اس لئے یہ فن کسی نہ کسی حالت میں قریبًا ہر قوم اور اس کے ارتقا کے ہر ایک زمانہ میں موجود رہا ہے۔ اور اس فن کی ترقی تہذیب قوم کی ترقی کے ہمدوش رہی ہے۔ الّا اس صورت میں کہ مذہب یا حکومت (جو تغیر رسوم و رواج کے سب سے بڑے باعث ہوتے ہیں) اس کی ترقی کے مانع نہ ہوئے ہوں +

تمثیل و اقوام آریہ } آریہ نسل کی قوموں نے اس فن کو ہمیشہ سے اپنی مذہبی قومی اور ملّی ہستی کا ایک لازمہ قرار دے رکھا ہے۔ بلکہ یہاں تک کہ مذہبی و ملّی روایتوں کے تحفظ، جذبات حب قومی کے ہیجان، اور رسوم و رواج و اخلاق و تمدن کی اصلاح میں اس فن کی مدد سے انہوں نے معتد بہ کام لئے ہیں +

تمثیل اور اہل فرنگ } اہل فرنگ (جو آج تہذیب و تمدن کی علم برداری کے مدعی ہیں) نے اسے فنون لطیفہ میں شمار کیا۔ اور اس قدر رواج دیا ہے کہ وہ ان کی حیات ملّی میں ایک جزو لاینفک ہو گیا ہے +

تمثیل و اقوام سامیہ } لیکن سامی قوموں نے کبھی اس فن کی ترویج اور ترقی میں کسی دلچسپی کا اظہار نہیں کیا اور ان کے ہاں اپنی قدرتی اور ابتدائی حالت سے زیادہ ترقی نہیں کر سکا۔ ان قوموں کی تاریخ اور اُن کا علم ادب اس فن کے ذکر سے بالکل خالی ہے ٭

تمثیل اور اہل عرب } عربوں کے وسیع علم ادب سے بھی یہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ کسی زمانہ میں یہ فن سوائے ابتدائی حالت کے ان کے ہاں مروج رہا ہو ٭

تمثیل و اسلام } لیکن اسلام کے بعد اگر اس فن سے اہل عرب نے بے اعتنائی کی تو اس کی وجہ صاف اور صریح ہے مسلمان مذہب کو اپنی قومیت سے جدا نہیں سمجھتے۔ اور ان کا تمدن ان کے مذہب سے علیحدہ نہیں۔ ان کی زندگی کے ہر ایک شعبہ میں مذہب ہی کا رنگ غالب ہے۔ اس لئے ان کا تدین بہت حد تک اس فن کی ترقی میں سد راہ رہا ٭

چونکہ ایک پکا مسلمان لہو و لعب کو لغو سمجھتا ہے۔ اور وہ واذا مرّوا باللغو مرّوا کراماً کے مفہوم کے مطابق اسے خلاف عبودیت رحمٰن ماننے پر مجبور ہے۔ اس لئے وہ اس قسم کے رواج سے سخت متنفر ہے۔ مزید براں ایک حدیث نبویؐ کا مفاد یہ ہے۔ کہ "مردوں کے سوانگ بھرنے والی عورتیں۔ اور

عورتوں[1] کا سوانگ بھرنے والے مرد دونو لعنتی ہیں،، اس لئے کچھ تعجب نہیں اگر ان کا کیسۂ ادب بھی اس نقد سے بالکل خالی ہو +

تمثیل و اہل ایران } اہل ایران جو اسلام قبول کرنے کے بعد خوشہ چین تہذیب عرب تھے اسی رنگ میں رنگے گئے۔ اور انہوں نے بھی اپنے استادوں (اہل عرب) کا اقتدا کیا +

یہ بتانا مشکل ہے کہ اسلام سے پہلے ایران میں اس کا رواج تھا یا نہیں اور اگر تھا تو کس حد تک کیونکہ مسلمانوں سے پہلے کا فارسی علم ادب قریبًا معدوم ہے۔ اور جو کچھ موجود ہے وہ اس بارے میں بالکل ساکت ہے +

تاہم یہ فن حالت ,,طفولیت،، میں اب بھی وہاں موجود ہے اور اس کو دو قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے :۔

(۱) تمثیل انفرادی۔ (۲) تمثیل مجلسی +

تمثیل انفرادی } اس میں صرف ایک ہی شخص کسی خاص واقعہ یا حکایت کو (خواہ نثر میں ہو۔ یا نظم میں) اس طریق پر نقل، کر کے بیان کرتا ہے گویا اصلی افراد قصہ کی روح اس کے جسم میں حلول کر گئی ہے اور وہ خود آپ بیتی بیان کر رہا ہے +

مولٰنا آزاد مرحوم ایک ایسے ,,ممثل،، کا نقشہ ان الفاظ

---

[1] لعن اللّٰہُ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال (مشکوۃ المصابیح. باب الترجل صفحہ ۲۷۲)

میں کھینچتے ہیں[۵۱] :-

"ایران کے بازاروں میں اور اکثر قہوہ خوانوں میں ایک شخص نظر آئے گا کہ سرو قد کھڑا داستان کہ رہا ہے اور لوگوں کا انبوہ اپنے ذوق شوق میں مست اسے گھیرے ہوئے ہے۔ وہ ہر مطلب کو نہایت فصاحت کے ساتھ نظم و نثر سے مرصع کرتا ہے اور صورت ماجرا کو اس تاثیر سے ادا کرتا ہے کہ سماں باندھ دیتا ہے کبھی ہتھیار بھی سجائے ہوتا ہے۔ جنگ کے معرکے یا غصہ کے موقعہ پر شیر کی طرح بپھر کھڑا ہوتا ہے۔ خوشی کی جگہ اس طرح گاتا ہے کہ سننے والے وجد کرتے ہیں غرضیکہ غیظ و غضب عیش و طرب یا غم و الم کی تصویر فقط اپنے کلام سے ہی نہیں کھینچتا۔ بلکہ خود اس کی تصویر بن جاتا ہے۔ اسے حقیقت میں بڑا صاحب کمال سمجھنا چاہیے کیونکہ اکیلا آدمی ان مختلف کاموں کو پورا پورا ادا کرتا ہے جو کہ تھیئٹر میں ایک سنگت کر سکتی ہے" ٭

ایسے مثلوں کو "قصہ خوان" کہتے ہیں

سر جان ملکم صاحب اپنی تاریخ ایران میں فرماتے ہیں[۵۲] :-

"از اسباب دا وضاع سلطنت ایران یکے قصہ خواں است کہ آں را نقال شاہ گویند۔ وصاحب ایں منصب شخصے با خبر از تواریخ ومستحضر از اخبار و اشعار نوادر ونکات و دقیقہ یاب ونکتہ سنج باید۔ ایرانیاں اسباب تماشا بسیار دارند لیکن بہ نوعے

[۵۱] سخندان پارس صفحہ ۱۵۸ ٭

[۵۲] ترجمہ مرزا حیرت جلد دوم صفحہ ۱۵-۱۶ ٭

کہ تقلید در فرنگستان رسم است ندارند۔ مگر قصہ خوانان ایشاں کہ بہ شخص واحد در حین تقریرِ حکایاتِ مجلس[۵۱] بالتمام ہستند از تبدیل حرکات و تغیر آواز بہ مقتضائے حالت اشخاص مختلفہ در حالات عدیدہ مثل غضب و حلم و عقل و عشق و سرور و غم و سلطنت و گدائی امارت و چاکری و فرمانبری و فرمانروائی در ہر شخص واحد دیدہ مے شود ،، +

یہ قصہ خوان خاص طور پر تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ اور نسلاً بعد نسل ان کا پیشہ یہی ہوتا ہے۔ بیاہ شادی ختنہ اور دیگر تقریبات مسرت میں ان کا وجود لازمی شمار ہوتا ہے +

یہ قصے عموماً نثر و نظم دونوں میں ہوتے ہیں۔ نثر کا حصہ تحت اللفظ میں تمثیلی طرز میں ادا کیا جاتا ہے اور نظم کو مزامیر کے ساتھ گا کر سناتے ہیں۔ زبان اکثر سوقی ہوتی ہے انہیں ہمارے ہاں کے ،پوہڑیاں، یا ،واریں، گانے والے مراسیوں یا جھیوروں کا بدل سمجھو[۵۲] +

بعض قصہ خواں کسی خاص قصہ کے ادا کرنے میں ماہر ہوتے ہیں مثلاً ،شاہنامہ خواں، یا کوراو غلی خواں[۵۳] +

،،روضہ خواں،، جیسے ہندوستان میں مرثیہ خواں یا سوز خواں

---

۵۱ کمپنی +

۵۲ مثلاً ،، نادرشاہ دی پوڑھی ،، ''چٹھیاں دی وار،، ،، دُلّے بھٹی دی وار،، اور ،، جیمل فتّا دی وار ،، وغیرہ +

۵۳ کوراوغلی ایک ڈاکو کا نام تھا۔ جس کے کارنامے قصہ خواں لوگوں کو سناتے پھرتے ہیں +

کہتے ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک مذہبی کڑی ہے۔ اس کا کام یہ ہوتا ہے۔ کہ ایام محرم میں واقعات شہادت امام مظلومؑ کو اسی تمثیلی رنگ میں پڑھکر سامعین کو مصروفِ نوحہ و بکاء رکھے +

تمثیل مجلسی } اس میں ایک سنگت یا جماعت افراد قصہ کی نقل اتار کر قصے کو سامعین کے سامنے بیان کرتی ہے۔ اسے "تماشاچی" یا عاشق یا لوطی کہتے ہیں۔ اس سنگت میں بہت سے نقال ہوتے ہیں۔ جو گاؤں گاؤں دورہ کرتے رہتے ہیں۔ مزامیر کے ساتھ گاتے بھی ہیں۔ مداری بازیگر میموں باز۔ خرس باز بھی جزو "مجلس" ہوتے ہیں۔ جو اثنائے نقل میں اپنے اور اپنے جانوروں کے کرتب دکھاتے ہیں +

تعزیہ } ملک ایران میں ایام ماہ محرم میں جو امام مظلوم و دیگر اہل بیت کی شہادت کے واقعہ ہائلہ کی یاد تازہ کرنے اور واقعہ کربلا کو زیادہ موثر طور پر بیان کرنے کے لیے "مجالس تعزیہ" یا بالفاظ دیگر "تماشائے تعزیہ" کا عام رواج ہے یہ بھی مذہبی "تمثیل مصایب"[۱] کا قائم مقام ہے۔[۲] لیکن اس میں کوئی مصطبہ[۳] تمثیل نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی پردے اور منظر ہوتے ہیں۔ بلکہ ایک وسیع میدان کے وسط میں تیس چالیس گز مربع چھ فیٹ بلند چبوترہ (جسے "سکو" کہتے ہیں) بنایا جاتا ہے۔ اس کے گرداگرد دس فٹ چوڑا راستہ چھوڑا جاتا ہے تاکہ مقلدین جو اس میں

---

[۱] ایران کے جدید محاورے میں رند۔ بے باک۔ اوباش۔ بازاری اور گنڈے کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے + [۲] ٹریجڈی [۳] سٹیج [۴] سین +

حصہ لینے والے ہوتے ہیں۔ اپنی نقل و حرکت بخوبی کر سکیں ٭
راستے کے چاروں طرف عورتوں اور مردوں کی نشست کے لیئے (جو تعزیہ کی رات کو جوق درجوق آجاتے ہیں) علیحدہ علیحدہ مضبوط رسوں کے حلقے بنائے جاتے ہیں اور ان میں جانے کے لئے راستے بھی الگ الگ ہوتے ہیں ٭
جب سب لوگ آچکتے ہیں تو ایک توپ داغی جاتی ہے۔ جس سے تماشہ کے آغاز کا اعلان ہو جاتا ہے اس میں سب سے اول سقوں کی ٹولی آتی ہے۔ یہ لوگ پانی سے بھری مشکیں اُٹھائے اپنے کرتب دکھاتے ہوئے و بیاد لب تشنہ کربلا، کے نعرے لگاتے ہیں۔ یہ نظارہ امام شہیدؑ کی تشنگی کے دلخراش واقعہ کی اس طرح یاد دلاتا ہے کہ اس سے حاضرین کے نوحہ و بکا۔ جوش دخروش کی انتہا نہیں رہتی۔ ہائے حسین وائے حسین، کے نعروں و سینہ کوبی کی آواز سے آسمان گونج اٹھتا ہے۔ پھر تعزیئے کے افراد (جن میں رسالت مآبؐ۔ دیگر انبیائے عظام۔ ملائکہ۔ اہل بیت نبوی۔ معاویہ۔ یزید۔ شمر وغیرہ کے ممثل ہوتے ہیں) داخل ہوتے ہیں۔ پیغمبروں۔ فرشتوں اور مستورات کے ممثل ہمیشہ نقاب پوش ہوتے ہیں۔ شمر و یزید کے سوانگ حاضرین کی لعنت و نفرت کے مرکز ہوتے ہیں۔ چاروں طرف سے ان پر عملی نفرت کا اظہار بھی کیا جاتا ہے۔ جس سے اکثر اُن ممثلوں کی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ اسلئے اس کام کے واسطے قید خانے کے مجرم انتخاب کئے جاتے ہیں ٭ سب ممثل مناسب حال لباس و اسلحہ میں اکٹھے ایک

ہی جگہ سکو پر بیٹھے یا کھڑے ہوتے ہیں۔ اتنائے تماشا میں اگر لباس تبدیل کرنے کی ضرورت ہو تو مدیر مصطبہ[۵۱] جسے استاد کہتے ہیں اس کام میں مدد دیتا ہے +

ہر ایک ممثل کے پاس اس کا "حصہ[۵۲]" نظم میں لکھا ہوا موجود ہوتا ہے۔ جہاں کہیں بھول جاتا ہے سامعین کے سامنے ہی جھٹ اس کاغذ کو دیکھکر حافظہ کو تازہ کر لیتا ہے بعض اوقات استاد بھی جس کے ہاتھ میں سارا نسخہ موجود ہوتا ہے اسے "لقمہ[۵۳]" دے دیتا ہے +

اس اہتمام سے ماہ محرم الحرام کی پہلی دس راتوں میں واقعۂ کربلا کی تمثیل دکھائی جاتی ہے +

چونکہ اس تمثیل کا محرک جذبۂ مذہبی ہے اور بطور فن کے اس کو نہیں سیکھا جاتا۔ اس لئے اس کے مقلد اکثر نکات فن میں بالکل کچے ہوتے ہیں +

لڑکوں اور مستورات کے سوانگ اکثر بے ریش اور معصوم بچے بھرتے ہیں۔ جو عموماً امرا و متمول لوگوں کی اولاد ہوتے ہیں۔ اور تبرکاً اس تماشہ میں حصہ لیتے ہیں +

تمثیل کنونی (حالیہ) ممالک اسلامیہ میں فن تمثیل صرف مذکورہ بالا حالتوں میں پایا جاتا تھا۔ کسی نے اس کی اصلاح اور ترقی کے لئے کوئی کوشش نہ کی۔ لیکن قفقاز اور ملحقہ علاقوں کے سلطنت روس میں شامل

---

۵۱ سٹیج مینجر + ۵۲ پارٹ + ۵۳ پرامٹ کرنا +

ہوتے ہی شہر تفلس میں جو ان علاقوں کا شہر حاکم نشین ہے۔ روسی عامل ایم دارلنسوف نے ۱۲۶۶ھ (۱۸۵۰ء) میں منجملہ دیگر اصلاحات کے اہل شہر کی تفریح طبع کے لئے ایک "تماشا خانہ" بھی قائم کیا جہاں روسی و دیگر فرنگستانی زبانوں کی تمثیلیں تربیت یافتہ مقلدوں کے ذریعہ نقل ہونی شروع ہوئیں۔ شہنشاہ ایران ناصرالدین شاہ قاچار نے اپنے سفرنامہ میں اس تماشا خانے کا حال ان الفاظ میں بیان کیا ہے:-

دو بنائے مختصر است سفید کاری۔ یک چہل چراغ برنز[۹۲] داشت کہ باگاز[۹۳] روشن بود۔ تماشاخانہ از صاحب منصبان روس وغیرہ پُر بود۔ بہ ہمہ جہت دویست نفر آدم مے گیرد۔ موزیک[۹۴] خوب زدند۔ بعد پردہ بالا رفت۔ چند اکٹ دادند۔ بزبان روسی حرف مے زدند۔ خوب خواندند۔ بازی و رقص و حکایات خوب نشان دادند۔ بسیار بامزہ و باخندہ بود۔ زنہا و جوانان روسی خوب و خوشگل بودند۔ یک رقاصۂ فرانسہ ہم بود بسیار خوش گل و خوب مے رقصید۔ دو سال است۔ اینجا آمدہ" +

مختصر یہ کہ فرنگستان کے بھڑکدار اور مہذب نظاروں نے قفقازیوں کی آنکھیں کھول دیں۔ اور ان تماشوں کی دلچسپی اور دلاویزی کا یہاں تک اثر پڑا کہ اُنہیں اپنے ملکی ذرائع تفریح بھونڈے معلوم ہونے لگے +

---

[۹۲] روئے ایک دھات ہوتی ہے [۹۳] گیس + [۹۴] بینڈ ۱۵

ردخسیس وغیرہ کا اصلی مصنف اور اسکی تصنیف کی وجہ

چنانچہ مذکورہ بالا تمثیلات کا اثر سب سے زیادہ مرزا
تح علی اخوانزادہ کے دل پر ہوًا + یہ شخص تاتاری النسل تھا
ور اس کے آباؤ اجداد کا وطن قراجہ داغ تھا۔ اسکا والد دربند
ں پیشۂ معلمی کرتا تھا۔ اس وجہ سے اخوانزادہ (اخوندزادہ)
کے لقب سے ملقب ہے + روسی رعایا ہونے کی حیثیت سے
ہ روسی فوج میں داخل ہوگیا تھا + اس نے علوم مروجہ میں
ہت اعلےٰ تعلیم پائی تھی۔ اور فرنگستانی رسوم و آداب کا بہت
یدا تھا۔ اپنی قوم اور اُس کی کمزوریوں کا نبض شناس تھا +
اس نے روسی تماشا خانۂ تفاس کی کامیابی اور فوائد سے
اثر ہوکر آذری ترکی میں (جو فارسی اور ترکی کی معجون مرکب
ہے) ایک تاریخی حکایت اور چھ تمثیلیں اس تماشا خانے
ں نقل کئے جانے کی امید پر لکھیں۔ جن کے نام بقید سنہ
لیف درج ذیل ہیں :-

(۱) ملا ابراہیم خلیل کیمیاگر۔ سنہ ۱۲۶۷ھ (سنہ ۱۸۵۰ء)
(۲) موشیوژوردان۔ سنہ ۱۲۶۷ھ (سنہ ۱۸۵۰ء)
(۳) خرس قولدورباسان۔ سنہ ۱۲۶۸ھ (سنہ ۱۸۵۱ء)
(۴) وزیر خان سراب۔ سنہ ۱۲۶۸ھ (سنہ ۱۸۵۱ء)
(۵) مردخسیس۔ سنہ ۱۲۶۹ھ (سنہ ۱۸۵۲ء)

(۶) وکلائے مرافعہ۔ ۱۲۷۲ھ (۱۸۵۵ء)
(۷) قصۂ یوسف شاہ سراج ۱۲۷۲ھ (۱۸۵۵ء)

پھر ان سب کو ۱۲۷۶ھ (۱۸۵۹ء) میں یکجائی طور پر تفلس میں بنام "تمثیلات قاپودان مرزا فتح علی اخونزادہ" چھپوا کر شائع کیا۔ اور اپنے افسر جنرل بریاٹنسکی کے نام پر معنون کیا +

ہم یہاں پر مصنف کی تمہید کا فارسی ترجمہ تمام وکمال نقل کرتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس نے کن فوائد کو مدِ نظر رکھ کر ان کے لکھنے کے لئے قلم اٹھایا تھا۔ وھی ھذا:۔

در طبیعت انسان دو خاصیت عمدہ نہادہ شدہ یکے غم و دیگرے فرح۔ گریہ علامت غم۔ خندہ نمونۂ فرح است۔ گاہے دقوع مصائب وصدور مفرحات وگاہے تقریر و تحریر آنہا ایں دو حالت را در مزاج انسان ظاہر مے کند + در صورت تقریر و تحریر عمدہ مؤثر برائے غم و فرح و گریہ وخندہ و صنع حکایت است۔ اکثر اوقات از مصائبے کہ بو ضع نامرغوب مذکور شدہ است۔ آدم متاثر نمے شود۔ لیکن ہماں مصیبت را بوضع پسندیدہ علیحدہ کہ نقل نمایند کما ینبغی تاثیر مے بخشد۔ چنانکہ در مجالس روضہ خوانان ناقص و کامل ایں ہر دو کیفیت مکرر مشاہدہ شدہ۔ اگر نقل مصیبت[۵۱] یا بہجتے[۵۲] کہ از طبائع و اخلاق بشریت مذاکرہ مے شود۔ کماہی و فے الواقع مذکور شدہ بطبیعت مستمع مقبول و موثر بیفتد۔ واضح و

---

۵۱ ٹریجڈی + ۵۲ کومیڈی +

مصنف ہماں نقل را حکیم روشن روان و عارف طبائع انسانی مے گوئنند و ناقل کامل آں سخن گوئے کامل۔ فائدہ نقل مصیبت و بہجت بیان کردن اخلاق و خواص بنی نوع بشر است کہ مستمع بخوبیہائے آں خوشحال و عامل و از بدہائے آں متاذی و غافل گردد۔ وہم نفس امارہ از اشتغال ایں قسم حکایت متلذذ شدہ بجلب سرور معاصی و مناہی میل نکنند ✦

در ممالک فرنگستان ارباب عقول سلیمہ بفواید ایں عمل برخورد شدہ از عصرہائے قدیم در شہرہائے عظیم عمارات عالیہ باسم تیاتر[1] برپا کردہ۔ گاہ کیفیت مصیبت و گاہے کیفیت بہجت را بواسطۂ تشبیہات اظہار مے نمائند ✦

درمیان ملت اسلام تا ایں زماں ہمیں نقل مصیبت[2] متداول بودہ ایں ہم بواسطۂ تشبیہ و تقریر در کمال نقصان و قصور ✦ یعنی اولاً وضع انشائے مصائب موافق واقع و مطابق طبع انسانی بعمل نیامدہ ✦ ثانیاً ناقلان آں از روے بصیرت تربیت نشدہ ہرکس خود سر بایں امر اقدام کردہ از لوازمات جاہل و از شرائط آں غافل است ✦ ثالثاً برائے اجرائے ایں امر عظیم درمیان ملت اسلام ہرگز تدارکاتے مہیا نیست۔ بنا بریں کیفیت تشبیہات کہ یکے از الذ نعم دنیا است در غایت رکاکت ظہور مے کند

[1] تھیٹر ✦ [2] تعزیہ ✦

مثلاً یک چیزے جزئی ہم کہ شبیہ[۱] درحالت تکلم قاری بہ نظر نیاید چارہ جو نہ شدہ اند۔ شبیہ باید کہ از حفظ موافق اصطلاح مکالمہ بکند۔ مے بینی یک ورق کاغذ دست گرفتہ باعبارات غلیظہ درسیہ مے خواند۔ بااین حالت تقریر شبیہ چگونہ بطبیعت انسان مؤثر خواہد افتاد + اما نقل بہجت بواسطۂ تشبیہات ہرگز رسم نیست۔ دریں خصوص تاحال تصنیفے نوشتہ نشدہ است۔ باوجود اینکہ نقل بہجت متضمن مواعظ عجیبہ ونصائح غریبہ است۔ کہ اگر بوضع بہجت فزا وطرب انگیز بیان نشود ہرگز طبیعت خاص وعام باستماع آنہا راغب نخواہد گشت +

مجالس نقل بہجت از قراریکہ در فرنگستان متعارف است اگر بہ کمال وقت ملاحظہ بکنی چیزے بخلاف ادب وحیا درآنجا مشاہدہ نمے شود +

اس سے کچھ عرصہ پہلے جلال الدین مرزا پسر فتح علی شاہ قاچار نے نامۂ خسرواں، ایک کتاب ایران کی تاریخ میں لکھی۔ اور اس کی متعدد جلدیں اپنے احباب کو بھیجیں۔ ایک جلد مرزا فتح علی کو بھی (جس سے صرف علمی مناسبت کی وجہ سے ہی تعارف تھا) - تفلس میں بھیجی۔ مرزا نے اسکے عوض میں اپنی تمثیلات کی ایک جلد شاہزادے کو ارسال کی۔ اور سرورق پر یہ بھی لکھدیا کہ اگر ان کا ترجمہ فارسی میں بھی ہو جائے تو خالی از دلچسپی وفائدہ نہ ہوگا۔ مگر کسی وجہ سے یہ کتاب بہت عرصے تک زینت طاق فراموشی رہی +

[۱] ایکٹر +

مرزا جعفر مترجم تمثیلات

جلال مرزا جیسا خود صاحب علم تھا ویسا ہی قدردان اہل علم وکمال تھا۔ بہت سے اہل قلم اس کے سلک ملازمت میں منسلک تھے۔ ان میں قراجہ داغ کا رہنے والا مرزا جعفر بھی تھا۔ جس کا تخلص تحقیق تھا +

تاریخ اور تذکرے اس باکمال کے مفصل حالات زندگی سے بالکل خالی ہیں۔ ہاں اس کے خود بیان کردہ واقعات[۱] سے جو مسٹر سڈنے چرچل نے شائع کئے ہیں۔ اتنا معلوم ہوتا ہے کہ مرزا کی پیدائش ۱۸۳۲ء میں قراجہ داغ میں ہوئی تھی۔ وہ "قاپو دان" فتح علی سے اس سے دور کا رشتہ بھی تھا۔ اس کی بیوی مر چکی تھی۔ اور مرحومہ کی یادگار ایک اکلوتی بیٹی تھی جسے وہ بہت پیار کیا کرتا تھا۔ وہ ایران کے مروجہ طریقۂ تعلیم کو بہت ناپسند کرتا تھا۔ اور نصاب جو اس ملک کے مدارس میں جاری تھے اس قابل نہ تھے۔ کہ طلبا میں صحیح قابلیت پیدا کر سکیں۔ اور اس فکر میں رہتا تھا۔ کہ کس طرح اس طریقۂ تعلیم کی اصلاح ہو؟ اتفاقاً اسی فکر میں ایک دن اسے اپنے مربی شاہزادہ جلال مرزا کے

---

[۱] جرنل آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی مطبوعہ ۱۸۸۶ء

کتب خانہ میں مرزا فتح علی کی تمثیلات کی وہ جلد جو مصنف نے بھیجی تھی ہاتھ آگئی۔ اُس نے اس کو بڑے شوق سے پڑھا۔ اس قدر لطف آیا کہ اُسی وقت ارادہ کر لیا کہ جس طرح بھی ہو۔ مصنف کی خواہش (در بارہ ترجمہ فارسی) کو پورا کیا جاوے۔ چنانچہ سب سے پہلے ملّا ابراہیمؓ خلیل کیمیا گر کا ترجمہ ۱۲۸۹ھ (۱۸۷۲ء) میں کر کے شاہزادے کے سامنے پیش کیا۔ شاہزادہ اُس کی خوبیاں دیکھ کر بہت ہی خوش ہوا۔ اور مترجم کا حوصلہ بڑھایا۔ اور باقی حصوں کے ترجمے میں جلدی کرنے کی تاکید کی۔ چنانچہ ے۔ جمادی الثانی ۱۲۸۹ء کو موشیو ژوروان کے ترجمے کی تکمیل ہوئی۔ یہ دونوں کتابیں شائع ہونے بھی نہ پائی تھیں کہ جلال مرزا کا انتقال ہو گیا اور مرزا جعفر کی ملازمت بھی جاتی رہی۔ بیکاری میں اس کو بہت سی مشکلات کا سامنا رہا۔ کبھی کبھار کوئی ملازمت مل جاتی تھی۔ لیکن مستقل ذریعہ روزگار کوئی نہ تھا۔ تاہم اس نے ہمت نہ ہاری اور ترجمے کا کام برابر جاری رکھا۔ چنانچہ خرس قولدور باسان و قصۂ یوسف شاہ سراج ۱۲۹۰ھ میں ختم ہوئے۔ اور سرگذشت وزیر لنکران۔ مرد خسیس اور وکلائے مرافعہ ۱۲۹۱ھ میں شائع کئے۔

خرس قولدور باسان کو شائع کرتے وقت ایک مختصر تمہید بھی لکھی ہے۔ جسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ مترجم نے[1] کن حالات میں اس ترجمے کو شائع کیا تھا

[1] دیکھو فارسی کی تمہیدی کتاب مؤلفہ راقم الحروف

وہ لکھتا ہے :-

چندے قبل دو تمثیل ازیں تمثیلات کتاب تماشا خانہ محض تصحیح و امتحان بچاپ رسانیدہ تقدیم حضور اعاظم و معارف نمود۔ چوں در نظر خاص و عام مقبول و فوائدش نسبت بعموم مردم مشہود و محقق گردید۔ لازم آمد کہ ؎

اذا قلت فی شئ نعم فاتمہ
فان نعم دین علی الحر واجب[له]

باقی تمثیلات ایں کتاب نیز بعون اللہ بچاپ برسد۔ ولے ازانجا کہ خواہ بصیغہ انعام و خواہ باعطاء قیمت از ہیچ جا اعانتے بعمل نیامد۔ برائے متصدی موجب کسالت و سبب تاخیر ایں تمثیل سیوم آمد۔ تا ایں روز ہا بمفاد "الامور مرھون باوقاتھا" ایں تمثیل بہر نحوے کہ بود بہ چاپ رسید۔ امید از قدر دانئے خداوندان مرتبت آن ست کہ ایں نسخہا کہ از عدم شہرت و تازگی تقدیم حضور ایشاں مے شود ہرکہ را میل قبول نبودہ باشد "الیاس احدی الراحتین" نسخہ را برا فع رد نمودہ متصدی را منتظر نگذارند و اگر چنانکہ بصرافت طبع ملاحظۂ آں رغبت فرمودند برائے یک ہیچو

له ترجمہ۔ جب تو نے کسی کام کی ہاں کرلی تو اُس کو پورا کر۔ کیونکہ ہاں ایک قرض ہے جس کا ادا کرنا شریف پہ واجب ہو جاتا ہے +

نسخہ کہ دو ہزار قیمت و پنجہزار انعام قرار دادہ شدہ مضائقہ نفرمودہ
حین قبول نسخہ یکے ازیں دو التفات را دربارۂ حامل بہ فرمائند
کہ متصدی را امیدواری حاصل شدہ از توجہ تربیت ایشاں
ہمہ کتاب بہ چاپ برسد۔ واز فوائد مندرجہ خاص و عام بہرہ مند
شوند۔ ھوالمستعان والیہ التکلان"+

پھر ۱۲۹۱ھ میں چھپوں تمثیلوں اور قصہ یوسف شاہ سراج
کو یکجائی طور پر طہران سے شائع کیا۔ اور مرزا فتح علی مصنف
علی کے پاس تفلس میں بھیجا۔ جس نے انہیں بے انتہا پسند کیا
اور اپنے خطوط میں مترجم کی مساعی کی بہت تعریف کی +

۱۸۸۶ء میں پروفیسر باربردے مینار کے لئے فرانسیسی
کونسل متعینۂ تبریز نے مصنف اور مترجم کے حالات پر ایک
نوٹ لکھکر بھیجا تھا۔ جس کا انگریزی ترجمہ جرنل آف دی رائل
ایشیاٹک سوسائٹی لنڈن بابت ۱۸۸۶ء میں درج ہے۔ اس سے
مصنف و مترجم کے تعلقات پر روشنی پڑتی ہے۔ ہم اس کے اس
حصے کا اقتباس ذیل میں درج کرتے ہیں :۔

"مرزا جعفر ایرانی حج کے ارادے سے تفلس میں سے گذر رہا تھا
کہ وہیں مرزا فتح علی سے شناسائی ہوگئی۔ اور دونو میں اتحاد
پیدا ہوگیا۔ مرزا جعفر کی ملاقات وہاں کے چند ایرانی آزاد منش
لوگوں سے ہوگئی۔ جن کی صحبت کا یہ اثر ہوا کہ وہ حج کے ارادے
سے دست بردار ہوکر وہیں مقیم ہوگیا۔ اور سلطنت روس کی
ملازمت بھی کرلی۔ اس عرصے میں اپنے دوست مرزا فتح علی کی

تمثیلات کا فارسی ترجمہ کیا۔ اور تفلس میں ہی ۱۸۸۳ء میں اس کا انتقال ہوگیا۔ دس ہزار تومان (قریبًا ساٹھ ہزار روپیہ) ترکہ چھوڑا۔ جو اس کے وارثوں نے تفلس جاکر واگذار کرالیا +

لیکن خود مرزا جعفر کو ان سب باتوں سے انکار ہے[۱۵] +

اسکے اپنے بیان کا خلاصہ یہ ہے :-

(۱)۔ مرزا جعفر کے پاس کبھی اتنا روپیہ نہیں ہوا۔ جس کا ذکر اوپر کے اقتباس میں ہے +

(۲)۔ مرزا جعفر کبھی تفلس میں نہیں گیا۔ اور نہ ہی مرزا فتح علی سے اس کی کبھی ملاقات ہوئی +

(۳) دونوں میں خط وکتابت کا سلسلہ تھا۔ اور وہ بھی تمثیلات کے ترجمہ کرنے کے دوران میں جاری ہوا +

(۴) مرزا جعفر ۱۸۸۶ء تک زندہ تھا۔ اور ۱۸۸۴ء سے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر گوشہ نشین ہوگیا تھا۔ اور ناقدریئے ابنائے زمان کا شکوہ سنج تھا +

مقدمۂ مرزا جعفر

مرزا جعفر نے اپنی تمثیلات کے شائع کرنے پر جو مقدمہ لکھا ہے۔ وہ ہم یہاں بتمامہ نقل کرتے ہیں :-

"ہر چند تاکنوں وجودم را اثرے واعمال بے اثرم مثمر ثمرے واز تہذیب اخلاقم خبرے نشدہ نشانہ ویادگارے نہ دارم ایں اوقات ہم کہ بایں توفیق موفق مے شوم۔ بازم از بیاداں امیدوار

---

[۱۵] جرنل آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی ۱۸۸۶ء +

چنانم بتوجہ و نظر مرحمت خود شاں بہر نحوے کہ دانند ہمراہی فرمائند
کہ انشاءاللہ از پرتو تشویق ایشاں قوت ناطقہ قوت گرفتہ بیشتر
از پیشتر برائے انتشار ایں علم شریف ساعی شوم ٭
علم شریف تہذیب اخلاق کہ ہرگز بنوع کومڈی و بہ فن لطیف
تیاٹر کہ الطف سخناں و الذ گفتگوہاست بزبان فارسی نوشتہ
نہ شدہ۔ ہموطنانم ازیں تمتع مہجور اند۔ انشاءاللہ بتوسطِ خامۂ
ایں گمنام دریں نامہ بزبان فارسی نگارش یافتہ یادگار بماند کہ
چوں انتشار و اشتہارش برائے اہل مملکت وسیلۂ بصیرت
و برائے خارجہ در آموختن زبان فارسی اسباب سہولت است
ایں آثار نام مرا بہتر از فرزند مخلف زندہ و پایدار میدارد و برائے
طالبان تحصیل فارسی تاکنوں بایں سادگی و بے حشو و زوائدے
نمونۂ نوشتہ نہ شدہ ٭
اہل خارجہ و ترکان آذربایجان وغیرہ را بہ جہت آموختن
زبان فارسی مداومت و مواظبت ایں تمثیلات از مما رست
سائر کتب فرس مفید تر و برائے رفع ہرگونہ کدرانیس سبے
درد سر و جلیس بے زحمت و ضرر خواہد بود ٭

سبب ترجمہ و مقصود از آں

مراد ازیں تالیف و ترجمہ تہذیب اخلاق در ضمن مکالمۂ مضحکہ بہ
عبارت سہل و مصطلح بہ طرز تماشا خانہائے فرنگستان بطوریکہ
عمل در صورت تشبیہ یعنے شناختن زشت و زیبائے خوئے

ملے کومیڈی، تمثیل یعنی ٭ سے تھیئٹر ٭

انسان است ۔ بتماشائے شکل وشباہت وشنیدن سخنان خوش مزہ بے اغراق وموافق طبع +

چوں حکمائے عصر متفق و معتقد شدہ اند براینکہ عیوب و قبائح را چنانکہ تمسخر از طبیعت انسان بیروں مے برد ہیچ قسم نصیحت و پندے نمیتواند برد ۔ وہمچنانکہ استہزا ایشان را برآں مے دارد کہ ترک اعمال قبیحہ مے نمایند ۔ ہیچ گونہ موعظہ و پندے ایں طور موثر نے افتد ۔ بنا برآں اشتہار و انتشار علم تیاتر را کہ مستجمع افعال قبیحہ و مستحسنۂ بنی نوع انسان است لازم دانستہ امثال اتفاقیہ وحادثات واقعہ را کماہی بے میل وغرض تالیف کردہ دقائق مطالب تہذیب اخلاق را خواندہ بخواندن ونقل کردن و خواہ بدرس دادن وتشبیہ نمودن بمردم وا نمود مے کنند ۔ تا بہ کردارہائے خوب راغب وازکارہائے زشت بپرہیزند +

ایں بندہ کتابے بزبان ترکی دیدہ فوائد ومنافع آں را مشاہدہ کردہ افسوس خوردم کہ چرا تا امروز ما اہل ایران ازیں استفاضہ محروم ماندہ ایم ۔ محض خدمت ہموطناں و حصول اطلاع از فواید عائدۂ تیاتر و تازگی وخوش طرحئے ایں چندے بہ ترجمہ آں پرداختہ معروض نظر ارباب کمال مے نمائد ۔ صرف نظر از فوائد عامہ کہ از قول[1] مصنف در ترجمہ عرض خواہد شد ۔ فائدۂ خاص را نیز دریں ضمن مراعات کردہ برخلاف سلیقہ چیز نویسان قدیم از قید عبارت مغلقہ والفاظ مشکلہ رہانیدہ

[1] دیکھو صفحہ ۱۲-۱۳-۱۴ +

بزبان عوام وسخنان روان وکلمات مانوس وعبارت معروف
این کتاب مستطاب را نوشته باتمام رسانید۔ که بے سواد و
باسواد ہردو بخواندن وشنیدن از فواید آں بہرہ مند شوند
واطفال مظلوم که ہمیشه برائے یاد گرفتن ترکیب کلمه و
آموختن ہجی در ورطۂ عبارات مغلق مستغرق وگرفتار
اند۔ بخواندن این کتاب که بزبان خود آنہا مسطور است۔
خلاصی یافته سہولت عبارت و مانوسئے سخنان وسیلۂ
تشویق وترغیب آنہا گردیده آنچه که مے خوانند و مے آموزند
معنی آں را نیز فہمیده بصیرت روشنائی حاصل کنند +
محقق است که لذت فہم معانی وحصول بصیرت وسیلۂ
شوق ورغبت درس ومعرفت گشته از روئے میل طبیعی
وخواہش خود بدرس خواندن اقدام خواہند نمود +
ہمچنین کسانیکه فارس نه بوده ایام قبل سالہا برائے آموختن
زبان فارسی زحمت کشیده از روئے کتب فرس و یا
ترجمه ہائے انجیل وتوراۃ تحصیل فارسی مے نمودند و بے
وقت حرف زدن یا چیز نوشتن (دیده وشنیده است) که
چه مے گفتند وچه مے نوشتند ایشاں مورد ملامت نیستند۔ اما
بعد از قرنے زحمت وریاضت از وصول مدّعا تہیدست مے بودند +
امید دارم بخواندن ومداومت این تمثیلات از قیود آں عیوب
مستخلص وبرائے تحریر وتقریر ضروری از زحمت کثیر مستغنی شوند
بارے چندانکه برائے اطفال مملکت فارس خواندن این کتاب

ضرورت دارد۔ دوچنداں برائے بزرگ وکوچک غیر مملکت فارس مداومت ایں تمثیلات لازم و درکار است" ۔

لیکن افسوس ہے کہ اہل ملک و ملت نے مترجم کی عملی قدردانی نہ کی اور اسے عمر بھر اس بات کا افسوس رہا کہ نہ تو اس کی ترجمہ کردہ تمثیلات کی اہل ملک نے تماشاخانہ میں نقل کی اور نہ ہی انہیں بطور نصاب تعلیم مدارس میں داخل کیا ۔ اس ناقدری کی وجہ یہ ہے کہ مکتبوں کے معلم تعلیم کے پرانے طریقوں اور نصاب مروجہ کو آسانی سے چھوڑنے والے نہ تھے علاوہ ازیں ان تمثیلوں کی تکلمی اور سوقی زبان ان کے خیال میں متانت کی منافی تھی اس لئے تعلیمی نصاب میں ان کو داخل کرنے کی بہت مخالفت کی گئی ۔

تشبیہی حیثیت سے ان کی ناکامی کا باعث یہ ہے کہ اوّل تو ایران میں فن 'تشبہ' ابھی ابتدائی حالت میں تھا۔ اور تمام نظاروں کو تماشائیوں کے سامنے پیش کرنے میں بہت دقّت تھی۔ دوسرے چونکہ ان میں ملاؤں رمالوں فالگیروں نجومیوں اور حکام عدالت کے خاکے مضحکہ آمیز رنگ میں اڑائے گئے ہیں اور ممالک ایشیا اور خصوصاً ایران میں عامتہ الناس پر ان کا اثر اور نفوذ بہت زیادہ ہے۔ اس لئے ان لوگوں کی علانیہ تضحیک آسان بات نہ تھی تاہم اتنا معلوم ہے کہ بعض اصل آذری اور فارسی ترجموں کی نقلیں، مختلف اوقات میں 'تماشاخانوں' میں دکھائی گئی ہیں ۔

ہاں ممالک غیر کے فارسی آموزوں نے ان کتابوں کا تپاک سے خیر مقدم کیا۔ اور ایران کی تکلمی زبان کے سیکھنے میں ان سے معتدبہ

فائدہ اُٹھایا اور اٹھا رہے ہیں۔ یورپ کی اکثر زبانوں میں ان کے ترجمے اور حاشئے شائع ہو چکے ہیں اور اکثر تعلیمی مجلسیں ان کو فارسی زبان کے نصاب میں داخل کر رہی ہیں۔ ایران کے آئندہ تعلقات بین الاقوامی کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کی مانگ اور قدر اب بہت بڑھ جائے گی +

ان تمثیلوں کے شائع ہوتے ہی ایرانی اہل قلم نے اپنے ہاں اس فن کی ترویج اور ترقی کی طرف توجہ کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں اس فن کے متعلق بہت سی کتابیں شائع ہوئیں۔ جن میں سے اکثر ترجمے ہیں۔ منجملہ ان کے شکسپیئر کے ہنری چہارم کا انگریزی سے مولیر کے متعدد ڈراموں کا (جن میں سے طبیب اجباری بہت مشہور ہے) فرانسیسی سے اور تیاتر ضحاک (جس میں ضحاک ور فریدوں کا قصہ خالص تاریخی رنگ میں بیان کیا گیا ہے) کا ترکی سے ترجمہ کیا گیا۔ بامذاق مستورات نے بھی ادہر توجہ کی چنانچہ تاج ماہ آفاق الدولہ ہمشیرہ آقائے مرزا اسمٰعیل خاں اجودان باشی نے نامۂ نادری زنادرشاہ افشار کے عروج وزوال کے واقعات میں) ترکی سے ترجمہ کیا +

کچھ مدت ہوئی ہندوستان میں بھی رسالہ زمانہ کانپور کے اڈیٹر نے نواب ہندی نام ایک فارسی ڈرامہ شائع کیا تھا۔ جس میں گو محاورۂ جدید ایران کو نباہنے کی بہت قابل قدر کوشش کی گئی ہے تاہم "ہندیت" کی جھلک صاف نظر آتی ہے +

سرگذشت مرد خسیس

یہ تمثیل جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ۱۲۹۱ھ میں ترجمہ ہوئی تھی۔ اس میں علاقہ قفقاز کے تاتاری قبائل کے رواجات۔ اخلاق بود و باش کا نقشہ دکھایا گیا ہے۔ جو ابھی تک روسی حکومت کو جکڑ بندیوں سے مانوس نہیں ہوئے۔ چوری چکاری رہزنی کی روک تھام کو سد رزق خیال کرتے ہیں۔ تجارت و زراعت کو ذلیل سمجھتے ہیں حکومت کی طرف سے عاید کردہ تجارتی پابندیوں کو برا سمجھتے ہیں ہر ایک قانون کو اپنی آزادی کے منافی جانتے ہیں۔ غرضیکہ نئی حکومت میں وہ مرغ نو گرفتار کی طرح پھڑپھڑا کر جال سے باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں مگر بے سود۔

مصنف مرزا فتح علی روسی حکومت کا نمک خوار ہے اور قدرتاً اسی کی طرفداری کرتا ہے۔ تاہم وہ اپنی قوم کی کمزوریوں اور نقصوں سے بھی واقف اور متاسف ہے۔ اور جہاں لوگوں کو حکومت اور پابندیئے قوانین کے فوائد سے آگاہ کرتا ہے وہاں دبی زبان سے حکومت کی کمزوریوں اور خصوصاً پولیس کے ہتھکنڈوں اور چالاکیوں کو بھی ظاہر کئے بغیر نہیں رہتا۔

اس تمثیل کی زبان بازاری ہے جو عوام الناس طہران اور اُس کے گرد و نواح میں بولتے ہیں۔ کتابی زبان کی طرح اس میں عربی اور ترکی الفاظ کی جا و بیجا بھرمار نہیں ترکیبیں بالکل سادہ اور عام فہم ہیں طرز ادا میں آمد اور روانی بہت ہے عالمانہ پیچدار ترکیبوں مغلق و مشکل الفاظ اور مترادفات کا استعمال بالکل نہیں

تصنع اور تکلف سے بالکل پاک و صاف ہے۔ محاورۂ جدید کی بعض خصوصیات (جن کی طرف فرہنگ میں جابجا اشارہ کیا گیا ہے) اور جن کا استعمال اس کتاب میں ہے درج ذیل ہے :-

(۱) اسم کی جمع بنانے کے لئے عام اس کے کہ وہ جاندار کے لئے ہو یا بیجان کیلئے عموماً ہا علامت جمع ہوتی ہے "اں" کا استعمال آجکل بہت کم ہے +

(۲) ضمائر جمع کے بعد بھی مزید تاکید کے علامت جمع لگائی جاتی ہے

(۳) ترکیب اضافی میں مضاف الیہ کے بعد علامت جمع کا استعمال ہوتا ہے

(۴) ضمائر متصل کا استعمال ضمائر منفصل کی نسبت بہت زیادہ ہے اور اکثر حروف کے بعد بھی لگا لیتے ہیں +

(۵) اگر کسی اسم کے بعد حرف علت ہو تو خلاف قاعدۂ قدیم ضمیر متصل لگاتے وقت اس کے ماقبل یٓ کی ضرورت نہیں +

(۶) گفتگو میں کاف بیانیہ۔ کاف صلہ۔ حروف عاطفہ۔ حروف شرط اور حروف جر کے حذف کی طرف بہت زیادہ میلان ہے +

(۷) کہ تاکید کیلئے اور بجائے حرف شرط اکثر استعمال ہوتا ہے +

(۸) اسماء بھی صفتی معنوں میں مستعمل ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ علامت تفضیل بھی لگا لیتے ہیں +

(۹) صفات اور اسماء دونو کے ساتھ کٓ تصغیر کا استعمال کر لیتے ہیں +

(۱۰) فعل حال اور فعل ماضی۔ فعل مستقبل کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں +

(۱۱) اسم مفعول سماعی کے بعد بعض وقت لفظ ,, شدہ ،،
علامت اسم مفعول تاکید کے لئے لگاتے ہیں +
(۱۲) ایک ہی جملہ میں واحد کے لئے ضمیر کبھی واحد ہوتی
ہے اور کبھی جمع خصوصاً مخاطب کے صیغوں میں +
(۱۳) فاعل واحد کے فعل جمع اور بالعکس کا رواج عام ہے +
(۱۴) لفظ ,, بندہ ،، عموماً قائم مقام ,,من،، سمجھ کر فعل متکلم
استعمال کرتے ہیں +
(۱۵) کلمات ذیل کے استعمال کا رواج محاورۂ جدید میں بہت ہے
توے (اندر) روے۔سر(بر) پاے (زیر) جلو (پیش)
محض (برائے) دم (نزد۔در) بلکہ (شاید) خیر(نہ) وغیرہ وغیرہ +

خلاصۂ تمثیل سرگذشت مردِ خسیس

مجلس اوّل

حیدر بیگ چاندنی رات میں بستی کے باہر بیٹھا اپنے دوست
صفر بیگ کے سامنے اپنا دکھڑا رو رہا ہے کہ روسی حکومت کی
پابندیوں کی وجہ سے ان کی قوم اور ملک کے ہنروں کی سخت بیقدری
ہو رہی ہے۔ نہ سواری کا کوئی شائق نظر آتا ہے اور نہ چوری و رہزنی کا
مشتاق۔ حکومت کی طرف سے تاکید ہوتی ہے کہ چوری نہ کرو۔ لوٹ مار
نہ کرو۔ بلکہ تجارت و زراعت کے ذریعے روزی کماؤ۔ یہ پیشے اس کے

خیال میں شرافت اور جوانمردی کے منافی ہیں۔ تجارت ذلیل لوگوں کا کام ہے۔ اور کاشتکاری کو بہادری وجواں شیری سے کوئی مناسبت نہیں۔ پنجا لنگ کہیں دورے پر آیا تھا۔ حیدر بیگ کو چوری چکاری سے باز رہنے کی تاکید کر گیا تھا۔ چونکہ اور کوئی ذریعہ آمدنی نہیں اسلئے بہت جھلایا ہوا ہے۔ علاوہ اس کے مصیبت یہ ہے کہ اسے صونا خانم سے عشق ہے گو اس کے ماں باپ نے دونو کی شادی منظور کر لی ہے مگر افلاس و بے زری باقاعدہ شادی کرنے میں مانع ہے۔ بنا بر آں اپنی محبوبہ سے وعدہ لے آیا ہے کہ وہ اس رات کو اسکے ساتھ فرار ہو جاویگی۔ چنانچہ اسی مطلب کے لئے وہ اسوقت باہر بیٹھا اپنے دوسرے دوست عسکر بیگ کا منتظر ہے۔ اتنے میں وہ بھی آجاتا ہے اور تینوں میں اس مضمون پر گفتگو چھڑ جاتی ہے۔ حیدر بیگ دل میں اس طرح بھگا لانے کے خلاف ہے کیونکہ وہ اسے قابل شرم اور ذلیل سمجھتا ہے اس لئے کچھ متردد سا ہے۔ وجہ دریافت کرنے پر وہ حقیقت حال بیان کرتا ہے اور اپنی بے زری کا رونا روتا ہے۔ عسکر بیگ تجویز کرتا ہے کہ حاجی قرہ سوداگر آغچہ بدیعی سے روپیہ قرض لیکر تبریز سے فرنگستانی کپڑا (جس کی درآمد کی علاقہ میں حکومت روس کی طرف سے ممانعت ہے) خرید کر لایا جاوے اور اس کی فروخت سے نفع کمایا جاوے۔ اس تجویز پر سب کا اتفاق ہو جاتا ہے۔ مگر چونکہ حیدر بیگ نے صونا خانم سے اسی رات کو بھگا لیجانے کا وعدہ کر رکھا ہے اور اس کے انتظار کا خیال ہے اس لئے وہ اپنے دوستوں سے اجازت لیکر تنہا اس کے پاس جاتا ہے کہ اسے اپنی تجویزوں کے متعلق مطلع کرے۔

صبح کو ملنے کا وعدہ کر کے تینوں دوست علیحدہ ہو جاتے ہیں +

ادہر صونا خانم اپنے خیمے سے نکل کر حیدر بیگ کا بڑے اضطراب سے انتظار کر رہی ہے۔ چونکہ وقت زیادہ ہوتا جاتا ہے اور حیدر بیگ حسب وعدہ ابھی تک نہیں آیا اور بے چینی اور سراسیمگی کے عالم میں خود بخود باتیں کرنا شروع کر دیتی ہے دل میں طرح طرح کے خیالات گذر رہے ہیں حیدر بیگ کی طبیعت اور افتاد سے خوب واقف ہے اسے خطرہ ہے کہ کہیں چوری چکاری میں پکڑا نہ گیا ہو۔ کیونکہ ابھی تھوڑا عرصہ ہی گذرا کہ اسی چوری کی وجہ سے دو سال تک مفرور رہا ہے۔ کبھی اس کی محبت کے بارے میں مشکوک ہو جاتی ہے اور تنگ آ کر ترک الفت پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ مگر اسے یہ بھی امر محال معلوم ہوتا ہے۔ آہٹ کے لئے ہمہ تن گوش بنی ہوئی ہے۔ کشمکش بیم و رجا کی زندہ تصویر ہے۔ اتنے میں کسی کے پاؤں کی آواز سے چونک اٹھتی ہے اور تھوڑی دیر میں حیدر بیگ اور وہ باہم سرگرم گفتگوئے ناز و نیاز نظر آتے ہیں۔ صونا خانم جذبات عشق کے ہاتھوں بے قابو ہوئی جاتی ہے اور حیدر بیگ کو تاکید پر تاکید کئے جاتی ہے کہ جلدی بھاگ چلو مگر وہ محبت بھرے الفاظ میں بھگا لے جانے کی بے شرمی و بے حیائی کے نتائج اس کے سامنے بیان کر رہا ہے اور سمجھاتا ہے کہ ایک دو ہفتے صبر کرو۔ میں کہیں سے روپیہ کا انتظام کر کے باقاعدہ نکاح کر کے تمہیں لے جاؤں گا۔ اور اس کو اپنی تجویزوں کے متعلق بھی بتا دیتا ہے۔ مگر صونا خانم کی بے صبری کے سامنے اس کی پیش نہیں جاتی جو ہر بات کو کاٹ دیتی ہے۔ اور اس بات پہ ڈٹی ہوئی ہے کہ اگر مجھ سے محبت ہے تو ابھی بھگا لے چلو

آخر اُسے بادل ناخواستہ اس بات پر آمادہ کر ہی لیتی ہے اور اچک کر گھوڑے پر سوار ہوتا ہی چاہتی ہے کہ سفیدۂ صبح نمودار ہو جاتا ہے اور اس کی ماں اسے خیمہ میں نہ پاکر اُسے زور سے پکارتی ہے صونا خانم اب مجبور ہو جاتی ہے اور ماں کی نظروں سے اوجھل ہونے کے لئے زمین پر بیٹھ جاتی ہے اور حیدر بیگ مختصر مگر محبت آمیز الوداعی کلمات کے ساتھ رخصت ہو جاتا ہے +

ماں نوجوان بیٹی کے اکیلے بے وقت باہر رہنے کی وجہ دریافت کرتی ہے۔ بیٹی چالاکی و عیاری سے جواب دیتی ہے کہ میں کل شام تک غالیچہ بچھائے کام کرتی رہی واپسی پر اسے لے جانا بھول گئی تھی اور اس خیال سے کہ کہیں گوالوں اور چرواہوں کے ہاتھ نہ آ جائے سویرے ہی سے اس کی تلاش کے لئے میں آئی تھی واپسی پہ جوتی کا ایک پاؤں اتر کر گم ہو گیا ہے۔ اس کی تلاش کر رہی ہوں ماں محبت آمیز تنبیہ کر کے جوتے کی تلاش میں شریک ہو جاتی ہے اور لڑکی جھوٹ موٹ اِدہر اُدہر ہاتھ مار کر جلدی ہی چلّا اُٹھتی ہے کہ اے لو مل گئی اس پر دونو ماں بیٹیاں اپنے خیمے کی طرف چلی جاتی ہیں +

مجلس دوم

آغچہ بدیع کے بازار میں حاجی قرہ (مرد خسیس) جو کپڑے کا مالدار سوداگر ہے اپنی دوکان پر بہت ملول اور غمناک بیٹھا ہے کہیں سے دھوکا کھا کر بہت سا کپڑا خرید چکا ہے جس کا علاقہ میں رواج نہیں۔ خریدار دوکان کی طرف منہ بھی نہیں کرتے۔ حاجی بہت

بد دل ہو کر بیوپاری پر لعنتیں بھیج رہا ہے۔ خسارے کا خوف اسے ہلاک کئے جا رہا ہے اتنے میں خداوردی مؤذن آ کر السلام علیکم کہتا ہے۔ حاجی آواز پر چونک اٹھتا ہے "بلی کو چھیچھڑوں کے خواب" وہ سمجھتا ہے کوئی خریدار ہے۔ فوراً پوچھتا ہے آپ ناشور مانگتے ہیں؟ کتنے تھان چاہئیں۔ مگر مؤذن اس سے اس کے مرحوم باپ کا نام پوچھتا ہے کہ اس کی روح کو سورۂ جمعہ کا ثواب پہنچائے اور اس کے بدلے میں صرف ایک عباسی (ایک قلیل القیمت سکّہ) کا طلب گار ہے۔ حاجی پہلے ہی جلا بھنا بیٹھا ہے۔ اس بات سے صاف منکر ہو جاتا ہے اور دوکان سے ہٹانا چاہتا ہے۔ مؤذن صاحب کو کھسیانا ہو کر واپس ہونا پڑتا ہے۔ بعد ازاں حیدر بیگ اور اس کے رفقا آ جاتے ہیں۔ حاجی انہیں بھی خریدار سمجھ کر بہت خوش ہوتا ہے اور خوب آؤ بھگت کرتا ہے۔ اور انہیں پھنسانے کے لئے بہت خوشامد درآمد کرتا ہے مگر جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خریدار نہیں تو فوراً نگاہ بدل جاتا ہے اور انہیں دوکان سے چلے جانے پر مجبور کرتا ہے اور ان کی کوئی بات سننا نہیں چاہتا۔ آخر حیدر بیگ اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے۔ کہ اس شخص کی قسمت میں ہی روپیہ نہیں تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ چلو چلیں اس کے پاس ہم کیوں آئے۔ حاجی یہ سن کر پھسل پڑتا ہے۔ اور ان کی خوشامد شروع کر دیتا ہے۔ اور بڑے اصرار و الحاح سے حصول زر کے ذریعہ کی بابت دریافت کرتا ہے جس پر وہ اپنا مافی الضمیر بیان کرتے ہیں۔ حاجی خود بھی ان کے ساتھ تبریز جانے اور کپڑا خرید لانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور اسے صحیح سلامت واپس پہنچانے کے صلہ

میں تینوں دوستوں کو پانچ فیصدی سود پر کچھ رقم دینے کی آمادگی ظاہر کرتا ہے۔ بات پختہ ہو جاتی ہے۔ تینوں دوست چلے جاتے ہیں۔ اور حاجی بھی دوکان سے اُٹھ کر گھر میں جاتا ہے۔ سامان سفر درست کرتا ہے۔ ہتھیار پہن لیتا ہے۔ نقدی کے صندوق کھول کر روپیہ گن رہا ہے۔ کہ اس کی بیوی تکذبان آجاتی ہے وہ اس کی ہیئت کذائی کو دیکھکر اس کے متعلق دریافت کرتی ہے اور اسکے ارادۂ سفر سے مطلع ہو کر چراغ پا ہو جاتی ہے۔ میاں بیوی میں خوب مزے کی نوک جھونک ہوتی ہے۔ اتنے میں حیدر بیگ اور اسکے ساتھی بھی آپہنچتے ہیں۔ اِدہر اُدہر کی باتوں کے بعد حاجی کے نوکر کرم علی کا قضیہ پیش آتا ہے۔ یہ شخص حاجی کی بدسلوکی اور کنجوسی سے تنگ آیا ہؤا ہے اور نوکری چھوڑنے پر آمادہ ہے۔ اور چونکہ اس سے پہلے ایک دفعہ بغیر پروانۂ راہداری سفر کرنے کے پاداش میں سزا پاچکا ہے۔ اس لئے اس مجرمانہ سفر میں حاجی کی ہمراہی سے انکاری ہے۔ مگر حیدر بیگ وغیرہ دم دلاسا دے کر اسے ساتھ لے ہی لیتے ہیں +

مجلس سوم

قاچاقچی (حیدر بیگ وغیرہ) تبریز سے مال خرید کر گھوڑوں پر گٹھڑیاں لادے دریائے ارس کے اس کنارے پر جو ایران کی سرحد میں ہے۔ آرہے ہیں۔ دریا چڑھاؤ پر ہے۔ مینہ کے آثار بھی نمودار ہیں۔ آندھی زوروں کی چل رہی ہے۔ حیدر بیگ اور

اسکے ساتھی دریا سے پار اترنے کی تجویزیں کر رہے ہیں۔ حیدر بیگ اور دوسرے آدمی حاجی کو اسباب کی حفاظت کے لئے چھوڑ کر ذرا اوپر چلے جاتے ہیں وہاں جاکر شور کرتے ہیں۔ پولیس اور گشت کے سپاہی شور سن کر ادھر جاتے ہیں اور ان کا رستہ صاف ہو جاتا ہے۔ حیدر بیگ وغیرہ جلدی ہی اس مقام پر جہاں حاجی کو چھوڑ گئے تھے واپس چلے آتے ہیں اور گھوڑوں کو دریا میں ڈال دیتے ہیں۔ حاجی کے گھوڑے کو ٹھوکر لگتی ہے اور وہ پانی میں گر پڑتا ہے۔ اور پانی اُسے بہا کر لے جاتا ہے۔ آخر وہ ایک درخت سے چمٹ جاتا ہے اور چلّانا شروع کرتا ہے۔ اور اس کے ساتھی پھندا بنا کر رسہ پھینکتے ہیں۔ جو بدقسمتی سے اس کے گلے میں پھنس جاتا ہے وہ اُسے کھینچتے ہیں اور وہ گلا گھٹنے سے بہت تکلیف اُٹھاتا ہے۔ آخر بڑی مشکلوں سے حاجی کی جان خلاص ہوتی ہے۔ اتنے میں گشت کرنے والے سپاہیوں کا ایک دستہ روند کرتا ہوا اُن سے دو چار ہوتا ہے۔ سپاہی ان کو مشتبہ سمجھ کر ان کا احاطہ کر لیتے ہیں۔ حیدر بیگ ان کو ڈرا دھمکا کر بھگا دیتا ہے۔ مقام خطر سے نکل کر حاجی ڈینگ مارتا اور شیخی جتانا شروع کر دیتا ہے۔ اسے دفعتہً یاد آتا ہے کہ دوسرے دن جمعہ بازار لگنے والا ہے۔ اسکے سمند حرص پر تازیانہ لگتا ہے اور باوجود ساتھیوں کے روکنے اور منع کرنے کے اپنے نوکر کرم علی کو ساتھ لیکر ان سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اور بازار کے مقام کی طرف رُخ کرتا ہے +

مجلس چہارم

حاجی اور کرم علی اپنے ساتھیوں سے علیحدہ ہوکر درۂ خوناشیں میں سے گذر رہے ہیں۔ دوسری طرف سے طوغ کے دو کسان آپس میں باتیں کرتے آتے ہیں وہ کٹائی کر کے واپس آ رہے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں درانتیاں ہیں۔ ان کی باتیں حسب معمول فصل اور غلے کے متعلق ہیں۔ حاجی قرہ سے ان کی مٹھ بھیڑ ہوتی ہے۔ کرم علی گھبراتا ہے۔ مگر حاجی اوپرے دل سے تسلی دے کر اشارہ کرتا ہے کہ اسباب کو لیکر آگے بڑھے۔ اور جب دیکھتا ہے کہ وہ نہتے ہیں تو اُن کو آواز دیکر روکتا ہے اور خوب ڈانٹ ڈپٹ کر ان سے پوچھتا ہے کہ تم کون ہو اور اس وقت کیا کر رہے ہو۔ کسان اس طرح اچانک روکے جانے پر گھبرا جاتے ہیں۔ مگر حاجی ان کو ڈانٹے ہی جاتا ہے۔ کبھی انکو چور کہتا ہے اور کبھی ڈاکو بتلاتا ہے اور ہتھیار ڈال دینے کا حکم دیتا ہے۔ وہ بیچارے بہتیرا اپنی اصلیت و بے گناہی کا اظہار کرتے ہیں مگر حاجی اپنی ہی ہانکے جاتا ہے۔

اسی حالت میں مووراو بمعہ خلیل یوزباشی کے وہاں آ نکلتے ہیں۔ ان کو دیکھکر کسان داد فریاد کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ حاجی بھی چلّانا شروع کرتا ہے اور ان کو چور اور ڈاکو بتا بتا کر داد خواہ ہوتا ہے۔ مووراو فریقین کے بیان سے مشکور ہوکر ان کو گرفتار کر لیتا ہے اور عدالت میں چالان کر دیتا ہے۔ عدالت کا نام سن کر حاجی کے [illegible] کسان [illegible]تے ہیں رہائی کے لئے بہتیرے

ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔مگر سپاہی اس کی ایک نہیں سنتے اور کشاں کشاں اسکو کچہری کی طرف لے ہی جاتے ہیں +

مجلس پنجم

حاجی کے ساتھی اس سے علیحدہ ہو کر بخیریت شہر میں آ جاتے ہیں۔ اور کپڑا بیچ دیتے ہیں۔ اسکے منافع کے روپیہ سے حیدر بیگ شادی کا انصرام کر کے صونا خانم کو اپنے خیمے میں لے آیا ہے میاں بیوی میں راز و نیاز کی باتیں ہوتی ہیں۔ بیوی گذشتہ سفر کے حالات سن سن کر دہلی جاتی ہے اور اس قسم کے آئندہ سفر سے میاں کو روک رہی ہے۔ لیکن حیدر بیگ بعض مجبوریوں کا اظہار کر کے کم از کم ایک دفعہ اور جانے کی اجازت طلب کرتا ہے۔ مگر یہ اسکے متعلق ایک حرف بھی سننا نہیں چاہتی دوران گفتگو میں حاجی کی بیوی تکذبان آنکلتی ہے۔ اور حیدر بیگ سے اپنے شوہر کی گمگشتگی اور عدم واپسی کی وجہ دریافت کرتی ہے۔ وہ اسکو تسلی دے کر ٹالنا چاہتا ہے۔ اسی وقت مودرا و نچا لنگ سواروں کا ایک دستہ لئے آموجود ہوتے ہیں۔ اور بستی کا محاصرہ کر لیتے ہیں۔ نچالنگ حیدر بیگ کو بلا کر کہتا ہے کہ دیکھو! تم نے باوجود میری فہمائش کے وہی سابقہ کام اختیار کر لئے ہیں۔ اور اکلیس کے ارمینوں کو لوٹا ہے مناسب یہی ہے کہ تم اپنے جرم کا اقرار کر لو اور اپنے ساتھیوں کا نام بھی بتا دو۔ حیدر بیگ صاف منکر ہوتا ہے۔ نچالنگ او ہان (یہ وہی یونباشی ہے۔ جس سے دریائے ارس کے کنارے مٹھ بھیڑ ہوئی تھی) کو سامنے

بلاتا ہے۔ حیدر بیگ پہچان جاتا ہے۔ مگر انجان بن کر اس کا مذاق اڑانا
شروع کر دیتا ہے۔ جس پر حیدر بیگ اور اوہان میں کہن سن ہو جاتی
ہے نچالنگ ان کو ٹوک کر اصلی معاملہ کے متعلق دریافت کرتا ہے۔
اوہان اصل مجرم گرفتار نہ کر سکنے کی شرم کو مٹانے کے لئے چاہتا ہے
کہ یہ الزام حیدر بیگ پر تھوپ دے۔ خصوصاً اس لئے کہ ایک دن
قبل ہی وہ حیدر بیگ کے ہاتھوں زک اٹھا کر ذلیل ہو چکا تھا اس
لئے کہتا ہے کہ صاحب! یہی ڈاکو تھا جس نے ہم پر (جب ہم اکلیس
کے ارمنی لوگوں کو بچانے کے لئے پہنچے تھے) تلوار سونتی اور بندوق
چھتیائی تھی۔ یہ اکیلا نہ تھا بلکہ اس کے ساتھ بیس اور ڈاکو تھے ہم
صرف دس تھے اور مقابلہ برابر کا نہ تھا۔ ورنہ ہم ان کو ضرور گرفتار کر
لیتے۔ حیدر بیگ بھی تجربہ کار چوروں کی طرح اوہان ہی کو ذلیل اور
جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ نچالنگ حیران ہو کر کہتا ہے
کہ تاتاری سب کے سب جھوٹے ہیں۔ کس کی بات کو تسلیم کیا جاوے
چنانچہ اسی قسم کا ایک اور مقدمہ اسوقت میرے پیش ہے۔ جس میں ایک
فریق تو دو ارمنی ہیں اور دوسرا ایک مسلح تاتاری اور دونو اپنے فریق
مخالف کو چور اور ڈاکو بیان کرتے ہیں۔ حیدر بیگ اصلیت کو بھانپ
جاتا ہے۔ اور یہ تجویز پیش کرتا ہے کہ اگر وہ دونو میرے سامنے
لائے جائیں تو میں شاید اصلیت ظاہر کر سکوں۔ نچالنگ حاجی اور
دونو ارمینوں کو سامنے منگواتا ہے۔ حیدر بیگ کہتا ہے کہ فریقین
میں سے کوئی بھی چور اور ڈاکو نہیں۔ نچالنگ یہ سن کر بہت ہی جھلاتا
ہے۔ اور حیدر بیگ کو سشن سپرد کرنے کی دھمکی دیتا ہے۔ نچالنگ

حاجی سے دریافت کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو سلطنت کا ایک وفادار فرد قرار دیتا ہے۔ اس کا ثبوت یہ دیتا ہے کہ میں ہر سال ٹیکس اور محصول کی صورت میں ایک معقول رقم خزانہ شاہی میں داخل کرتا ہوں۔ پچالنگ اس نامعقولیت کا مذاق اڑا کر کہتا ہے کہ حکومت کو اس حسن خدمت کے صلہ میں تمغہ عطا کرنا چاہیئے۔ جیسے حاجی سادہ لوحی سے سچ مان لیتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے اسی اثنا میں معلوم ہوتا ہے کہ ارمنی سوداگروں پر ڈاکہ مارنے والے بمعہ مال مسروقہ کے گرفتار ہو چکے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد ایک یساول کے ذریعہ ایک قاچاقچی (کرم علی) گرفتار ہو کر پیش ہوتا ہے۔ حاجی کو اس خیال سے کہ اب راز ظاہر ہو گیا۔ اور ممکن ہے۔ کہ مال ضبط ہو جائے غش آجاتا ہے۔ پچالنگ کی حیرت کی انتہا نہیں رہتی اور اس کا سبب دریافت کرتا ہے۔ آخر حیدر بیگ تمام حالات پوست کندہ بیان کر دیتا ہے۔ اور پچالنگ صونا خانم کی گریہ زاری سے متاثر ہو کر اور ملزمین کے اس اقرار پر کہ وہ سب روسی فوج میں بھرتی ہو جاویں گے۔ سب کو ضمانت پر رہا کر دیتا ہے اور ان کو آئندہ کے لئے قانون کی پابندی کی نصیحت کرتا ہے۔ حاجی اس موقعہ پر بھی اپنی خست کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سپاہیوں نے گرفتاری کے وقت کہیں تھوڑی سی رقم اس سے اڑا لی تھی حاجی اس کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ اگر وہ مجھے نہ ملی تو میں تباہ ہو جاؤں گا +

سیر و خصائل افراد مجالس

حیدر بیگ۔ صاحب ہمت اور باحوصلہ جوان ہے۔ چوری چکاری اور راہزنی کا شائق ہے۔ اور ان باتوں میں بہت مشاق۔ ملازمت کو عار سمجھتا ہے۔ اور تجارت حرفت اور زراعت کو خلاف بہادری و مردانگی جانتا ہے۔ یہ پیشے اس کی نظروں میں ذلیل اور ناکارہ ہیں امن و امان کی زندگی اس کی جری طبیعت کے خلاف ہے۔ وہ ہر وقت لوٹ مار کا متمنی اور لڑائی جھگڑے کا خواہشمند ہے۔ ان باتوں کی وجہ سے علاقہ بھر میں مشہور ہے۔ حکام بھی اس بات کو جانتے ہیں۔ اور اس کی حرکات کے نگران ہیں۔ وہ بھی پولیس اور کاسکوں کی نقل و حرکت سے واقف ہے۔ اور ان سے بچنے کی سینکڑوں تدبیریں جانتا ہے۔ نڈر ہے۔ اور وقت پر حوصلہ نہیں ہارتا۔ اس کا دل جذبۂ عشق سے خالی نہیں۔ غریب ہے مگر غیور۔ عسرت و افلاس کی وجہ سے شادی نہیں کرسکتا۔ اپنی منسوبہ کو اغوا کر کے لے جانے کو بھی عار و ننگ سمجھتا ہے۔ عزت نفس کا محافظ ہے۔ طبیعت میں تمسخر اور دل لگی ہے۔ اور قیافہ شناس اول درجے کا ہے +

صفر بیگ و عسکر بیگ۔ حیدر بیگ کے وفادار دوست ہیں ان میں بھی حیدر بیگ کے سے اوصاف پائے جاتے ہیں مگر کم۔ ضرورت کے وقت دوست کو ہر طرح مدد دینے کے لئے تیار ہیں +

صونا خانم۔ سردار قبیلہ کی لڑکی ہے۔ خوبصورت اور نوجوان ہے۔ حیدر بیگ پر دل وجان سے فدا ہے۔ محبت میں اعتدال سے بڑھ جاتی ہے۔ مگر عام طور پر مآل اندیش ہے۔ حیدر بیگ کی حرکات راہزنی وغیرہ سے بہت خائف ہے اور اسے ارتکاب جرائم سے روکتی ہے۔ حیلہ ساز بھی اوّل درجہ کی ہے +

حاجی قرہ۔ مرد خسیس یہی ہے۔ بہت مالدار ہے۔ مگر بخل اور خست اسپر ختم ہے۔ مطلبی۔ خوشامدی۔ طمّاع۔ خود غرض اور سود خوار ہے۔ روپیہ کو ہر طرح سے جمع کرتا ہے۔ مگر خرچ کرنے میں بہت بخیل اور خسیس ہے۔ اس کے متعلقین حتیٰ کہ بیوی بچے اس کی بدسلوکی سے بیزار اور نالاں ہیں۔ وقت پر صرف باتوں سے آؤ بھگت کرنے والا ہے۔ مگر سو گز ناپے اور گز بھر نہ پھاڑے۔ سادہ لوح۔ جھوٹا۔ بات بات پر قسمیں کھانے والا۔ ڈرپوک اور بزدل ہے۔ مگر کمزوروں اور نہتوں پر اپنی بہادری اور شہ زوری کا سکہ بٹھانے میں فرد ہے۔ بیہودہ گو اور شیخی باز ہے۔ مگر درحقیقت ماروتوں کے آگے اور بھاگتوں کے پیچھے ہے +

تکذبان۔ حاجی کی بیوی بڑی طرار زبان اور لڑاکی عورت ہے۔ حاجی کے بخل اور کنجوسی سے تنگ ہے۔ مگر اپنی زبان درازی سے اس کا ناطقہ بند کر دیتی ہے۔ اس کی مفارقت بھی گوارا نہیں کر سکتی۔ اس کی حرکات کی نگراں

اور ہر بات پر ٹوکتی ہے۔ مگر بے سود +

حداوردی۔ ذلیل الاوقات قلاؤ ذی مؤذن ہے۔ خدا کے کلام کا بیچنے والا ہے۔ قرآن مجید کی سورتیں پڑھ پڑھ کر رقم قلیل کے معاوضہ پر ان کا ثواب بیچتا پھرتا ہے۔ مانگنے میں بہت اصرار کرتا ہے +

کرم علی۔ حاجی کا نوکر ہے۔ یہ بھی اس کی کنجوسی کے ہاتھوں تنگ آکر میعاد ملازمت ختم ہونے پر ملازمت چھوڑنے کے لئے آمادہ ہے۔ نہائت ڈرپوک مگر مطلب کا یار ہے۔ مسخرہ بھی ہے +

اوہان۔ روسی پولیس کا ارمنی داروغہ ہے۔ بڑا ڈرپوک۔ مگر چالباز ہے۔ پولیس کے ہتھکنڈوں میں بہت ہوشیار ہے اصلی مجرموں کا سراغ نہ لگ سکنے پر جھوٹ موٹ دوسروں پر الزام لگا دیتا ہے۔ جھوٹی شہادت دینے کا عادی ہے۔ اپنی نیک چلنی کی سندات ہر وقت اپنے پاس رکھتا ہے اور وقت بے وقت اپنی حسن کارکردگی کے اظہار کو ضروری خیال کرتا ہے +

فقط

افرادِ اہل مجالس

حیدر بیگ }
صفر بیگ } بیگہائے آنجا +
عسکر بیگ }
حاجی قرہ - سوداگر +
بدل - پسر حاجی قرہ +
محرم علی - نوکر حاجی قرہ +
خداوردی - مؤذن +
اوہان - یوزباشی قراولان +
بسرکز - }
قہرمان - }
قرابیت - } قراولان +
وشش نفر دیگر }

اراکیل - }
نکرویج - } زارعین طوغ +
موورا و - حاکم +
خلیل - یوزباشی کہ ہمراہ موورا و است
پنچالنگ - } سائر عملہ موورا و
یساول - } ہستند +
صونا خانم - نامزد حیدر بیگ +
طیبہ خانم - مادر صونا خانم +
تکذبان - زن حاجی قرہ +

مجلس اوّل

(واقع میشود در کنار اوبۂ حیدر بیگ در زیر درخت بلوط حیدر بیگ وصفر بیگ ہردو مکمّل و مسلّح چُست و چابک در شب مہتابے از خانہ بیروں آمدہ در کنار اوبۂ صفر بیگ بسر سنگے نشستہ۔ و حیدر بیگ رو بروے او بحالت غمیں حرف میزنند) +

حیدر بیگ۔ خدایا! ایں چہ عصریست؟ ایں چہ زمانہ ایست مرد از قدر و قیمت افتادہ۔ نہ سواری بکار مے خورد۔ نہ تیر اندازی طالب دارد۔ نہ جوانے را قیمتے ماندہ است۔ و نہ بہادرے را حرمتے باقیست + مثل زنہا بایست صبح تا شام و از شام تا بامداد میان آلاچیق محبوس باشی۔ آدم از کجا دیگر زندگانی بکند۔ پول پیدا نماید۔ دولت دست بیاورد +
روزہائے گذشتہ دورہائے پیش میان ہر ہفتہ یا ماہے یکدفعہ لااقل آدم کاروانے مے چاپید۔ اردوئے مے زند۔ چپادی مے کرد + حال نہ کارواں میتواں چاپید۔ نہ اردوئے داغاں تواں کرد۔ نہ جنگ قزلباشی۔ نہ دعوائے عثمان لوئی۔ اگر بخواہی نوکر ہم بشوی بجنگ بروی۔ باید سر ایں لزگیہائے لات و لوت بروی۔ اگر بہ ہزار زحمت یکے را از سوراخ کوہ ہا در بیاری۔ جز انبانِ کہنہ و لولۂ شکستہ چیزے دیگر بدست

نخواہد افتاد۔ کو دعوائے قزلباشی و عثمانی ؟ کہ ہمہ قرا باغ را با طلا و نقرہ پر کنند ؛

الحال ہم خیلے خانہا ہست کہ از چپاد اصلاندوز نان مے خورند۔ اولاد اصلا بیگ بازہ دیروز در بازار آغچہ بدیع یراقہائے نقرۂ کہ پدر شان از عثمانلو اُلجہ کردہ بود۔ مے فروختند۔ باز یک ہیچو دعوائے اتفاق بیفتد۔ پیش از ہمہ جلو دستہ وا ایستم۔ ہنرے نمایاں کنم۔ کہ رستم دستان ہم نہ کردہ باشد۔ کار من این است۔ نہ اینکہ پنجالنگ مرا صدا کردہ است۔ مے گوید " حیدر بیگ! راحت بنشیں۔ دلگی مکن۔ راہ نزن دزدی نزو "۔ پشیمانم کرد۔ کہ گفتم " بلے پنجالنگ! ما ہم باین کارہا راغب نیستم۔ ولے بہ شما لازم است کہ امثال ما مردانِ نجیب را بلقمۂ نانے راہ نمائی بفرمائید۔ کار و شغلے بدہید۔ کہ نان و آشے داشتہ باشد "۔ گوش کن! ببیں! چہ جواب داد بمن۔ " حیدر بیگ! زراعت بکن۔ باغ بکار۔ داد و ستد برو۔ خرید و فروخت بکن "۔ گویا کہ من با نازور ارمنی ہستم کہ ہر روز تا شب خیش برانم۔ یا اہل لنبرانم کرم پیلہ نگاہ بدارم۔ و یا لکم پیلہ وری بروم۔ عرض کردم " پنجالنگ! ہیچ وقت از جوان شیر بزرگری و بازرگانی دیدہ نشدہ پدر من قربان بیگ (خدا رحمتش کند) ایں کارہا نہ کردہ است۔ من ہم کہ پسر او ہستم ہرگز ازیں کارہا نخواہم کرد "۔ اخمش را ریختہ روش را گرداندہ اسبش را ہیے کرد و رفت ؛

صفربیگ ۔ ایں حرفہا فائدہ ندارد ۔ آدم کہ گوشت دزدی نخورد اسب سوار نشود ۔ از زندگانئے خود چہ لذت مے برد ؟ و در روے دنیا برا ے چہ راہ مے رود ؟ شب گذشت عسکر بیگ نیامد نمے دانم برائے چہ دیر کردہ است ؟ ہا ! آنست ۔ آمد +

(دریں حال عسکر بیگ مے رسد) +

عسکربیگ ۔ حیدر بیگ ! من ہم حاضرم ۔ میروید ؟ بسم اللہ راہ بیفتید ۔ پس چرا غمگینی ؟ ہیچو فکری بنظر مے آئی +

حیدربیگ ۔ واللہ ! نمیدانم کدام دہن لق حرف مفت زن مرا بہ نچالنگ نشاں دادہ است ۔ آمدہ بود میان بلوک گردش کند ۔ امروز از کنارِ اوبۂ ما میگذشت ۔ مرا صدا کردہ مے گوید "حیدر بیگ ! دزدی نرو ۔ راہ زنی نکن" +

صفربیگ ۔ بہ ! یعنی از گشنگی بمیر !

حیدربیگ ۔ البتہ ہیچو مے گوید ۔ دیگر گویا کہ در ہمۂ قراباغ ہمۂ ایں دزدیہا را حیدر بیگ مے کند ۔ اگر او از دزدی دست بردارد ۔ ولایت آسودہ خواہد شد ۔ ذردئ بز ومیش ہم برائے ما دشخار شدہ است ۔ حالا ہم معطل و فکری ماندہ ام ۔ اگر برویم دخترہ را برداریم بیاریم ۔ مے ترسیم پدر و مادرش شکایت کنند باز باید فراری بشوم +

عسکربیگ ۔ حیدر بیگ ! ہمۂ قراباغ مے داند ۔ دخترہ را پدر و مادرش بتو دادہ است ۔ نمے فہم چہ باعث شدہ است کہ باید پنہانی برداری بیاری +

حیدر بیگ - چہ باعث خواہد شد؟ پول ندارم - خرجش را بکشم - عروسی بکنم - بر دارم بیاورم لابد شدہ ام - باعثش بے پولی است - دیگر برائے این صفر بیگ مصلحت ہیچ دید کہ بر دارم بیارم خرج عروسی از گردنم بیفتد + اما این عمل برائے من بدتر از مرگ است کہ بگویند پسر قربان بیگ پول پیدا نکرد - عروسی کند - نامزدش را بر داشت - گریخت - گریزاند - چون صفر بیگ گفت از ترست اینہا را بہانہ درمے آوی (بجہت آن غیظ کردہ) بگردنم وارد آمدہ است - پئے شما فرستادم کہ تو ہم بمن ہمراہی بکنی +

صفر بیگ - من چرا میگویم؟ خودت پیش من آہ واوہ کردی کہ دو سال است نمے توانی عروسی بکنی - نامزدت را بیاری - گفتم میخواہی من ہم بیایم برویم برداریم بیاریم خودت بدان! از برائے من چہ تفاوت مے کند؟

عسکر بیگ - حیدر بیگ! ازیں نیت بیفت - پانزدہ روز بہ من مہلت بدہ - من خرج عروسئ ترا پیدا مے کنم - موافق قاعدہ عروسی بکن - نامزدت را بیار +

حیدر بیگ - از کجا پیدا مے کنی؟

عسکر بیگ - (یکایک) تا پانزدہ روز بہ تبریز مے رویم - بر مے گردیم - مال فرنگ مے آوریم - منفعت مے کند - مے فروشیم - از منفعت او عروسیت را بکن +

حیدر بیگ - خوب آوازہ مے خوانی - اما صدات مے گیرد در تبریز مال مفت ریختہ اند؟ ما برویم جمع کنیم - برداریم بیاریم +

عسکر بیگ - البتہ مال مفت کجا بود؟ باید پول داد خرید +
حیدر بیگ - عجب حرف مے زنی - ماشاء اللہ! من پول را از کجا بیاورم؟
عسکر بیگ - مگر من از خودم پول دارم؟ حرف من این است - حاجی قرہ آغچہ بدیعی سوداگر پولدار است از و بگیریم برویم - مال بیاریم - بفروشیم - پول او را رد مے کنیم - نفعش از برائے ما مے ماند +
حیدر بیگ - مے گویند "حاجی قرہ خیلے مرد خسیس است بکسے پول نمے دہد +
عسکر بیگ - ہر قدر خسیس است دو آں قدر ہم طمع کار است - تطمیع مے کنیم با خودِ ماں شرکت کند - بخاطر شراکت (کہ ہمراہ ما برود) بما ہم پول میدہد - من درست مے کنم +
حیدر بیگ - خوب! اگر بخودت خاطر جمع داری - من راضیم - امّا باید دخترہ را بہ بینم - حالیش بکنم - قول دادہ ام + امشب انتظار مرا مے کشد +
عسکر بیگ و صفر بیگ - بسیار خوب! بسیار خوب!! خیلے خوب شد!!!
حیدر بیگ - پس شما بروید - من خودم مے آیم - شما را پیدا مے کنم - باہم میرویم پیش حاجی قرہ +
عسکر بیگ و صفر بیگ - خدا حافظ شما! ما رفتیم دیگر اما صبح زود تر بیائی + (میروند)

تبدیل مجلس

(دریں حال مجلس تبدیل یافتہ۔ از دور آلاچیقے نمایاں مے شود
بہ مسافت دہ قدم دور از آلاچیق پشتِ بُتّہ ہا صوناخانم بوضع قشنگ
لباس سفر پوشیدہ چادرِ شب ابریشمی در سر کردہ گاہے نشستہ گاہے
ایستادہ از پناہ بوتہ ہا ایں سُو آں سُو نگران وچشم براہ است) +

صوناخانم ۔ خدایا بہ بینی باز چہ شد! کہ نیامد۔ شب از نیمہ
گذشت ہنوز پیداش نیست۔ سفیدۂ صبح میزند۔ حالا صبح میشود
نمیدانم چہ بکنم کہ ہم واے ایستم + اگر نیامد چارہ ندارم۔ باید برگردم
باز بروم آلاچیق + (برخاستہ ایں طرف آں طرف نگاہے مے کند۔
باز مے گوید) خیر۔ نیامد۔ یقین کہ دیگر نمے آید۔ بے شک نخواہد آمد
بینی باز بکدام دیوانہ از خدا بے خبر دوچار شد۔ تابیدند۔ کشیدند
بردند بہ دزدی گاؤ خر۔ اگر نہ تا حال مے بایست بیاید۔ از عہدہ اش
کہ نمے توانم برآیم۔ اگر ایں دفعہ ہم بشناسندش باز باید از لوفاری
شود۔ روز مرا سیاہ کند۔ باز دو سال دیگر توے خانۂ پدرم دوستاق
بمانم۔ بخدا! کہ دیگر پیۓ اش بلند نمے شوم۔ ہرگز سر راہش نمے
نشینم۔ میروم بہ یکے دیگر شوہر مے کنم۔ فکرش ایں است۔ خانۂ پدرم
سر مرا سفید کند (مے نشیند زمین۔ بار دیگر) ایپہ۔ چہ وسوسہ ہا بہ خیالم
میرسد؟ انشاء اللہ کہ نمے رود۔ بہ من قسم خوردہ کہ تا ترا نبرم۔
ہرگز بدُزدی بتہ ہم نروم۔ بے شک چیز دیگرے باعث تاخیر او
شدہ است۔ واہ! حالا پشت بوتہ گوش بدہد۔ بشنود کہ من گویم۔

"مُیردم به یکے دیگر شوہر مے کنم" باور مے کنند؟ نه البتّه باور نمی
کنند۔ مے دانند که دروغ مے گویم۔ حوصله ام تنگ مے شود۔ ہر چه
بذہنم مے آید۔ مے رانم۔ آه! صدائے پا مے آید + (دریں حال از
پشت بوته حیدر بیگ سواره پیدا شده از اسب پیاده مے شود) +

حیدر بیگ۔ صونا خانم!

صونا خانم۔ حیدر! توئی؟

حیدر بیگ۔ منم +

صونا خانم۔ تنهائی؟ پس رفیقهات کو؟

حیدر بیگ۔ رفیق ندارم۔ تنها آمده ام +

صونا خانم۔ باز این چه حرفے است میگوئی؟ پدرم برادرم
همه توے آلاچیق خوابیده اند۔ ہیچوکه دیر آمدۂ الآن ہم دم صبح
است۔ بیدار مے شوند۔ مرا که خانه ندیدند۔ خواہند فہمید۔ بے شک
فرار شده۔ شما را عقب کرده مرا از دست تو خواہند گرفت بعد ازاں
دیگر تا قیامت نے توانی روے مرا به بینی +

حیدر بیگ۔ ہنوز براے بردن شما نیامده ام۔ نترس +

صونا خانم۔ (باغیظ) چه طور "براے بردن تو نیامده ام"
چه مے گوئی؟

حیدر بیگ۔ بہتر ازیں مصلحت دیده ام۔ گوش بده +

صونا خانم۔ ہیچ مصلحتے نیست به بینید۔ زحمت کشیده
اید۔ اسب را پیش بکش۔ خواہم رفت۔ من دوباره نے توانم۔
بآلاچیق برگرد +

حیدر بیگ۔ تامل بکن۔ حرف مے زنم۔ گوش بدہ +
صونا خانم۔ (جلو اسب را گرفتہ) گوش نے دہم۔ رکاب را بگیر۔ سوار بشوم۔ حرف را توے راہ مے گوئی +
حیدر بیگ۔ (بازوئیش را گرفتہ) دخترا تعجیل مکن۔ گوش بدہ۔ بہ بیں چہ مے گویم +
صونا خانم۔ صبح روشن مے شود۔ وقت درنگ کردن نیست۔ حرفت را باز بگو +
حیدر بیگ۔ دخترم! آرام بگیر۔ بگویم۔ پول پیدا کردہ ام۔ مے خواہم موافق قاعدہ با عادت ایلیت عروسی کنم۔ بہرمت۔ دیگر برائے چہ نصف شب بردارم؟ ببرم؟ کسے کہ ترا از دست من نے گیرد +
صونا خانم۔ دروغ مے گوئی۔ پول پیدا کن! دریں دو سال ہم پیدا مے کرد۔ من عروسی نے خواہم۔ مے خواہم۔ بہ ہمیں طور بروم۔ تنہا من نیستم کہ با تو مے روم۔ روزے صد تا دریں ملک دست ہم گرفتہ در مے روند۔ عار کہ نیست۔ از ایلیت تا دختہ یکے را طویٰ نے گیرند۔ ہمہ بہ ہمیں طور ہا مے روند +
حیدر بیگ۔ جان من! عزیز من! آنہا کہ دست ہم را گرفتہ در مے روند۔ پدر و مادر شاں میل ندارند۔ اذن نے دہند۔ دخترہ را چارہ از ہمہ جا بریدہ لابد مے شود۔ در میرود۔ پدر و مادر تو کہ خود شاں ترا بمن مے دہند۔ نے گویند بے حیا! دیگر ایں چہ حرکتے بود کہ کردی مارا رسوا نمودی؟ آں وقت چہ بگویم

صونا خانم - (قدرے فکر رفته) پول از کجا پیدا کرده ؟

حیدر بیگ - دِه ! بنشین زمین - گوش بده - بگویم از کجا پیدا کرده ام +

صونا خانم - (مے نشیند) خوب ! بگو - به بینم +

حیدر بیگ - مے دانی که مال فرنگ درینجا چه قدر گران و با صرفه است برائے فروشنده +

صونا خانم - اِیْنَه ! نمے دانم - با مال فرنگ چه سر و کار داری ؟ تاجر که نیستی این حسابها را ملاحظه بکنی - بگو به بینم پول چه قدر پیدا کرده +

حیدر بیگ - آخر گوش بده - بفهم که چه مے گویم - دولت روس چیت فرنگ را قدغن کرده است - کسے از ترس نمے تواند برود بیاورد - مگر باتفاق یک نفر آدم رشید و بهادرے جرأت بکند - یکبار دوبار بتواند بکشد - بیاورد +

صونا خانم - اے مرد ! بمن چه ؟ روس مال فرنگ را قدغن کرده است - بچه کار من مے خورد ؟ خدا بکند ! که چیت پوشیدن را از بیخ بر دم قدغن بکنند - حرف خودت را بزن - بگو به بینم - پول از که گرفته +

حیدر بیگ - دختر! نمے گذاری که حرفم را تمام کنم ! اما مردمان اینجا چنان بچیت هائے فرنگ حریص اند که هر وقت هر جا مے بینند دیگر بروے حریر و بند نگاه نمے کنند - عسکر بیگ میگوید دو هم ارزان است و هم قشنگ است در نگاه رهمه نمے رود - زنها

بلے این چیت ہا بے اختیار انشیع چیت روسی را اعتنا ندارند ۞

صونا خانم۔ آخر بہ من چہ؟ چیت فرنگ یا چیت روس ہردو بہ جہنم۔ حرف خودت را بزن ۞

حیدر بیگ۔ مے گویند زن نچالنگ ہم پنہانی از شوہرش ہمیشہ چیت فرنگ مے خرد۔ مے پوشد۔ حاجی عزیز دریں نزدیکی بیست تومان چیت فرنگ بہ اش فروختہ است ۞

صونا خانم۔ بجہنم بفروشد! بگور سیاہ بفروشد! نے دانم ایں صحبت چیست؟ از کجا بمغزایں فرو رفتہ است۔ حیدر! دماغت ناخوش شدہ است۔ چہ چیز مے گوئی؟

حیدر بیگ۔ ہرچہ مے گویم۔ آخر حالیت مے شود کہ چیت فرنگ دریں جا چہ مرغوب است ۞

صونا خانم۔ بچہ کار من مے خورد؟ حالیم بشود چیت فرنگ خرید و فروخت خواہم کرد؟

حیدر بیگ۔ خیلے خوب! دِہ۔ گوش بدہ اگر من یک دفعہ بروم۔ چیت فرنگ بیاورم بہ بزاز ہا بدہم۔ شیح و تحفہ عروسی سا در مے آورم یا نہ؟

صونا خانم۔ ازاں وقت تا حال ہتق ہتق ایں را مے خواستی بگوئی۔ بارک اللہ! من ہم مے گفتم راستی راستی جوان پول پیدا کردہ است۔ مال فرنگ گویا صحرا ریختہ است۔ ایں بردو۔ جمع کردہ بیاورد ۞ پاشو! برویم۔ پاشو! بس است۔ حالا است کہ دم صبح روشن مے شود ۞

حیدر بیگ - پول پیدا کردہ تم - دروغ نے گویم +
صونا خانم - پول پیدا کردہٗ عروسیت را تمام کن + بمال فرنگ دیگر چرا مے دہی ؟
حیدر بیگ - آخر قرض کردہ ام - صاحبش بشرط ایں میدہد کہ مال فرنگ را بیاورم - نفع آں را قسمت کنیم - نمیدہد کہ عروسی کنم +
صونا خانم - من ایں نفع ہا را نمے خواہم - عروسی کنم + پا شو ! دیم - اگر مال فرنگ ہیچو مداخل دارد - صاحب پول چرا با تو قسمت می کند ؟ نے برود - خودش بیاورد - ہمہٗ خیرش را خودش ببرد +
حیدر بیگ - خودش مرد تاجر و تاجیک است - تا با ہیچو مے ہمراہی نکند - چہ بنیہ دارد ؟ بآں طرف ارس بتواند پا بگذارد - قزاقہا مویش را مے کنند +
صونا خانم - قزاقہا موے ترا نمے توانند بکنند ؟
حیدر بیگ - من دزدی رفتہ ام - صدتا رو باہ بازی بلدم - من خود را بہ قزاقہا نشاں نمے دہم - تا مویم را بکنند +
صونا خانم - تو ہروقت بدزدی و راہزنی ہم میخواستی بروی مے گفتی کسے مرا نمے بیند نمے شناسد - اما بانمے دیدند مے شناختند - دو سال فراری شدی - روے خانہ ندیدی - حالا پیش روبہ جرذم بیروں آمدہٗ - مے خواہی بایں کارے دست بزنی - فراری بشوی - باز مرا با دیدہٗ گریاں بگذاری - من راضی نیستم - نمے خواہم - عروسی بکنی - پاشو ! برویم +
حیدر بیگ - گیرم کہ عروسی نخواستی - نان ہم نمے خواہی ؟

نباید۔ من یک راہ مداخلے داشتہ باشم ؟

صوناخانم۔ خدا کریم است۔ گشنہ نے خواہیم ماند +

حیدربیگ۔ دیگر چہ طور گشنہ نخواہیم ماند ؟ مے گوئی دزدی نزو۔ مال فرنگ نیار۔ نان کہ از آسمان نے بارد !

صوناخانم۔ صبح شد۔ پاشو! برویم۔ مرا ببر۔ توے خانہ ات بگذار۔ بعد از دو ہفتہ مے خواہی برو پئے مال فرنگ +

حیدربیگ۔ چونکہ رخصت مے دہی ایں ہفتہ را ہم در خانۂ پدرت باش۔ اگر بعد برائے تو عروسی نکردم نبردم۔ پس کمتر از من کسے نیست +

صوناخانم۔ نے خواہم نے خواہم۔ من الآن نہ خواہم رفت۔ پاشو! برویم +

حیدربیگ۔ دورت بگردم ! دردت بجانم ! پاے ترا مے بوسم۔ قربانت مے روم۔ دو ہفتہ مہلت مے گیرم۔ صبر کن۔ والتٰہ بعد از دو ہفتہ عروسی کردہ مے برمت۔ خاطر جمع پئے عروسی۔ ایں طور بردن تو از براے من از مرگ بدتر است۔ پیش پدر و مادرت مرا خجلت نگذار +

صوناخانم۔ دو ہفتہ صبر کردن براے من از عذاب جہنم مشکل تر است۔ دیگر تاب نے توانم بیاورم۔ پاشو! برویم +

حیدربیگ۔ ترا بخدا! حرف مرا بشنو۔ قبول کن +

صوناخانم۔ (بنامے کند بگریہ کردن) چہ قدر ! ہمچو معلوم مے شود دلت از من سرد شدہ است +

حیدر بیگ ۔ صونا خانم! دلم را خون مکن ۔ حالا کہ دوام نمی کنی ۔ دِہ ۔ پاشو! سوار شو ۔ برویم +

(صونا خانم مے خواہد پا برکاب بگذارد ۔ دراں حال صبح سفیدہ زدہ طیبہ خانم مادر صونا خانم از آلاچیق بیروں آمدہ صدا مے زند) +

طیبہ ۔ صونا! صونا!! صونا ہو ۔ ے!!!

صونا خانم ۔ اے وائے جانم! ننم صدا کرد ۔ دیگر نمے توانم بروم +

(زود خود را مے چسپاند بزمین) +

حیدر بیگ ۔ آہ! آہ!! دختر! پس من چہ کنم؟

صونا خانم ۔ دیگر برو ۔ وانہ ایست ۔ ننم الآں مے آید ۔ ایں سمت +

حیدر بیگ ۔ پس کے بیایم ؟

صونا خانم ۔ دیگر ہیچ وقت نیا ۔ برو ۔ مرا دیگر نمے توانی بہ بینی

حیدر بیگ ۔ صونا! حرفت را برگردان ۔ اگر نہ ایں خنجر را پیش رویت مے زنم بر دلم ۔ خودم را مے کشم +

صونا خانم ۔ نہ ۔ نہ بخاطر خدا! برو ۔ پئے مال فرنگ ۔ بعد برگرد ۔ بیا ۔ عروسیت را بکن ۔ برو ۔ ننم ترا نہ بیند ۔ خودت را چرا مے کشی ۔ من با بخت سیاہِ خودم بودم +

حیدر بیگ ۔ (گردنش را بغل گرفتہ ۔ رویش را بوسیدہ) حالا می روم ۔ دیگر ۔ دردت بجانم! غصّہ نخور ۔ خودت اذن دادی +

طیبہ خانم ۔ اے دختر صونا! کجائی؟

(حیدر بیگ زود سوار شده بہ بے اکرده دور مے شود) +

صوتا خانم۔ اے ننه! اینجایم۔ مے آیم +

طیبه خانم۔ (میرود نزد او) اے دختر! این وقت درین بیابان کارت چه بود؟

صوتا خانم۔ اے ننه جان! روز اینجا قالیچه انداخته نشسته بودم۔ شب خاطرم آمد۔ قالیچه اینجا مانده است۔ از رخت خواب که پا شدم۔ آمدم۔ بردارم که اول صبح دچار گاو گلہا و گاوساله چران ها مے شود۔ مے برند۔ قالیچه را برداشتم مے آمدم۔ لنگهٔ کفشم از پایم در رفت۔ تاریکست۔ نے توانم بجورم +

(خم مے شود بجستن کفش) +

طیبه خانم۔ پات را نمے توانی درست زمین بگذاری؟ کدام طرف افتاد؟

صوتا خانم۔ همیں جا افتاد۔ ها!

(دست بزمین مے مالد۔ طیبه خانم هم خم مے شود) +

طیبه خانم۔ اگر اینجا افتاده است پس کوش +

صوتا خانم۔ ها! به بیں۔ این است۔ جستم +

(لنگهٔ کفش را دست گرفته نشانش مے دهد) +

طیبه خانم۔ وه! پا کن۔ برویم +

(صوتا خانم کفش را پا کرده همراه مادرش مے رود) +

پرده مے افتد

۲۰ / ۳ / ۴۰

مجلس دوم

(واقع مے شود در قریۂ آغچہ بدیج دکانے کہ قدرے قدک کرپاس شلہ وچیت ہاے وسط ریختہ شدہ وحاجی قرہ نیم ذرعے دست گرفتہ بے دماغ وملول نشستہ است) +

حاجی قرہ - (پیش خود تنہا) خدا خراب کند ہیچو بازار را ببرد چنیں بدہ بستانرا - سگ پدرے قدک وشِلہ فروش ایں کارکن وستش سُرب بودہ است - سہ ماہ است در قلعہ جنس خریدہ ام - آوردہ ام ہنوز پنج توب فروش نکردہ ام - کسے نیست کہ بر روے مال نگاہ کند - بادولت روس داد و ستد بالمرّہ بریدہ شدہ جنس مثل میراث گشتہ - طاعون آنجا ریختہ کسے نزدیکش نمے رود - با ایں بازار تا یکسال دیگر مال فروش نخواہد رفت - تمام نخواہد شد - خانہ خراب شدم رفت - ایں چہ کارے بود کہ سرِمن آمد - پا لصدمنات پول نقد بدہی - مداخل ومنفعت پول جہنم - مایہ ہم دست نیامد - ہیچو چیزے کجا دیدہ شدہ ؟ کہ نشان مے دہد؟ خانہ ات خراب شود چیت فروش! درِ ترا خدا بندد - شِلہ فروش! چادرہ فروش! آہ ہرگز خیر نہ بینی انشاء اللہ - صحیح وسالم منفعتِ مالت را نہ خوری ہیچو کہ فروختی - اوف! اوف!! (دست تاسّف بزانو میزند) بے مروت! صد بار قرآن خورد - پیغمبر یاد کرد - کہ بسیار مال بہ رواج است در بازار آغچہ بدیج - درعرض سہ روز ہمہ را مے فروشی - بسہ روزش سہ ماہ شدہ - سہ ماہ ہم

سه سال خواهد شد - این مال مشکل فروش برود - خوب مغبونم کرد
ازین قرار درست صد منات ضرر دارم - این درد مرا بے شک
خواهد گشت +

(درین حال غفلتًا خداوردی مؤذن مے رسد) +

خداوردی - سلام علیک - حاجی آقا! اسم شریف پدرت
چیست؟

حاجی قره - علیک السلام آقا! ناشور فرمودید؟ توپے چند؟

خداوردی - نخیر عرض کردم اسم شریف ابوی را بفرمائید +

حاجی قره - مے خواہی چه کنی؟ باسم پدر من چه کار داری
عزیز من؟

خداوردی - من چه کار دارم؟ سورۂ جمعه خوانده ام - مے
خواہم - برائے پدرت فاتحه بدہم +

حاجی قره - بفرما این عمل خیر از کجا بخیال شریف شما
رسیده است؟ بسیار خوب! خیلے مرا خوشحال کردی +

خداوردی - از کجا بخیال من رسیده است؟ بسیار خوب!
امروز صبح از در خانۂ ما نه یکے گذشتید؟ به بنده زاده نفرموده
اید؟ که پدرت را بگو سورۂ جمعه به پدر من تلاوت کند - بیاید
یک عباسی مے دہم +

حاجی قره - من؟ یک عباسی؟ چه طور؟ چه مے گوئی؟
دیوانه نشده که؟

خداوردی - حاجی! ہنوز دیوانه شدن من جہتے پید انکرده

است۔خودت سفارش کردۂ پسرم ہم بمن گفتہ است۔ سورۂ جمعہ را ہم خواندہ ام۔اگر عباسی را ندہی۔آں وقت دیوانہ خواہم شد +

حاجی قرہ۔ مردکہ ؟ سرِ خود ترا چہ شدہ بود بہ پدر من قرآن بخوانی ؟

خداوردی۔من ہرگز سرِ خود نخواندہ ام۔تو گفتۂ من ہم خواندہ ام +

حاجی قرہ۔ من ہیچ وقت ہیچو حرفے نزدہ ام۔ و ہرگز محال است کہ بزنم۔ازمن ہیچو کارے نشدہ است۔من ہمیشہ خودم برائے پدرم قرآن خواندہ ام۔ ولیکن ہیچ نشدہ است۔کہ پول بدہم۔قرآن بخوانند۔ درعمرم نکردہ ام۔ و ہرگز ہم بخیالم نیامدہ است کہ بکنم +

خداوردی۔ حاجی! یک عباسی مگر چہ چیز است ؟ ایں قدر حرف بزنی۔نگفتہ باشی ہم نقلے ندارد۔ یک عباسی را مرحمت بکن۔ بروم اگرچہ پسرم خصوصًا شما را مے گفت و نشان مے داد +

حاجی قرہ۔عزیز من! پسرت مشتبہ شدہ است۔ احتمال وارد کسے دیگر گفتہ باشد۔برو پیداش کن۔عباسی را بگیر۔من بایں کساد بازاری یک شاہی ندارم یک عباسی را ازکجا بیارم بشما بدہم۔امروز دشت ہم نکردہ ام۔ترا بخدا! جلو دکان را نگیر۔مشتری مے آید۔ رد مے شود +

(خداوردی مے رود۔بعد عسکر بیگ وصفر بیگ وحیدر بیگ مے آیند) +

عسکر بیگ۔سلامٌ علیکم حاجی!

حاجی قرہ ۔ (سرش را بلند کردہ) وعلیکم السلام۔ حاجی قربانتاں بروو۔ بفرمائید۔ تو بنشینید + (بیگھا داخل دوکان شدہ مے نشینند)
حاجی قرہ ۔ خوش آمدید۔ دردتاں بجان حاجی! صفا آوردید۔ دوکان ازخودتان است۔ پیشکش شماست۔ چوپوق میل دارید؟ غلیان مے فرمائید؟
عسکر بیگ ۔ غلیان مے کشیم حاجی!
حاجی قرہ ۔ حاظر۔ الآن چاق مے کنم۔ دردتاں بجانم!
(زود غلیان را چاک مے کند) +
عسکر بیگ ۔ حاجی! حالت بازارتاں چہ طور است؟ فروش تاں خوب است؟
حاجی قرہ ۔ خدا برکت دہد! مال کہ خوب شد۔ بازار کساد نمے شود۔ خودت میدانی کہ من مالِ بد واردِ دوکان نمے کنم۔ روز بروز جنس دوکان من فروش مے رود۔ دیروز دوکان بسیار خالی شدہ بود قلعہ پیغام کردم۔ غلام بچہ شما ایں مال را تازہ فرستادہ است۔ تازہ امروز آوردہ ام چیدہ ام + (غلیان را مے دہد۔ دست دراز مے کند۔ از قدک و شلہ مے ریزد پیش حضرات) حاجی قربان شما! ہرچہ مے خواہید۔ رواکنید۔ بخانہ کعبہ! بہ بیت اللہ کہ رفتہ ام! بقرآن قسم! بحق پیغمبر بمرگ پسرم عروسئے بدل را نہ بینم! اگر دروغ بگویم! آنچہ بدیع را بہم بزنی بہتر ازیں چیت وقدک یا جور ایں ہیچ جا دکان ہیچ کسے بہم نمے رسد۔ قماش اینہا قماش دیگر دارد۔ مشتری مجال نمیدہد۔ ازیں سر مے آرم۔ از آں سر مے برند۔ فردا اگر اینجا گذرتاں بیفتد۔ یکے

از ینہارا در دوکان نخواہید دید۔ بخرید ببرید مبارک تان باشد۔
پول تان حلال است بمال خوب ہم قسمت شدہ است +
عسکربیگ۔ مے خواہیم چہ کنیم۔ حاجی! زحمت بیجا کشیدۂ۔
پارچہ ہا را بہم مے زنی۔ اینجا مے ریزی +
حاجی قرہ۔ (متعجب و اوقات تلخ) چہ طور" مے خواہیم چہ کنیم"؟
مگر خرید نخواہید کرد؟ شب عید است۔ تدارک نباید بہ بینید؟
رخت نے خواہید؟
عسکربیگ۔ خیر حاجی! برائے رخت خریدن و تدارک
عیدی نیامدہ ایم۔ مطلب دیگر داریم +
حاجی قرہ۔ پول نقد نداشتہ باشید با روغن گاو ہم معاملہ
مے کنم بشرطیکہ خالص روغن گاو باشد +
حیدر بیگ۔ اے مرد عزیز! اگر روغن داشتہ باشیم۔ خود ماں
مے خوریم۔ روغن گوسفند بہم نے رسد۔ تا چہ رسد بروغن گاو +
عسکربیگ! گوشت اینجا باشد بہ بیں چہ نے گوید +
حاجی قرہ۔ (اوقاتش تلخ شدہ) شمارا بخدا! زحمت بکشید۔ تشریف
ببرید۔ یک وقت دیگر تشریف بیاورید۔ حرف بزنیم در دکان را نگیرید
حالا وقت آمدن مشتری است۔ مے آیند ردّ مے شوند +
عسکربیگ۔ حاجی! ما ہم مردمانے ہستیم۔ شمارا مردے مے
دانستیم۔ کہ پیشت آمدیم۔ فروش را یک ساعت دیگر ہم مے تواں کرد
چہ خبر است؟ ما ہم کارے داشتیم کہ خواستیم تا بہ بینیم +
حاجی قرہ۔ بجان شما! بخدا! مجال ندارم۔ بعد ازیں باز ہمدگر۔

راخواهیم دید- الآن تشریف ببرید- زحمت نکشید +

حیدر بیگ- مرد عزیز! مے خواهی جواب ماں نکنی؟ تو چه طور آدمی؟! این چه حالتے است که تو داری؟

حاجی قره- قربانت برم جواب که نکردم- خواهش کردم- که مرد کاسبم- بضرر من راضی نشوید- اگر شما نیامده بودید تا حال هفت و هشت ده توپ چیت و قدک فروخته بودم +

حیدر بیگ- عسکر بیگ عجب مارا پیش آدم آورد- پا شویم برویم- اینک فائدۂ ندارد +

عسکر بیگ- شما! بخدا حرف نزنید- به بینم- حاجی! اگر زحمت نمے شود غلیان دیگر بما بده- بکشیم- برویم +

حاجی قره- بمرگ فرزندم! دیگر توے کیسه تنباکو نیست- همه اش همان بود- ته کیسه را تکان دادم- چاق کردم- تشریف ببرید- خوش آمدید! زحمت کشیدید!

عسکر بیگ- راست است وقتے که خدا از آدم گرفت- بنده نمیتواند بدهد- من خودم مے دانم- سه ماه است در آنجه بدیع سه توپ چیت و قدک نتوانستۂ بفروشی- یک عالم ضرر داری- ما آمدیم که در سر پانزده روز صد منات خیر به شما برسانیم- چه فائده؟ بختت کار نکرد- خدا حافظ! (پا مے شوند راه بیفتند)

حاجی قره- اینجا نگاه کنید به بینم چه مے گوئید؟ چه طور سر پانزده روز صد منات بخشی؟ یعنی چه؟

عسکر بیگ- ما دیگر چه بگوئیم؟ تو که گوش نمے دهی آشکار

جواب کردہ بیرون ماں مے کنی +

حاجی قرہ - اے مرد عزیز من با کے بشما جواب کردم؟ کے بیرون تاں نمودم؟ بنشینید پائیں - برائے خدا! فروش امروز ہم بدرگ - بنشینید بہ بینم - من ندانستم کہ شما از حرف من خواہید رنجید - اگر نہ صد تومان ضرر مے کشیدم ہرگز بہ شما نے گفتم، بروید، کسے تا حال از من حرف سخت نشنیدہ - سخنے درشت تر از برگ گل بروے کسے نزدہ ام - کلفتے بہیچ احدے نگفتہ ام +

عسکر بیگ - خوب! حالا کہ ایں طور شد چشم! باز می نشینم و بشما ہم مے گویم کہ مطلب ما چہ بودہ است + (ہمگی از نو مے نشینند)

حاجی قرہ - دہ بگوئید - بہ بینم - حاجی قربان تاں برود - صد منات خیر از کجا پیدا خواہد شد؟ ایں خیر را کہ میدہد؟ کہ مے رساند؟

عسکر بیگ - خیر رساں ہمیں مرد است - ہا! حیدر بیگ + (اشارہ بطرف حیدر بیگ مے کند) +

حاجی قرہ - (بشتاب) از کجا مے رساند؟ اے قربان تو حیدر بیگ! غلیان چاق بکنم - دردت بجانم!

حیدر بیگ - تو کہ تنباکو نداشتی از کجا غلیان چاق خواہی کرد؟

حاجی قرہ - کیسہ دارد - کاش تو غلیان بکشی! (زود دست دراز مے کند - از کیسہ تنباکو مے آورد - قلیان را چاق کردہ بہ حیدر بیگ تواضع مے کند بعد رو بہ عسکر بیگ مے نماید) + دہ! بگو بہ بینم - چہ طور مے خواہد برساند؟

عسکر بیگ - حاجی! ایں ہمہ مال کہ اینجا ریختہ یک قروش

برائے تو منفعت دارد +

حاجی قرہ - دارد یا ندارد - تو حرف خودت را بزن +

عسکر بیگ - حاجی! بزن بہادر یئے حیدر بیگ را کہ تو بلدی ؟

حاجی قرہ - بلے! مے گویند کہ بزن بہادر است +

عسکر بیگ - ہمہ مے دانند - در ہمۂ قراباغ ہر جا کہ اسم حیدر بیگ گفتہ شود مرغ پر مے اندازد +

حاجی قرہ - در این زمانہ آدم در جیب خود زر داشتہ باشد بہتر است تا در بازویش زور - ہر کہ را زر در ترازو است زور در بازو است +

عسکر بیگ - آدم تا زور ہم نداشتہ باشد نمے تواند - زر پیدا کند - حالا گوش بدہ تا بگویم - خودت مے دانی کہ مال فرنگ در اینجا چہ قدر گراں و رواج است - در تبریز چیت ذرعے یک عباسی اینجا ذرعے سی صد دینار فروش میرود - چاے گرد آنکہ یک منات اینجا یک منات و نیم نہ مے گذارند - زمین نیفتد - سبب این را مے دانی - برائے چلیست ؟

حاجی قرہ - خیر - چہ مے دانم ؟

عسکر بیگ - سببش این است از ترس یساولان ارمنی و قراولان گمرکخانۂ قراباغ - واز دست قزاقہا مرغ نمے تواند آں طرف ارس پر زند +

حاجی قرہ - یعنی شما از مرغ ہم تیز پرید - آں طرف ارس بہ پرید +

عسکر بیگ - البتہ دستہا را بدستہا پیشی است - حیدر بیگ

پیش ما باشد قراول یساول بما چہ مے توانند بکنند +

حاجی قرہ - قراول و یساول را کنار بگذار - ہر گاہ قزاقہا نباشد بخدا! ما ہے دو دفعہ تبریز مے روم برمے گردم - قراول و یساول بمن چہ خواہد کرد؟ من از لطف خدا تنہا بیست نفرش را جواب مے دہم - اما وقتے کہ اسم روس مے برند دلم مے ترکد - شمشیر و تفنگ اینہا ایں قدر ہا مرا نمے ترساند کہ آمد و شد مجلس استنطاق لرزہ بجان من مے اندازد - راستش ازیں قزاقہا باید ترسید کہ شر و خطا از اینہا خارج نیست و نخواہد شد +

عسکر بیگ - ایہ! ما پنجاہ تا گذرگاہ بلدیم - قزاقہا را فریب مے دہیم - از جائے مے گذریم کہ گرد برو پائے ماں را نہ بینند تا چہ رسد بخود ماں +

حاجی قرہ - حالا ازیں آمدن پیش من غرض تاں چہ چیز است؟

عسکر بیگ - غرض ماں این است - از نشستن اینجا جز اینکہ پشہ بچشم و روت مے نشیند مداخلے نخواہی کرد - پاشو! پول زیادے بردار - ہم برائے ما ہم واسطۂ خودت - برویم تبریز - ما کہ از خرید و فروش آنجا سر در نمے بریم - سررشتہ اش نداریم - برائے خودت و برائے ما خرید کن - ما ہم ترا صحیح و سالم با مال و جان تا اینجا مے آریم - پانزدہ روز صد تومان پنجاہ تومان منفعت دارد - منفعت پولے کہ بما دادۂ بدہ بما منفعت پول خودت ہم بمال خودت +

حاجی قرہ - خوب! پولے کہ بشما میدہم - نفع پول من کجا میرود؟

عسکر بیگ - آخر عوض نفع پول ما ہم در حق شما خوبی مے

کنیم۔ ترا از دزد فرد سلامت نگاہ مے داریم۔ منفعت مے رسانیم دیگر زیاد ترازیں چہ مے خواہی؟ پونزدہ روزہ از ما نفع پول خواستن برائے شما قبیح است۔ قدرش قابل نیست؟ بے وجود ماکہ تو نمے توانی تبریز بروی۔ ونمے توانی مال بیاری +

حاجی قرہ۔ چرا نمے توانم بروم۔ بخواہم امروز مے روم ہیچ کس ہم نمے تواند یک پوش از من بگیرد۔ من خودم مکرر بہ دزد و راہ زن دچار شدہ ام۔ دعوا ہا کردہ ام +

عسکر بیگ۔ آہا جانم! صد اژدہا باشی تنہا ایں راہ نمے توانی بروی۔ بیائے۔ ماکہ انکار رشادت ترا نہ کردیم +

حاجی قرہ۔ راستی۔ من پول بے منفعت دادن را عادت نہ کردہ ام۔ اگر نفع پولم را کم مے کنید گوش بحرف شما نمے دہم +

عسکر بیگ۔ نفرے صد تومان بدہی۔ تا پانزدہ روز چہ قدر منفعت مے خواہی؟

حاجی قرہ۔ صد تومان پنج تومان نفع بر مے دارم۔ زیادہ ہرچہ ماند مال شما +

عسکر بیگ۔ (رو مے کند بحیدر بیگ و صفر بیگ) چہ مے گوئید رفقاء؟ راضی مے شوید؟

حیدر بیگ و صفر بیگ۔ چہ باید کرد؟ راضی ہستیم +

عسکر بیگ۔ حاجی! دہ۔ پاشو۔ پول حاضر کن +

حاجی قرہ۔ کے مے روید؟

عسکر بیگ۔ امشب باید برویم +

حاجی قرہ - خیلے خوب - پول حاضر است - بروید - اسباب سفرتاں را بپوشید - طرف شب بیائید خانۂ ما - من ہم تدارک اسب و اسبابِ خود را بہ بینم - برویم +

بیگ ہا - (پاشدہ) خدا حافظ حاجی! (مے روند) +

حاجی قرہ - (پشت سرِشان) خوش آمدید - بے وقت نیائید +

بیگ ہا - خاطر جمع باشش + (دور مے شوند) +

حاجی قرہ - (تنہا) بسکہ سر ایں پدر سوختہ صاحب مال قلب نشستم - جانم تلف شد - تا قیامت اینہا فروش نخواہد رفت - مے گویند - مال فرنگ خرید و فروش نکن - سوداگری ہم مے کنی - مال روس و قزلباش بخر - بفروش - من چہ خاک بسر بریزم - ایں مال روس و قزلباش چرا فروش نمے شود؟ خیر تا یک ہیچو کارے نمے شد نمے توانستم ضرر اینہا را دربیارم - پاشوم - بروم خانہ - تدارک خودم را بہ بینم - ہیچو خیرے کم اتفاق مے افتد - والّا من غصّہ مرگ مے شدم - (دکان را قفل مے کند - مے رود) +

پردہ تبدیل مے شود

(درآں اثنا وضع مجلس تبدیل یافتہ خانۂ حاجی قرہ بنظر مے آید +

حاجی قرہ کلید در دست اسب صندوق را باز کردہ از کیسہ تومانہا را بیروں آوردہ سی صد توماں شمردہ سوا سوا بکیسہ ہا مے گذارد - بعد مے شود تفنگ و طپانچہ و شمشیرش را مے آورد - پیش خود جمع مے کند

دریں بین تنگذبان زن حاجی قرہ مے رسد +

تکذبان۔ مے خواہی چہ کنی؟ باز ایں اسباب و یراق را چرا پیش خود ریختۂ؟

حاجی قرہ۔ مسافرم۔ مے خواہم بروم برونہا +

تکذبان۔ باز کجا مے خواہی بروی؟ بگو بہ بینم +

حاجی قرہ۔ شما نباید بدانید +

تکذبان۔ چرا نباید بدانم؟ دزدی؟ کہ از من پنہان بکنی؟

حاجی قرہ۔ یک ہیچو چیزے +

تکذبان۔ اگر ہیچو چیزے است کہ ہرگز نمے توانی بروی پاشو۔ برو در دکانت و مالت را بفروش +

(اسباب را از پیشش جمع مے کند) +

حاجی قرہ۔ خدا دکان را خراب کند۔ آتش بگیرد۔ مال مگر فروش مے رود؟ تو ہم نمے گذاری۔ چارۂ سر خودم را بکنم +

تکذبان۔ مرد! بسرت چہ شدہ است؟ مگر نگذارم چارہ اش را بکنی؟ چہ مے گوئی؟

حاجی قرہ۔ دیگر مے خواہی چہ بشود؟ خانہ خراب شدم۔ درست صدمات تا حال ضرر دکان و خسارت ایں مال را دارم نان از گلوم پائیں نمے رود +

تکذبان۔ گلوت ہیچو بگیرد انشاء اللہ کہ آب ہم پائیں نرود اے لئیم! مثل اینکہ بچہ ہا قاپ جمع کند۔ ایں قدر پول را جمع کردۂ۔ مے خواہی چہ کنی؟ صد سال دیگر عمر داشتہ باشی؟ ہمہ اش را بخوری۔ بہوشی عیش و نوش کنی پول تو تمام نمے شود۔ برائے

صدمنات ضرر چه ؟ خودت را مے کشی دیوانۂ مگر ؟

حاجی قرہ - بلعنت خدا گرفتار شوی - زنکه تخمتان با آتش بیفتد ! از روے زمین نیست شود ! انشاء اللہ ۔ گم شو ازینجا ہے شو کولی ۔

تکذبان - مرد که دیوانه شدۂ ! من از خانۂ خودم کجا گم شوم ؟ بگو بہ بینم - کجاے روی ؟ من هم بدانم ۔

حاجی قرہ - بجهنم ! گور سیاه ! دست نے کشی ؟ چه میخواهی از جان من ؟

تکذبان - کاش تا حال رفته بودی - جان من هم خلاص شده بود - کے آں روز را خواهم دید که عیشے و حظے بکنم - چه فائدہ ؟ راہ عزرائیل بند شود که مثل تو نحس و نجس را روے زمین گزارده تازه جوانان را بخاک سیاه مے فرستد ۔

حاجی قرہ - از نحس و نجس ہاے روے زمین یکے خودتی - که طوق لعنت شده بگردن من فقیر افتادۂ ۔ بمن در عمر خودم بکسے اذیتم نه رسیده - ضررے نزده ام - من چرا نحس و نجس مے شوم خدا لعنت کند - انشاء اللہ ۔

تکذبان - اگر ضرر نزدۂ خیر هم نرساندۂ - نحس و نجس بجهت این که مالت را نه خودت میخوری و نه صرف عیالت میکنی - اگر بمیری هیچ نباشد - زن و بچه ات اقلاً نان سیری مے خورند - بمیری - انشاء اللہ ۔

حاجی قرہ - زن و بچه زهر مار بخورند - خودت بمیر - من خلاص بشوم ۔

تنگذبان - خانۂ توکہ زہرمار ہم بهم بنے رسد - اگر باشد آں راہم مضایقہ مے کنی راضی بنے شوی - بخوریم - بمیرد کسے کہ مال خودش بنے تواند بخورد +

(دراین اثنا بیگہا صدا مے کنند) + حاجی ! حاجی !!

حاجی قرہ - زنکہ ! بروآں طرف - مردم آیند اینجا +

(تنگذبان زود رد شدہ پشت درگوش مے دہد - بیگہا مسلح و مکمل داخل مے شوند + سلام علیک حاجی !

حاجی قرہ - علیکم السلام ! حاجی قربان تاں بروند ! بفرمائید بنشینید +

عسکر بیگ - حاجی ! حاضری یا نہ ؟

حاجی قرہ - بلے ! دورت بگردم ! حاضرم - اینہم پولہا است - سوا کردہ ام - اما دردت بجان حاجی ! سی صد تومان را خودم بر مے دارم - در تبریز پیش روے خودتاں چارے و پارچہ مے خرم مے سپارم دست تاں بیاورید +

عسکر بیگ - ہیچو چرا حاجی ؟ اینجا بسپاری چہ مے شود ؟

حاجی قرہ - آں طور بہتر است - ہیچ تفاوتے ندارد +

عسکر بیگ - چہ تفاوت دارد ؟ باشد - دہ - پاشو - برویم +

حاجی قرہ - قدرے صبر کنید غلام بچہ را فرستادہ ام اسبہا و نوکر مرا بیاورد +

عسکر بیگ - چند تا اسب بر مے داری - حاجی ؟

حاجی قرہ - سہ تا - قربان تو ! یکے را غلام بچہ سوار میشود

یکے را ہم خودم ۔ یکے را ہم بار مے کنم ۔ نوکرہ جلوش را مے کشد ۔
شما چند تا بر مے دارید ؟
عسکر بیگ ۔ ما ہم نفرے دو تا اسب بر مے داریم یکے
برائے سواری ۔ یکے برائے بار گیری ۔ ایں یراق و اسباب از کیست
حاجی ؟
حاجی قرہ ۔ بلے از خودم است ۔
عسکر بیگ ۔ خیلے خوب پس بپوش ۔
حیدر بیگ ۔ واللہ حاجی ! اگر آدم ناشناسے ترا بہ بیند
زہرہ ترک مے شود ۔
صفر بیگ ۔ بخدا کہ من بحاجی ایں گمان را نداشتم ۔
حاجی قرہ ۔ مردی در وقت کار معلوم مے شود ۔ دردت
بجانم ! شما مرا ہمیں ذرع ذرع کن جا آوردہ اید داخل حساب نمے
دانید ۔ امّا انشاء اللہ مے بینید کہ من آدم ترسو نیستم ۔ تعجب
دارم از بعضے سوداگر ہا کہ در رہگذر مال شاں را ریختہ خالی
بر مے گردند ۔
صفر بیگ ۔ حاجی ! سوداگر ہا مال شانرا بے جہتہ نمیریزند
مال بگیرہا تا قولایند ۔ نمے دانی بچہ حیلہ کار یہا پیش مے آیند ۔ در
لباس یساول و قراول خود را بمردم نشان نمے دہند ۔ کہ آدم
بشناسد ۔ گاہے اسب یا لانی یا الاغ سوار مے شوند ۔ گاہے پیادہ
بے اسباب و یراق جلو آدم مے آیند ۔ تو ہم چہ مے دانی مے گوئی
فقیر رہگذر است ۔ چونکہ روبرو و نزدیک مے رسند ہیچ نمے فہمی ۔

اسباب و یراق از کجا پیدا شد - دیگر مجال دست و پا جمع کردن نمانده
لخت مے کنند ہرچہ داری مے گیرند +

حاجی قرہ - اینہا ہمہ از ترس و بے احتیاطی بسر آدم مے آید -
آدم نباید ہیچ کس را بگذارد نزدیک خود - در ہر لباس مے خواہد -
باشد یکدفعہ بمن دچار شوند بہ بینند کہ چہ بسر شان مے آرم - بہمہ
ایشان تو بہ مے میدہم - کہ ہرگز سر راہ ہیچ رہگذرے را نگیرند +

صفر بیگ - بلے راست مے گوئی - آدم باید احتیاط را از
دست ندہد - و نہ ترسد +

(دریں اثناء کرم علی نوکر حاجی و بدل پسرش وارد مے شوند) +

کرم علی - آقا! اسب ہا حاضر است - کجا مے خواہی بروی؟

حاجی قرہ - تبریز +

کرم علی - مرا ہم مے خواہی تبریز ببری؟

حاجی قرہ - بلے +

کرم علی - برائے چہ مے روی آقا؟

حاجی قرہ - بتو چہ؟

کرم علی - بمن چہ؟ خودت مے گوئی ترا ہم مے برم - ندانم کہ
بچہ کار مے روم +

حاجی قرہ - مے روم خرید مال فرنگ - بار مے کنم گردۂ یابو -
تو ہم جلوش را مے کشی +

کرم علی - آقا! تو کے تذکرہ گرفتی کہ تبریز بروی؟

عسکر بیگ - تذکرہ لازم نیست +

کرم علی۔ ہیچ باشد من نے روم۔ یکدفعہ ازینجا بسالیان بے بلیط رفتم۔ مودراو گرفت آن قدر کو لگم زد کہ الآن ہم دردش را فراموش نہ کردہ ام ✦

عسکر بیگ۔ نترس۔ مودراو ہرگز رفتن مارا نخواہد فہمید ✦

کرم علی۔ راستش این است کہ وعدۂ من نزدیک است۔ تمام شود۔ مے خواہم بروم۔ نوکر کس دیگر بشوم۔ حاجی مواجب را بسیار کم مے دہد۔ علے الخصوص شکم ہم اینجا سیر نمے شود۔ من کہ نمے روم ✦

عسکر بیگ۔ تو این سفر را با ما بیا۔ در راہ ہرچہ شکمت جا بگیرد۔ بشما نان مے دہیم۔ یکے یک توپ چیت بتو ہم مے بخشیم ✦

کرم علی۔ حاجی ہم مے بخشد؟

حاجی قرہ۔ بار مرا صحیح وسالم بیاری برسانی۔ من ہم برائے خیر شما تلاش مے کنم۔ چیت ہا را کہ بیگہا بشما مے دہند۔ گران تر مے فروشم ✦

کرم علی۔ باشد این ہم بکنی۔ باز خوب است

حاجی قرہ۔ (بہ بیگہا)۔ بفرمائید برویم ✦

(ہمگی بیرون مے روند۔ بعد تکذبان بمجلس مے آید) ✦

تکذبان۔ (تنہا) اے واے! دیدی۔ خدا خانتان را خراب کند۔ شوہر کہ ام را تا بید ند۔ بردند۔ براے مال قدغن۔ کارے بسرش بیاید بچہ ہام یتیم خواہد ماند۔ واے! واے خدایا!! (مے زند بزانوش) ✦

پردہ مے افتد

مجلس سوم

(واقع مے شود در کنار ارس سمت قزلباش بیگہا و حاجی قرہ از تبریز مال فرنگ خریدہ برگشتہ کنار ارس پیادہ شدہ در گوشۂ گرد ہم آمدہ اند۔ رود خانہ ارس غرشہا غرش جاری مے شود۔ شبے است پُر مہ برق ہم گاہ گاہے مے زنند) +

حیدر بیگ۔ الآن ازینجا نے شود گذشت۔ باید سہ چہار گذرگاہ پائیں تر رفت ہا و ہوئے کرد۔ قیل و قالے انداخت۔ تا قزاقہا تمام جمع بشوند آنجا۔ بعد ما برگردیم۔ از ہمیں جا بگذریم۔ برویم +

عسکر بیگ۔ اے مرد! در ہیچو مہ در رطوبتِ ہوا قزاقہا ہم زیر سقف جمع شدہ۔ کنار ارس الآن جن ہم پید نے شود۔ ہمیں جا کہ آمدہ ایم بگذریم۔ برویم +

حیدر بیگ۔ ہرگز نے شود من این طرف ارس خیلے دزدی آمدہ ام۔ ہمیشہ قزاقہا کنار ارس کمین گاہ دارند +

حاجی قرہ۔ حیدر بیگ درست مے گوید۔ احتیاط را از دست نباید داد ہماں طور کہ او مے گوید ہیچو مے کنیم +

صفر بیگ۔ حرف حاجی محکم تر است۔ مے رویم پائیں۔ ہا و ہوے مے کنیم۔ حاجی! تو پیش بارہا باش۔ تا برگردیم +

(بیگہا میروند پائیں۔ کمے مے گذرد کہ ہا و ہو بلند مے شود۔ قزاقہا از بالا دستہ بدستہ سہ نفر چہار نفر بنا مے گذارند۔ پائیں آمدن) +

یکے از قزاقہا۔ آہ! ملعونہا یقین دزدند۔ اسب آوردہ اند۔

مے خواہند بگذرانند +

دوئمے - من ہیچ مے دانم اینہا قاپاقچی باشند- پئے مال فرنگ رفتہ بودند- آمدہ اند +

سیمے - ہرکس کہ مے خواہد باشد پدرش را مے سوزانیم +

(دنبالۂ قزاقہا بریدہ مے شود- ہا وہو آرام مے گیرد- بیگ ہا نزد حاجی قرہ حاضر مے شوند) +

حیدر بیگ - دہ! زود باشید- بزنید بآب کہ وقت معطلی نیست +

(ہمہ میریزند در رودخانۂ ارس- میان آب اسپ حاجی قرہ سکندری میخورد- حاجی از پشت اسپ بروے آب افتادہ آب مے بردش- بر مے خورد بشاخۂ درخت بیدے کہ کنار رودخانہ بلند شدہ بآب افتادہ بود - دو دستی بشاخۂ بید چسپیدہ داد مے زند) +

حاجی قرہ - امان! اے حیدر بیگ! اے امان! عسکر بیگ! آصفر بیگ! بدادم برسید کہ خفہ شدم- مردم- امان! ہرایے!

حیدر بیگ - حاجی! کجائی؟

حاجی قرہ - اینجا- بشاخۂ درخت بید چسپیدہ آویزانم +

حیدر بیگ - اے خانہ خراب شدہ! جاے گودی ہم افتادۂ کہ بیروں آوردنت ممکن نیست +

بدل - اے قربان تاں بروم! با بام ماند در آرید +

کرم علی - بگذار خفہ شود- بمیرد- مال و دولتش بریزد - بماند بنج روز دنیا بخور- عیش کن بچہ دردت مے خورد- بندش میشوی +

عسکر بیگ - مردکہ بجفنگ نگو- طناب را درآر- بدہ اینجا +

(کرم علی زود طناب را در مے آرد۔ مے دہد)*

حیدر بیگ ۔ عسکر بیگ! زود باش۔ طناب را بیار*

(عسکر بیگ طناب را مے رساند)*

حیدر بیگ ۔ حاجی! طناب راکہ مے اندازم۔ بگیر*

حاجی قرہ ۔ آے قربانت شوم! نمے توانم بگیرم۔ اگر دستم را از شاخہ بر دارم۔ آب پُر زور است۔ مے بردم۔ حلقہ بکنید۔ بیندازید۔ بیفتد بہ کمرم* (حیدر بیگ طناب را حلقہ کردہ مے اندازد۔ مے افتد بگردن حاجی قرہ۔ دمے کشد۔ حاجی دو دستی از طناب چسپیدہ خفہ کنان بکنار ارس بے رسد۔ وا مے ایستد۔ آبش مے ریزد)*

حاجی قرہ ۔ خانہ اش خراب شود کسے کہ مرا بایں روز انداخت درش بستہ شود آنکہ مرا از دکانم آوارہ نمود*

حیدر بیگ ۔ حاجی! در سفر کارہا سر آدم مے آید۔ نباید دل تنگ شد۔ وقت گفتگو نیست۔ ہمت بکنید بر ویم۔ یکدفعہ مے ریزند سرماں۔ رسواماں مے کنند تا زود است باید از کنار ارس کنارہ بکشیم۔ در نیستاں قائم بشویم۔ وقتیکہ نصف شب شد۔ مردم خواب رفتند۔ راہ بیفتیم* (ہمہ از کنار رود خانہ کنارہ رفتہ از چشم ناپدید مے شوند۔ بعد دہ نفر ارمنی مسلح از گوشۂ مے رسند)*

او ہان ۔ (یوز باشئے ارمنہ) شیرم سرکز! شیرم قراپت! شہرم قہرمان! شماسہ تا پیش من واایستید۔ جلو بروید۔ تفنگہا تاں را حاضر داشتہ باشید۔ ہر وقت گفتم۔ بلا تامل بیندازید۔ بزنید شما را رامن باسم مودر او نشان دادہ خواستہ ام برائے ہیچ روزے اگر

شما پیش من باشید صد تا را جواب مے دہیم۔ اے بچہ ہا! ہمگی پشت سرِ ما باشید۔ نترسید۔ انشاء اللہ ما را کہ دیدند بار شاں را ریختہ مے گریزند۔ اگر نہ گریختند۔ دست باز گردند۔ خدا مے داند۔ ہمہ شانرا مثل جنگل ریز ریز خواہم کرد +

سرکز۔ آ یوزباشی! از کدام طرف خواہند آمد ؟

اوہان۔ ازہمیں جلو ماں خواہند آمد۔ قاصد خبر شاں را آوردہ گفتہ است غیر ازیں راہ ندارند۔ بیایند۔ سرکز! متوجہ باشید۔ انشاء اللہ ازیں بارہا یکے پنجاہ منات زیادہ تر بخش خواہیم برد +

سرکز۔ آ! یوزباشی ہمہ بارہا شانرا خواہید گرفت ؟

اوہان۔ خدا میداند کہ تا خورجین شانرا ہم خواہم گرفت +

سرکز۔ آ! یوزباشی بینوا نیستند۔ ہرچہ باشد باز قراباغی ہستند۔ اہل ولایت حساب مے شوند۔ اگر ما ملاحظۂ حالت آنہا را نکنیم۔ پس کہ خواہد کرد؟ باز باید چیزے بخود شاں وا بگذاریم کہ نفرین ماں نکنند +

اوہان۔ پسرا! چہ حرفے است مے زنی؟ جانب داریئے مردم بما ماندہ است؟ جانب داری کردن ملاحظۂ اہل ولایت نمودن از نفرین خلق خوف کردن با نوکری نمے سازد۔ خدمت دیوان انجام نمے گیرد +

سرکز۔ یوزباشی! پیش بروم۔ ببینم مے آیند یا خیر +

اوہان۔ خوب۔ احتیاط خود ترا داشتہ باشی۔ مبادا!

بترسانی۔ برگردند۔ بگریزند +

سرگرز۔ خیر۔ پیش روئے شان کہ ہرگز نمے روم + (مے رود)

اوہان۔ بچہ ہا! سرحساب باشید +

(بنا مے کند بصف آرائیے مردم۔ بعد) +

سرگرز۔ یوز باشی! آتش بخانہ ات بیفتد! این است۔ مے آیند۔ اما جوان بلند بالائے مسلح و مکمل جلو شان افتادہ مے آید۔ چسان مہیب است کہ خون از چشمش مے چکد +

اوہان۔ راستی؟

سرگرز۔ خدا مے داند +

اوہان۔ بگو تو بمیری؟

سرگرز۔ سر تو! بتو! بمیری! لوری کہ صورتش ہیبت عزرائیل دارد +

اوہان۔ راستی؟ تفنگ و طپانچہ در برش دیدی؟

سرگرز۔ بخدا! کہ دیدم +

اوہان۔ چند تا بودند؟

سرگرز۔ ہمہ شان سہ تا بنظرم آمد۔ اما آن یکے ہیچ یک آنہا شبیہ نیست +

اوہان۔ ہیچ ترس و واہمہ نمے خواہد۔ بگذار بیایند۔ اما سرگرز! خیلے نزدیک تر ایستادہ ایم۔ اینجا غفلتاً یسر ما مے ریزند۔ قدرے عقب تر وا ایستیم۔ سرحساب باشیم۔ بہتر است + آدمہا را بکش عقب + (قدرے عقب مے روند۔ یک صف مے ایستند۔ دریں حال

بیگها پیش پیش حاجی قره پشت سرہا، ہا در وسط مے رسند) +

حیدر بیگ۔ (تفنگ دست گرفتہ پیشتر مے آید) اے سوارہ! چہ کارہ اید؟ سر راہ را چرا گرفتہ اید؟ از راہ بیرون بروید +

اوہان۔ پہ! از راہ چرا بیروں برویم؟ تو کیستی کہ ہمچو دلیرانہ حرف مے زنی؟

حیدر بیگ۔ قرشمال! قراسورانی؛ راہ داری؛ تو چہ؟ سر راہ مردم را گرفتہ؛ ہر کہ ہستیم گفتم از راہ بیروں برو۔ بگو چشم! مے خواہی شکمت را سفرۂ سگ بکنم؟ (تفنگ را بلند مے کند) اے پسر! عسکر بیگ! صفر بیگ! ایستادہ اید؟ چرا نمے زنید؟ بیفتید۔ بزنید۔ بکشید +

اوہان۔ (دو آدمہاش از راہ کنارہ مے کنند) مرد عزیز! دیوانہ شدۂ۔ ہار شدۂ۔ گویا شما خون ناحق ریختن را آموختہ شدہ اید۔ امّا عزیز من! ما ہم مرد ملّانے نیستیم کہ ما را بکشید +

حیدر بیگ۔ قرشمال! یعنی شما ہمچو مردمان بزن بہادر اید کہ کشتہ نشوید۔ بگیرید کہ آمد + (تفنگ را دراز مے کند) +

اوہان۔ آ! جان عزیز! دیوانہ نباش۔ ہا! بہ بیں۔ ما رفتیم بیا ایں راہ راست بگیر و برو۔ بخاطر خدا باعث خون ناحق مردم نشو۔ ما کہ با شما کار نداریم +

حیدر بیگ۔ نے شوو۔ قرشمال! عوضِ آں خود نمایئے تو تا ترا نکشم۔ دِلَت نخواہم کرد +

اوہان۔ بابا جان! من برائے خود نمایئے خود نگفتم کہ مرد مانے

نیستیم۔ کہ بخواہید مارا بکشید" مقصود این بود کہ ما فرستادہ و مامور مودرا و ہستیم۔ مارا بکشید۔ جواب مودرا و راچہ مے دہید؟

حیدر بیگ۔ قرشمال! ما مے دانیم۔ جواب مودرا و راچہ مے دہید؟ جواب بدہیم؟ انکار مے کنید؟ اینجا استنطاق خانۂ روسی است؟ احوال مے پرسد۔ گفتم سرراہ راگیر۔ از راہ کنار برو۔ واللہ الآن ہمہ را مثل برگ درخت مے ریزم +

اوہان۔ مے رویم مے رویم۔ فرزند! دل تنگ نباش سرکز۔ بچم! قراپیت! قہرمان! برگردید برگردید۔ فرزندانم کہ ازینہا بوے خون مے آید +

سرکز۔ آ۔ یوزباشی! برگردیم پس بمودرا و چہ بگویم؟

اوہان۔ پسر! چہ خواہیم گفت؟ نمے بینی اینہا دزدند قاچاقچیٔ مال فرنگ کہ ہیچو نے شود۔ قاچاقچی از نیم فرسخے کہ یک سیاہی نمایاں بشود مالش را مے ریزد۔ فرار مے کند۔ اینہا مے خواہند مارا بکشند لخت کنند۔ قاصد پدر سوختۂ سفیہ اینہا را ناحق قاچاقچی دانستہ خبر آوردہ است + (ہمہ بر مے گردند) +

سرکز۔ آ۔ یوزباشی! اگر مود راو بپرسد ,, بکسے دچار شدید؟ کسے را دیدید؟" چہ بگوئیم؟

اوہان۔ مے گوئیم "ما قاچاقچی ما قاچاقچی ندیدیم ہرگز" +

سرکز۔ پس بگوئیم بدنند دچار شدیم؟

اوہان۔ آ۔ بچم! ما چہ کار داریم بگوئید؟ شتر دیدی ندیدی؟

قراپیت۔ خیر۔ آ! یوزباشی! مے گوئیم کہ بدنند دچار آمدیم زیادہ

بووند۔ نتوانستیم عقب بکنیم۔ پا پے نشدیم۔ برگشتیم +

اوہان۔ خوب۔ اورا بعد فکر مے کنیم۔ کہ چہ بگوئیم۔ حالا ہے کنید۔ برویم +

سرکز۔ پس بگذار بپرسم "کہ قاچاقچی ہستید؟ مال فرنگ دارید؟" (عقب بر مے گردد) +

حیدر بیگ۔ ارمنی! باز برگشتی۔ واللہ! اجلت رسیدہ است۔ من تا ہمۂ شمارا نکشم شما ازینجا گم نمے شوید۔ نے روید + (حرکت مے کند سر ارمنی ہا۔ سرکز مے گریزد۔ وقت گریختن کلاہ از سرش مے افتد) +

اوہان۔ (دل تنگ)۔ آ! پسر سرکز! ایں طرف برگرد۔ سرہاں خون نیار +

سرکز۔ یوزباشی! کلاہ از سرم افتاد۔ بگذار۔ بردارم۔ بیایم +

اوہان۔ (از حوصلہ در رفتہ) پسر! بگذار۔ بیا۔ بگذار۔ بماند کلاہ جہنم۔ سرت را مے برند + (سرکز زود تر مے رود) +

حیدر بیگ۔ (پشت سرشان)۔ آے گوش بدہید! بحق خدا! بارواح پدرم! اگر دیدن ما را جائے بروز بدہید۔ بشنوم۔ مے آیم۔ نسل تا نرا از روئے زمین بر مے دارم تا پاں بچہ ہائیکہ توے خانہ در گہوارہ دارید۔ مے کشم۔ خود بدانید +

اوہان۔ (از دور) نے داعم۔ بخیال شما چہ مے رسد؟ مگر ما ہم ایں نیستیم؟ رو بروے ہم نخواہیم آمد۔ چہ کار داریم بروز بدہیم تو ہیچ مے دانی ما بسر شما آمدہ بودیم۔ ما با شما در ونگی شوخی مے

کردیم مے گفتیم که مودراو مرا فرستاده است. تا ببینیم شما چه خواهید
گفت ما اہل ہادروت ہستیم۔ آمده بودیم از شاهسونہا گاومیش
بخریم معاملۂ پال سر نگرفت برگشته ایم۔ مے رویم +

حیدر بیگ - خوب! وہ بروید + (بغیظ پا ہاش را زمیں مے زند) +
زود زود بروید - ہا! وہ - رفتند + (ارمنی ہا تند تند مے دوند تا از چشم ما
ناپدید میشوند - پس ازاں حاجی قره نزدیک تر آمده رو مے کند بر قفا) اے داد
بیداد! ہے! ایں ارمنی ہا را چرا ول کردید؟ چرا دست و پالِ شاں را
نبستید - نینداختید پاییں نیستاں - در اینجا بمانند تا بمیرند +

حیدر بیگ - برائے چه حاجی؟

حاجی قره - برائے اینکه مے روند - قزاقها را بیاورند سر ماں +

حیدر بیگ - گاومیش خر را با قزاقها چه سروکار نیست؟ چه لازم
کرده است بخودش زحمت بدہد قزاقها را بسر ما بیاورد +

حاجی قره - شما نمیدانید بیشک اینها گاومیش خر نبوده اند - حرف
شاں اعتبار ندارد - بقول صفر بیگ اینها صد تا حیله در بغل دارند +

حیدر بیگ - حاجی! من ضامن که دریں سفر از اینها بتو
ہیچ وجه ضررے نرسد +

حاجی قره - چه مے گوئید؟ مگر منحصر ہمیں سفر است؟ باید به
چند نفر ازیں قبیل مردماں تنبیه کاملے کرد که دیگر جلو قاچاقچی را
نگیرند - ہیچ آدم ہا را که جلو آدم مے گیرند - اگر آدم صحیح و سالم ول کند
دیگر از دست اینها مے تواں مال قاچاق آورد؟ آمد و شد کرد؟
بعد ازیں دیگر من از ہیچ سفر پر منفعت دست بردار نخواہم شد - و

چہ فائدہ؟ من بشما خاطر جمع شدم عقب ماندم والّا ضرب شست خود را بایتہا مے نمودم وازیں قبیل نادرستہا از برلے آیندہ راہ را پاک مے کردم +

عسکر بیگ - خوب - دفعہ دیگر کہ راست آمدی ضرب شست رانشاں بدہ حالا کہ گذشت +

حاجی قرہ - انشاء اللہ - خواہید شنید - دِہ! ہے کنید - برویم - وقت ایستادن نیست - باید امشب بہ قارقا بازار برسیم - بدل راآنجا پیش شما بگذارم - خودم باکرم علی پیش بیفتم - بروم باآنچہ بدیع - فردا کہ روز جمعہ است - بجمعہ بازار آنجا برسم - مال را بفروشم +

حیدر بیگ - حاجی! از آنجا آں طرف ترتہا مے توانی بروی؟

حاجی قرہ - از آنجا آن طرف تر دیگر قزاق مزاق کہ نیست؟

حیدر بیگ - قزاق نیست - اما یساول مود راوہست دوچار بشوی آں وقت کارت خوب تر مے شود +

حاجی قرہ - من خودم از خدا مے خواہم کہ بہ یساول مود راد بر بخورم - قصاص از انہا بکشم +

حیدر بیگ - بارک اللہ حاجی! ماشاء اللہ - خیلے زیرکی - من ترا ہمچو بجا نیاورده بودم +

حاجی قرہ - یکے دوتا - یساول دُچار من مے شد کارے بہ سر شاں مے آوردم - کہ تا قیامت مزہ اش از دہن شاں بیروں نہ مے رفت - بعد ازیں مردم از طرف آنہا آسودہ مے شدند - تا چند تا ے ایتہا گوشمال نہ خورند - دماغ شاں نسوزد - ولایت از

دست اینها فارغ نمے شود +

حیدر بیگ۔ اگر مے شد کہ حاجی! ماہم ہنر ترا مے شنیدیم خوب بود + دزداں مے افتند۔ از چشم ناپدید مے شوند)+

پردہ مے افتد

مجلس چہارم

(واقع مے شود در درّہ خوناشین شب ماہتاب دو تا ارمنی۔ یکے پیادہ۔ دیگرے روے الاغ مے آیند) +

اراکیل۔ مکردیچ! خدا بگذارد انشاء اللہ امسال غلۂ ماں ہشتاد تا مے شود +

مکردیچ۔ انشاء اللہ کہ مے شود۔ سہ سال است غلۂ ماں را ملخ مے خورد۔ امّا خدا امسال آں قدر دادہ است کہ تلافے سالہاے گذشتہ خواہد شد +

اراکیل۔ مکردیچ! خیالم مے رسد کہ چہ قدر خوب شد از سالہاے گذشتہ غلّہ ہاے ماں در چاہ انبار ماں ماندہ بود۔ والّا ایں سالہاے گرانی بما خیلے بد مے گذشت +

مکردیچ۔ بیشک۔ اگر گندم تا پوے بنے شد مثال دیزاق ہمگی از گرسنگی مے مردند +

اراکیل۔ خدا بزراعت برکت بدہد! در دنیا بہتر از آں

پیشه نیست +
مکرد یچ - صدائے پائے است مے آید- وا ایست ۔ ببیں-
کیست ؟ (وا مے ایستند- دریں حال حاجی مرہ از جلو پیدا مے شود) +
کرم علی - آقا! خانہ ات خراب شد- دو تا آدم پیش روے ماں
مے آیند- نگفتمت کہ از رفیقہات بیخود جدا نشو- طمعت زود
آورد- سوا شوی آمدی- وہ! برو کہ خوب ببازار آنچہ بدریغ رسیدی
فروختی- الآن خواہند گرفت +
حاجی قرہ - پسرہ! چہ حرف مفت مے زنی ؟ کہ مے توانند مال
ابگیرد ؟
کرم علی - اینہا مے گیرند- ہا! پیشتر بیا- بہ بیں بیشک اینہا
سوال مو ورا واست- وہ! دست و پا بزن- بہ بینم چہ خواہی کرد-
بارت را چہ طور حفظ خواہی نمود +
حاجی قرہ - خدا بگذارد- یکپوش خلال بآنہا مے دہم کہ دندان
شان را پاک کنند- تو سر بار خودت قائم بنشیں- نیفت- من جلو
اینہا را بگیرم- بہ بینم عرف شان چہ چیز است- باید اینہا را گرفت
دست و بال شان را بست انداخت- ایں درہ بمانند تا چشم شان
کور شود- تا چند تا از اینہا را ایں طور نکنم- ضرب شست مرا نہ
چشند- مزہ دہن شان را نفہمند- راہہا از آسیب اینہا ایمن
نخواہد شد- بیا ریئے خدا کارے باید بکنم- دیگر کسے جرأت نداشتہ
باشد- طمع بمال قاچاقچی بکند +
کرم علی - من مثل میخ آہن روے بار کوبیدہ شدہ ام- تا نہ

گیرند۔ بکشند۔ نیندازند۔ نخواہم افتاد۔ خاطرت جمع باشد +

حاجی قرہ ۔ خوب۔ بارک اللہ! دہ! ہے کن۔ برو جلو۔ وا ایست تا من بہ بینم۔ اینہا چہ کارہ اند + (تفنگہا را دست گرفتہ مے رود سرِ ارمینہا) آدم کیستید؟ بگوئید واگر نہ مے زنم تان۔ ہا!

مکردیچ ۔ آ۔ جان من چرا مے زنی؟ دیگر ما کہ خلافے بشما نہ کردہ ایم۔ رہگذریم۔ راہ مے رویم +

حاجی قرہ ۔ خفنگ نگو۔ ہمہ کس راہ یا مے رود۔ راستش را بگو بہ بینم کہ ہستید۔ ایں وقت شب اینجا چہ کار دارید؟

مکردیچ ۔ طوعی ہستیم۔ رفتہ بودیم دشت۔ درو مے کردیم۔ دروے ماں تمام شد۔ حالا برگشتہ ایم۔ مے رویم خانۂ ماں +

حاجی قرہ ۔ با ایں حرفہا سر مرا مے پیچانید نہ؟ چہ؟ من از آنہا نیستم کہ خیال تاں رسیدہ + خودم مے دانم کہ شما کہ ہستید تا شما را شل وکول نکنم نہ ولایت از دست شما آسودہ مے شود۔ نہ آیند وروند از دست شما خلاصی دارد +

مکردیچ ۔ (تعجب کناں) اراکیل! ایں چہ مے گوید؟ یعنی چہ؟

اراکیل ۔ موافق قاعدہ پیش برد۔ احوال بگیر بپرس۔ بہ بیں چہ مے گوید۔ مقصودش چہ چیز است؟

مکردیچ ۔ اے برادر! ما مردمان فقیر رعیّت بادشاہ ہستیم۔ سر خودماں را بکاسبی نگاہ مے داریم۔ در سر خودماں ہرگز بہ کسے ضرر ماں نرسیدہ است۔ نہ راہزنیم۔ نہ قراسورانیم۔ ما چہ کارہ ایم کہ ولایت از دست ما آسودہ بنشیند +

حاجی قره - من از حیلہ بازیہاے شما خبردارم۔ اگر شما آدم درست ہستید ایں وقت شب اینجا چہ مے کردید؟ اینجا چرا مے مانید؟ ہمیشہ فکر وخیال شما بمردم ضرر زدن وخانہ مردم خراب کردن است۔ تفنگہا تاں را بریزید زمین والا میزنم۔ ہا! خود بدانید

مکر دیچ - آجانم! تفنگ ماں کجا بود کہ زمین بریزیم۔ ماہیم واین دو تا داس۔ دیگر جزایں اسبابے پیش ما نیست۔ اگر غرض شما این است مارا لخت بکنی او را بگو

حاجی قره - من آدم لخت کن نیستم۔ من آنم کہ جان مثل شما حریص مال مردماں را مے گیرم

اراکیل - مکر دیچ! ایں چہ طور دزدست؟ من از حرفہاے این ہیچ سرم نے شود۔ چہ مے گوید؟

مکر دیچ - من ہم ہیچ سر در نے برم۔ نے فہمم۔ حرف نزن۔ گوش بدہ بہ بنیم باز چہ مے گوید؟ (رد مے کند بحاجی قره) برادر! ما چہ طور حریص مال مردمیم؟ ما مردمان رعیت خراج وباج بدہ، وتوجیہ بدہ بادشاہیم۔ بیگارکشیم۔ بقدر قوت بمردم خیرہاں مے رسد۔ دریں زمستان گرانی ہمسایہاے حول وحوش او بہ مسلمانہا را غلہ قرض دادیم۔ دستگیری نمودیم کہ از گرسنگی نمیرند۔ اگر تا حال کسے از اہل طورغ یک قوروش یا یک پول سیاہ مال کسے را خوردہ است۔ کسے گفتہ باشد۔ شنیدہ باشی۔ خون ما بر شما حلال است

حاجی قره - خون شما خیلے وقتے است حلال شدہ است۔ تا حال کسے نبودہ است بریزد۔ حال اجل شما را کشاں کشاں بہ من

دوچار کرده است۔ چاه کن خودش همیشه ته چاه است۔ ازبس خانهای مردم را خراب کرده اید۔ امروز بمکافات عمل خود تان خواهید رسید۔ پرا قهاتان را بریزید۔ والا بخدا اکه تفنگ را سر دل تان خالی خواهم کرد۔ (ارمنی ها ترسیده مضطرب مے شوند)۔

مکردیچ۔ آے برادر! بحق زمین بحق آسمان! ما یراق نداریم۔ چه چیز را بریزیم؟ آخر تقصیر ما؟ گناه ما؟ برائے چه بما غضب کرده؟

حاجی قره۔ تقصیر و گناه شما ما بین زمین و آسمان را پُر کرده است۔ قورو مساقها! صنعت دیگر قحط شده بود که این کار را برائے خود پیشه قرار داده اید؟

مکردیچ۔ اے جان عزیز! دیگر در دنیا بهتر از صنعت ما صنعت دیگر هم هست؟ پیشهٔ ما نباشد نان گیر کسے نمے آید۔ عالم همه از گرسنگی مے میرند۔

حاجی قره۔ ببین۔ ببین۔ جرأتش را نگاه کن۔ تعریف صنعتش را هم مے کند۔ قرشمالها مردم عذاب بکشند۔ بعرق جبین و کدیمین مال جمع کنند۔ شما مفت تصاحب بکنید۔ همچو چیزے کجا دیده شده؟ بخدا این دین رواست؟

مکردیچ۔ اے برادر! برائے خدا ما را اذیت نکن۔ بگذار راه مان را بگیریم۔ برویم۔ کارهائے تو بخوش طبعی و شوخی نمے ماند۔

حاجی قره۔ بخدا! قدم از قدم تان برداشتید۔ نعش تان را روے زمین افتاده ها ئید۔ حرف مرا شوخی مے پندارید؟ مے خواهید۔ من بحرف مثل شما احمقها باور کنم بگذارم؟ نزدیک بیائید۔ آن وقت

ہرچہ دل تاں مے خواہد بکنید۔ گفتم یراقہا تاں را بریزید +
مکرودیچ ۔ اراکیل! چہ باید کرد؟ چہ بکنیم؟
اراکیل ۔ واللہ! من خودم ہم مات ماندہ ام +
مکرودیچ ۔ خدایا! ایں چہ کارے بود۔ افتادیم۔ آجانم پیش که بے گذاری بروئیم۔ پس بگذار۔ برگردیم عقب۔ از راہ دیگر بروئیم۔ ایں راہ مال تو باشد +
حاجی قرہ ۔ ہرگز محال است کہ بتوانید قدم از قدم بردارید۔ مے خواہید بروید۔ بموو راد خبر کنید۔ خودش با جمعیت بیاید سر من بریزد خوب فکر کردہ اید! انشاءاللہ خبر مرگ شما بہ موورا و خواہد رسید۔ تا بعد ازیں سائر ہم کاران شما را ہم عبرت بودہ باشد +
مکرودیچ ۔ آ۔ پدرجان! تو ما را حساب مے کنی کہ ایں بازیہا را سر ما مے آری؟
حاجی قرہ ۔ من شما را دزد۔ راہزن ۔ خانۂ مردم خراب کن۔ ظالم۔ مفت خور۔ لائق چوب دار حساب مے کنم +
مکرودیچ ۔ پس تو خودت چہ کارۂ؟ کیستی؟ کہ خودت ظلم را مے کنی۔ و بما ظالم مے گوئی؟
حاجی قرہ ۔ شما خودتاں بہتر دانید کہ من کیستم۔ اگر نمے دانستید ہرگز ایں وقت شب ماں میان درہ جلو مرا نمے گرفتید +
مکرودیچ ۔ واللہ! ما خود ماں ہم خیلے خیلے پشیمان شدہ ایم کہ چرا ازیں راہ آمدیم کہ تا بتو دچار بشدیم۔ ما ہیچ ترا نمے شناسیم و نمے دانیم چہ مے گوئی۔ ہرگز خیال ماں نمے گذشت کہ ترا بہ بینیم +

حاجی قره - این حرفها بیک پول نے ارزد - آخر حرف من این است که مرا معطل نکنید تیر نه خورده زخم بر نداشته از یراق بیرون بروید +

مکردیچ - اراکیل! چاره چیست؟ چه نکنیم؟

اراکیل - والله! بالله! تالله!! یراق نداریم - جز این دو تا داس دیگر برندهٔ پیش ما بهم نے رسد - مے خواہی بیندازیم این داسها؟ (داسها را مے اندازند پیش حاجی قره) +

حاجی قره - تفنگ طپانچه و شمشیرتان را ہیندازید - والّا آتش کردم - ہا!

اراکیل - اے مرد! تو چه طور آدمی؟ بحق خدا! بحق پیغمبر! نه تفنگ داریم نه طپانچه +

حاجی قره - قبول ندارم - باور نے کنم - دروغ مے گوئید - پنهان کرده اید - بیندازید +

مکردیچ - حالا که باور نے کنی خود بدان - هر چه دلت مے خواهد بکن - خدا خیرت بدهد!

حاجی قره - ہیچو؟ پس بہ بینید که چه مے کنم + (تفنگ را از بالاے سر آنها خالی مے کند - خرم کرده اراکیل از سر خر افتاده غلط مے خورد - حاجی قره طپانچه را کشیده داد زنان سر اینها) حرکت نکنید حرکت نکنید که مے کشم تان + (بیچاره ارمنی ها یکے افتاده از ترس بلند نے شود - دیگرے سرپا نے تواند بجنبد) +

مکردیچ - اے بندهٔ خدا! آخر ما را چرا ناحق مے کشی؟

حاجی قره - حرکت نکنید + (بعد رو به کرم علی کرده) آ - پسره کرم علی! من اینها را نگاه مے دارم - تو زود بدو - خلاص شو +
کرم علی - آقا! عقب بدوم یا پیش بدوم؟
حاجی قره - ہے - ابلہ! عقب کجا مے دوی؟ مے خواہی باز بروی کنار ارس - پیش بدو - برو - خلاص شو - زود +
کرم علی - یعنی مے گوئی با بار بدوم بروم؟
حاجی قره - فوہ! ابلہ! ہے! البتہ! بے بار چرا مے روی؟
کرم علی - خودم ہم مے دانستم کہ ہیچ است +
(اسب را ہے کردہ مے رود - از چشم دور مے افتد - دریں حال اراکیل مے خواہد بلند شود) +
حاجی قره - (فریاد مے زند) آے! حرکت نکن - بخدا - نے زنمت +
(اراکیل باز مے نشیند یکدفعہ موورلو باچار جمعیت پیدا مے شود) +
خلیل یوزباشی - (بموورلو) آے آقا - اینجا یند - بیائید کہ جستہ ام +
مکردیچ - آے دورسرتاں بگردم! بیائید - مارا از دست ایں ظالم برہانید +
اراکیل - (بلند شدہ) آے قربان تاں بروم! برسید مارا از دست ایں دزد نجات بدہید +
حاجی قره - آے! قربان چشمت! ہرکہ ہستی بیا - اینہا از ترس من نے توانند حرکت کنند - برس - دست اینہا را بہ بند نگاہ بدار من خلاص بشوم - بروم سپئے کار خودم +

(دریں حال موورداو با جمعیّت دَورِ اینہا را مے گیرند) +

موورداو۔ حرام زادہا! از دست من کجا مے توانستید در بروید؟ سراغ تاں را گرفتہ پئے شما مے آمدم۔ خلیل یوزباشی! نگذار +

خلیل یوزباشی۔ (بہ یزداں ارمنی ہا رفتہ) اے بخدا! حرکت نہ کنید مے زنم۔ ہمۂ تاں را مے کشم۔ یراقہا تاں را بریزید +

مکرِ دیچ۔ آ۔ دور سرت بگردم! ما دزد نیستیم۔ ایں مرد سرراہ مارا گرفتہ بود + (اشارہ بحاجی قرہ مے کند) +

خلیل یوزباشی۔ (رجوع مے کند بحاجی قرہ) اے مردکہ! حرکت نکن۔ یراقت را بریز +

حاجی قرہ ۔ اے برادر جان! من آدم بے عرض اہل کسبہ آسودہ و بے خیال مے رفتم۔ اینہا جلو مرا گرفتہ معطّلم کردہ بودند۔ مے خواستند لختم کنند۔ ایں قدر خود داری کردہ دست و پا نمودہ ام کہ نگذاشتہ ام تا حال لختم کنند +

موورداو۔ خلیل یوزباشی! فرماں بدہ ہمہ یراقہا را بریزند۔ بعد ازاں مقصّر و غیر مقصّر معلوم مے شود +

مکرِ دیچ۔ آقا! واللہ! ما یراق نداریم۔ مے خواہید نزدیکتر بیائید بہ بینید +

خلیل یوزباشی۔ (بہ حاجی قرہ) اے مردکہ! موورداو مے فرماید۔ یراقہات را بینداز کنار +

حاجی قرہ۔ آہ! قربانت بروم! مگر موورداو اینجاست؟ چشم۔ اینست انداختم۔ مال و جانم بموورداو پیشکش است۔ امّا اینہا

دروغ عرض مے کنند۔ یراق شاں را قائم کردہ اند +
(یراقہاش را مے ریزد زمین) +
موورا و۔ (نزدیکتر آمدہ بحاجی قرہ) مردکہ! سہ شبانہ روز است من پئے تو مے گردم۔ خلیل یوز باشی! بہ بند دستہاے این را + (خلیل یوز باشی بازوے حاجی قرہ را مے بندد) +
حاجی قرہ ۔ آے! دور سرت گردم! تقصیر من چہ چیز است؟
موورا و۔ چانہ نزن۔ رفیقہات را بگو۔ واگرنہ فردا مے دہم دارت مے کشند +
حاجی قرہ ۔ آقا! مرا چرا دار بکشند؟ دزد و راہزن را دار مے کشند۔ من نہ دزدم نہ راہزن +
موورا و۔ چہ طور دزد و راہزن نیستی؟ پس تو رفیق دزدان ارامنۂ اکلیس نیستی کہ لخت شاں کردہ ابریشم شاں را بردہ اید؟
حاجی قرہ۔ آ! دور سرت گردم! من مرد فقیرم۔ شغلم سوداگری است۔ آدم لخت کردن ازم برنمے آید +
موورا و۔ پس این وقت شب با این اسباب و یراق اینجا گہ کہ را مے خوری؟ آدم درست ہمچو وقت در ہمچو جاے چرا مے ماند؟ بچہ ہا! این را محکم نگاہ دارید بہ بینم آنہا کیست + (رو مے کند بہ ارمنی ہا) + مردکہ! شما چہ کارہ اید؟
مکردیچ ۔ آ۔ قربانت! ما فقیر درو گر اہل طوغ از سر زراعت برگشتہ بخانہ مے رفتیم۔ این مرد مارا توے راہ نگہداشتہ مے

گذاشت برویم۔ اگر شما نے رسیدید وست ایں گرفتار بودیم +

موورا و۔ اے مرد! اینہارا تو اینجا نگاہ داشتہ بودی ؟

حاجی قرہ۔ من اینہارا نگاہ داشتہ بودم ؟ دروغ گفتہ باشند خدا خانہ شانرا خراب کند! اینہا سر راہ مرا گرفتہ بودند۔ مے خواستند۔ لخت کنند +

مکرودیچ۔ آقا! بخدا! دروغ مے گوید۔ او مے خواست مارا لخت کند +

حاجی قرہ۔ اینہا خیلے حیلہ دارند۔ آقا! بحرف اینہا باور نہ کنید۔ اینہا بمن ہمچو وانمود مے کردند کہ از یسا ولہاے شما ہستند۔ حالا حرف شاں را بر مے گرداند +

مکرودیچ۔ آقا! واللہ! ایں مرد دروغ عرض مے کند۔ حرفش را اعتبار نکنید۔ اما از اوّل تا آخر خودماں دروگر طوغی گفتہ التماس التجا کردہ ایم از ما دست بکشد۔ دست بے کشید رفیق ہم داشت ہمیں حالا گریخت و رفت +

موورا و۔ خلیل یوزباشی! وہ! بیا بفہم کہ کدام یکے راست مے گوید۔ شیطان ہم از حرف اینہا سر در نمے برد۔ کہ میداند کہ اینہا چہ طور آدم اند؟ ہر سہ تاش را بردارید۔ ببرید۔ فردا بہ نچالنگ نشان بدہیم۔ استنطاق بشوند۔ والّا ما سر در نمے بریم ہرچہ کہ ایشاں بفرمایند۔ عمل مے کنیم +

(خلیل یوزباشی ہمہ را دوستاق مے کند) +

حاجی قرہ۔ (گریہ کناں) خانہ ات خراب بشود اے کہ خانہ

مرا خراب کردی - خون بجوری اے کہ مرا بخون ناحق انداختی! بے
ایمان از دنیا بروی اے کہ مرا بہ بلاے ناگہانی وچار ساختی!
من کجا دیوان کجا؟ من از استنطاق مے گریختم باز کہ باستنطاق
افتادم - یکے یکے از موے سر گرفتہ تا نوک ناخن پا خواہند پرسید
وہ! ہیا بھو الہاے بے معنئے اینہا جواب بدہ - ہیا کہ تمام خواہد شد +
یکے از ارمنی ہا - اے مرد! ترا بہ بینم ہرگز دولت شاد و
رویت خنداں نشود کہ مارا ناحق بایں مصیبت انداختی! کہ مے
داند کہ از استنطاق خلاص خواہیم شد؟ استنطاق روس تا
پنج سال دیگر ہم تمام نمے شود - زراعت مارا کہ بیارد؟ خرمن ما
را کہ بکوبد؟ حاصل ماں چہ طور بشود؟ کہ بردارد؟ کہ جمع کنند؟
آہ! آہ!! آہ!!! پدرت آتش بگیرد سوارۂ تفنگی!
خلیل یوزباشی - مردکہ! کم چانہ بزن - راہ برو +

(ہمہ مے روند - ناپدید مے شوند) +

پردہ مے افتد

مجلس پنجم

(واقع مے شود درمیان اوبۂ حیدر بیگ توے آلاچیق نشستہ - یک روز
پیش عروسی کردہ - عروسش را آوردہ - ہمہ بچہ و جوانہاے اوبہ جمع شدہ دف
و دائرہ مے زنند مے رقصند - مے خوانند - مے جہند - مے افتند) +

حیدربیگ - خدایا! ہزار بار شکر بکرم تو! ــــہ اینکہ مے بینم بہ بیداریست یارب! یا بخواب + روبروے صوناخانم نشستہ ام۔ دو سال با درد مفارقت بیاباں گرد بودہ روزگارے بہ جدائی گذرانیدہ تاکہ بآرزو رسیدہ ام۔ ــــہ کجا من شکر ایں نعمت توانم + بجا بیاورم ؟

صوناخانم - حیدربیگ! ترا بخدا! بعد ازیں دگر گردش نروی دیگر مرا تاب جدائی و طاقت دوری نماندہ خدا نکردہ کارے بکنی فراری بشوی۔ یا دست بیفتی بگیرندت من دیگر در دنیا زندہ نے توانم بمانم۔ من بعد اگر یک روز بے تو بمانم مے میرم +

حیدربیگ - خاطرت جمع باشد۔ دزدی نے روم، - ہرگز نخواہم رفت۔ بچالنگ خودش زبانے بمن سپردہ است۔ امّا راہ مداخل خوبے جستہ ام چنداں نقلے ہم ندارد کہ تو ہم مانع بشوی۔ رضا ندہی +

صوناخانم - بگو بہ بینم چہ راہ مداخلے است +

حیدربیگ - خودت کہ مے دانی۔ بیست و پنج روز پیش ازیں نگفتمت؟ از حاجی قرہ پول بر داشتہ مے رویم براے مال فرنگ + آں وقت راضی نے شدی۔ حالاکہ خیرش را دیدی؟ محض اینکہ رفتیم۔ آوردیم۔ درمیان یک روز در قارقا بازار فروختیم۔ مایہ را پسر حاجی قرہ بر داشت۔ منفعتش را ما آوردیم۔ رفقاء ایں سفر قسمت خودشاں را بمن دادند۔ در مدت دہ روز خرج عروسی کردہ موافق عادت ایلیت تو را آوردم۔ اگر بحرف تو

گوش مے وادم۔ نمے رفتم۔ یا باید ترا برداشته فرار مے کردم تا هنوز هم خانهٔ پدرت مانده بودی +

صوناخانم ۔ پس چه طور مے گویند؟ مال فرنگ قدغن است هرکه آمد وشد کند تنبیه دارد +

حیدربیگ ۔ البته عاجزها را هرجا به بینند مالش را مے گیرند ۔ خودش را هم تنبیه مے کنند۔ اما که مے تواند نزدیک من بیاید ؟

صوناخانم ۔ پس جلو ترا هیچ نگرفتند؟

حیدربیگ ۔ چرا نگرفتند؟ یکدفعه ده نفر سرباں آمدند۔ همه را دواندم۔ مثل مور و ملخ پاشیدند۔ رفتند +

صوناخانم ۔ امان اے حیدر! ایں کار هم باز خطر دارد۔ راستش من باینهم راضی نیستم۔ بجاجی قره پیغام مے دهم که دیگر بشما پول ندهد۔ دوباره شما را فریفته زیر پاتان نشسته نبرد۔ والله! وقتیکه خیالش را مے کنم دلم مے لرزد +

حیدربیگ ۔ دلت چرا مے لرزد؟ چه خبراست مگر آمے! صوناجانم! صوناجانم! صوناجانم!!! (گردن صوناخانم را بغل گرفته از روش ماچ مے کند ۔ دوباره) + قربانت بروم! پس چه کار بکنم؟ چه کار مے دست بزنم؟ با چه چیزمے شما را نگاه بدارم؟

صوناخانم ۔ (گریه کناں) دستت بکش۔ ازیں کارها هم دست بردار۔ نمے خواهم۔ جهازیکه از خانهٔ پدرم آورده ام یک سال خوب مے توانیم گذراں بکنیم۔ بعد اگر کار خوب بے خطرے پیدا نکردی خود بداں +

حیدر بیگ - پس بگذار یک دفعه هم بروم - قرض رفیقها را بدهم - دیگر نے روم +

صونا خانم - (گریہ کناں) ہیچ یکدفعه را هم نے گذارم نیم دفعه را هم نے گذارم - رفیقهات صبر کنند +

حیدر بیگ - آخر شرط کرده ایم - اگر نروم - پول شاں را بخواهند - صبر نے کنند +

صونا خانم - تو کار نداشته باش - من به ننم سفارش مے کنم - ببابام بگوید - آنها را ساکت کند +

حیدر بیگ - خوب - امّا نے دانم - تو از چه بابت احتیاط مے کنی ؟

صونا خانم - احتیاط من این است که باز اسم تو میان بیاید - کار از رات پیدا شود من سیاه روز گردم +

حیدر بیگ - بیهوده خیال گرفته است - هرگز این طور نخواهد شد +

صونا خانم - چه فائده من که نے توانم آرام بگیرم - دلم هیچو مثل برگ بید مے لرزد - هیچو مے دانم باز ترا از دست من بگیرند +

(درین اثنا تکذبان زن حاجی قره داخل مے شود) +

تکذبان - آ! دور سرت گردم! بس شوهر مرا چه کردی ؟ چه کار بسرش آمد؟ همه آمدید - او نه خودش پیدا شد نه نوکرش پیدا شد +

حیدر بیگ - واه! ضعیفه! هنوز هم نیامده است؟ نرسیده است ؟

تگنذبان۔ خیر۔ آخر ایں چہ کا سے بود کردید؟ مردمرا تا بیدید۔ بر دید۔ آوارہ گنار دید۔ مگر کشتنش دادید؟

حیدر بیگ۔ اے ضعیفہ؟ نترس۔ بہ بینی کدام دہ گیر کردہ ماندہ است۔ مے آید۔ مے رسد۔ فکر نکن +

تگنذبان۔ دہ گیرے کند۔ اگر اختیارش دست خود بود۔ تا حال مے آید۔ من شوہرم را از تو مے خواہم۔ ہیچو کہ بُردی ہماں اورہم بدست من بدہ +

حیدر بیگ۔ برائے ما محصّل واقع شدی۔ شوہرت بچۂ نابالغ نبود ما اورا بتا بیم ببریم۔ تکلیفے کردیم خیر خودش را ملاحظہ نمود کہ با ما ہمراہی کند۔ راہ افتاد۔ آمد۔ متوجہ شدہ از جا ہائے خطرناک گذرانديم۔ بہ آبادی کہ رسید راہش را گرفت۔ رفت دیگر ما چہ بکنیم کہ نیامدہ است؟ نرسیدہ است۔ سر ما را درد نیار۔ برو بیروں +

تگنذبان۔ مے روم بموو راو بہ نچالنگ شکایت مے کنم۔ شوہرم را شما گم و کور کردہ اید +

(دریں حال ہائے ہو بلند شدہ موو راو و نچالنگ با چند سوار دور تا دور آلاچیق را مے گیرند) +

موو راو۔ فرمایش نچالنگ است کسے از جائے خود نہ جنبد +

حیدر بیگ۔ (پیش آمدہ) موو راو! غرض نچالنگ چیست؟ چہ مے فرمایند؟ اینجا مقصّرے نیست از او فراری باشد +

موو راو۔ مقصّر ہست یا نیست۔ نچالنگ مے خواہد حیدر بیگ

را به بیند +

حیدر بیگ - حیدر بیگ منم - خدمتے فرمایش دارید - بفرمائید +

پنجالنگ - (پیش آمده) حیدر بیگ! نصیحت من بگوش تو فرو نرفت - از پئے کارہاے بد بلند شوی - حالا باید ہمراه من بقلعه بروی + (صونا خانم بنا مے کند بلرزیدن و گریه کردن) +

حیدر بیگ - پنجالنگ! شما بمن فرمودید - "و دزدی نرو" اگر رفته ام حرف شمارا نشنیده ام - قلعه رفتن ز حمتے دارد +

پنجالنگ - بلے حرف مرا نه شنیدهٔ - ده روز پیش ازیں قدرے بالاتر از کنار ارس ارمنیہاے اکلیس را لخت کرده ابریشم شاں را برده اید - مطلب آشکار شده است - بہتر آنست که براے تخفیف تنبیه خود گردن بگیری رفیقہا ترا ہم نشاں بدہی +

حیدر بیگ - پنجالنگ! شما مے فرمائید مطلب آشکار شده است - الآ من دزدی نرفته ام و کسے را لخت نکرده ام - اگر کسے روبروے من وا ایستاد ایں حرف زد - خون من بر شما حلال است +

پنجالنگ - خوب - خلیل یوزباشی! آں ارمنیہا را صدا کن اینجا + (خلیل یوزباشی اوہان یوزباشی را با دستهٔ خود پیش مے آورد) + اوہان یوزباشی! ایں بود که به شما دچار شده بود؟

اوہان - قربانت شوم - من ہرگز موذی نبوده ام - بیست سال است به بزرگان ولایت خدمت مے کنم بیست تا کاغذ

رضامندی دارم سال گذشته مدال نقرہ برائے من نوشته بودند
سرتیپ عداوت قدیمی بامن داست. نگذاشت لشکر نویس
برات مدال مرا بنویسد۔ این کاغذہاے خدمتہاے من است۔
بگیرید۔ بخوانید + (کاغذہا را نشان مے دہد) +

پنچالنگ۔ ہنوز براے دانستن خدمات تو وقت ندارم۔
آنچه که دیدۂ آں را بگو +

اوہان۔ قربان سرت! من از براے بیگ بودن خود شہادت
نامہ دارم۔ بگیرید۔ بخوانید + (شہادت نامہ را بیروں آوردہ به
پنچالنگ نشان مے دہد) +

پنچالنگ۔ اے پسرۂ احمق! حرف را بزن۔ اثبات نجابت
خود را بگذار وقت دیگر +

حیدر بیگ۔ پنچالنگ! صدتا ازیں شہادت نامہا به یک
پول نمے ارزد۔ کسیے که در ذاتش شبہ داشته باشد۔ براے
شب خود شہادت نامہ درست مے کند +

اوہان۔ این حرف را اگر حضور پنچالنگ نمے گفتی جاے
دیگر مے باشد با این تفنگ جواب شما را مے دادم + (دست مے
کند به تفنگ باز به پنچالنگ عرض مے کند) + دور سرت گردم! من دریں
دفتر نفوس آخری بیگ نوشته شدہ ام۔ حال این مے خواہد بیگئے
مرا پامال کند۔ احقاق حق بکن تا من بد بخت نه شوم +

پنچالنگ۔ اگر دوبارہ مطابق سوال من جواب ندہی الآن
حکم مے کنم پنجاہ تا چوب بتو بزنند۔ بیگئے خود را بالمرّہ فراموش

مے کنی۔ من از تو مے پرسم این بود بشما دُچار شد؟

اوہان۔ بلے قربان! این بود با بیست نفر سوارہ مسلح شمشیر بہ سرماں کشید۔ تفنگ بروے ماں گرفت۔ ما ہمہ جہتہ دہ نفر بودیم اگر از ما زیادتر بلے شدند از دولت سر شما اینہا را مے گرفتیم۔ از ما کہ گذشتہ اند رفتہ اند ارمنیہاے اکلیس را لخت کردہ اند +

حیدر بیگ۔ پنچالنگ! ہر چہ عرض مے کند ہمہ بہتان و دروغ است +

پنچالنگ۔ طائفۂ تاتار تماماً دروغ گو و کذاب مے شوند۔ تو ہم از انجملۂ کہ بحرف تو اعتبار کردن بسیار مشکل است۔ یکے ہم با اسباب و یراق دو تا ارمنیئے طورغ را درمیان راہ نگاہ داشتہ بود۔ لخت کند۔ حالا آشکار دروغ مے گوید۔ کہ گویا ارمنی ہا مے خواشتہ اند او را لخت کنند +

حیدر بیگ۔ نے دانم چہ جور آدم است۔ من ہمۂ خوب و بد قراباغ را مے شناسم۔ اگر بہ بینمش مے فہمم کہ حرفش راست است یا دروغ و بہ بسر خودت کہ حقیقتش را عرض مے کنم +

پنچالنگ۔ خلیل یوزباشی! آں مردکۂ دوستاق را بیار اینجا۔ حیدر بیگ بہ بیندش +

(خلیل یوزباشی حاجی قرہ را حاضر مے کند) +

پنچالنگ۔ ہا! دِہ! بگو بہ بینم این کیست؟ چہ طور آدم است؟

حیدر بیگ - پنچالنگ! من این را مے شناسم - بسر پنچالنگ این آدم لخت کن نیست ارمنی ہا خلاف عرض کردہ اند +

پنچالنگ - خلیل یوزباشی! ارمنی ہا را بیار پیش +

(خلیل یوزباشی طوغی ہا را مے آورد) +

پنچالنگ - حیدر بیگ! اینست کہ بحرف شما اعتماد نہ مے توانم بکنم - بیا خودت فکر بکن - بہ بیں این ارمنی ہا آدم لخت کن است؟ این مرد حرفش این است کہ اینہا مے خواستند او را لخت کنند +

حیدر بیگ - ہیچ نیست - این مرد ہم این حرف را دروغ گفتہ است + (پنچالنگ کج خلق مے شود) +

پنچالنگ - پس چہ طور باید بشود؟ معلوم کہ ہمہ دروغ مے گوئید - و ہمہ باید تنبیہ بشوید - من ترا کہ باید ببرم قلعہ +

حیدر بیگ - اختیار با شماست +

(صونا خانم بنا مے کند بلرزیدن) +

پنچالنگ (بحاجی قرہ) مردکہ! بگو بہ بینم آخر بچہ جہت این ارمنیہا را تو مے راہ لنگ کردہ بودی؟

حاجی قرہ - آہ! دورسرت گردم! آنہا مرا لنگ کردہ بودند لخت کنند - من مرد کاسب ہرگز راہزنی نہ کردہ ام - کار من نبودہ است - من ہمیشہ خرید و فروش مے کنم - ہر سالے مبالغے بپادشاہ خدمتہا کردہ ام +

پنچالنگ - بہ پادشاہ چہ خدمت کردۂ مردکہ؟

حاجی قرہ - قربون سرت! پانزدہ سال است - سالے پنجاہ

تومان بہ گمرک خانۂ بادشاہ خیر مے رسانم +
پنجالنگ۔ بلے معلوم شد خدمتہائے بزرگ کردہ! الحق سزاوار مرحمتہائے بزرگ ہم ہستی!
حاجی قرہ۔ بلے قربان! عوض این خدمتہائے من بایست مدال طلا بمن مرحمت شود۔ نہ اینکہ... +
پنجالنگ۔ بلے بادشاہ مثل شما خدمتگار بسیار دارد۔ پولہائے کہ مے دہید باید بدہند مدال طلا درست بکنند۔ باز بجود شما تقسیم نمایند! جفنگ نگو۔ جواب بدہ بہ بینیم ارمنی ہا را چرا نگاہ داشتہ بودی؟
حاجی قرہ۔ دور سرت گردم! آنہا مرا معطل کردہ بودند +
مکر دمیج۔ قربانت شویم! دروغ مے گوید۔ او خودش مے خواست مارا لخت کند +
(درین حال یساولے از طرف موورا و جوانشیر مے رسد) +
یساول۔ (بہ پنجالنگ) آقا! موورا و مرا خدمت شما فرستاد زبانی عرض کنم۔ دزد ارمنی ہائے اکلیس پیدا شد۔ ابریشمہا را ہم پیش گرفتند۔ دزدہا ہم دوستاق است از عقب ہم احوالات را نوشتہ خدمت شما اطلاع خواہد داد +
موورا و۔ یقین کہ باز تاتار است +
یساول۔ بلے تاتار بودند +
پنجالنگ۔ مگر شما خیال مے کردید۔ انگلیس یا فرنگ خواہد شد +

اوہان۔ دور سرت گردم! دزد ہمیشہ از تاتارہا مے شود۔ از ماہا ہرگز دزد نے شود +

پنچالنگ۔ نفست بگیرد! ایں از درست کارہاے شماہا کہ نیست از دست تاں بر نے آید۔ جرأت ندارید۔ دزدی بروید +

یساول۔ آقا! موورا و یک نفر قاچاقچی ہم گرفتہ بود — خودش را با بارش فرستادہ است +

(ازیں حرف رنگ حاجی قرہ پریدہ) +

پنچالنگ۔ کجاست؟ بیارند حضور +

(یساول مے رود بیاوردش) +

حیدربیگ۔ پنچالنگ! حالا بشما معلوم شد کہ من دزد نیستم۔ و دزدی نے روم +

اوہان۔ آقا! ہماں دزد ہائیکہ گرفتہ اند بے شک رفیق ایں خواہند بود +

پنچالنگ۔ آنجاش تحقیق خواہد شد۔ معلوم مے شود +

(دریں حال یساول کرم علی را بحضور مے آورد۔ حاجی قرہ محض دیدن کرم علی ایے واے گفتہ غش مے کند مے افتد) +

پنچالنگ۔ (تعجب کردہ) ایں؟ یعنی چہ طور شد؟ ایں چرا غش کردہ؟ ایں را حال بیارید بہ بنیم +

(موورا و آب مے ریزد حیدربیگ و خلیل یوزباشی بازوش را مے گیرند۔ مے مالند۔ حاجی قرہ چشمش را واے کند) +

پنچالنگ۔ مرد! بتو چہ شد؟ چرا بے ہوش شدی؟

(زبان حاجی قرہ بند مے شود۔ نمے تواند جواب بدہد) +

پنچالنگ ۔ (کرم علی) پسرہ! راستش را بگو تورا رہا مے کنم۔ ایں مردکہ ترا دیدہ چرا بے ہوش شد؟

کرم علی ۔ نمے دانم قربون سرت!

پنچالنگ ۔ تو کے باکہ پئے مال قاچاق رفتہ بودی؟

کرم علی ۔ من ہیچ وقت با ہیچ کس پئے مال قاچاق نرفتہ بودم +

پنچالنگ ۔ پسرہ! چہ مے گوئی؟ ترا سر بار گرفتہ اند۔ چہ طور مے توانی منکر ایں مطلب بشوی؟

کرم علی ۔ من ہرگز از آں بار خبر ندارم +

پنچالنگ ۔ پس آں مال از کیست؟

کرم علی ۔ نمے دانم +

پنچالنگ ۔ پس تو سر اسب نبودی؟

کرم علی ۔ بلے بودم

پنچالنگ ۔ پس بار را سر اسب کہ بار کردہ است؟

کرم علی ۔ شیطان گذاشتہ است۔ من ازیں بار خبر ندارم +

پنچالنگ ۔ عزیز من! شیطان را ما بہتر از تو مے شناسیم۔ او خیلے کارہا دارد۔ امّا مال قاچاق خرید و فروش نمے کند۔ راستش را بگو والّا پوستت را مے کنم +

حیدر بیگ ۔ عرض دارم پنچالنگ!

پنچالنگ ۔ بگو۔ بہ بینم +

حیدر بیگ۔ در خدمت شما بسیار مقصرم۔ ولیکن بتقصیر خودم اقرار مے کنم۔ ایں مرد را با دو نفر رفیق دیگر من برائے آوردن مال فرنگ بردہ بودیم۔ اینکہ گرفتہ اند نوکر ایں است۔ از شدت خستت بجہت گیر آمدن مالش کہ فہمید غش کردہ۔ ارمنی ہا را ہم از ترس مال خود در راہ معطل کردہ است +

پنجالنگ۔ (بہ حیدر بیگ) مطلب معلوم شد۔ رفیقہات کہ بود؟

حیدر بیگ۔ عسکر بیگ بود و صفر بیگ +

پنجالنگ۔ (بہ موو راو) بفرست آنہا را بیاورند +

موو راو۔ چشم۔ الآن + (موو راو یساول پئے آنہا مے فرستد) +

پنجالنگ۔ (بہ حیدر بیگ) پس چرا خجالت نہ کشیدی؟ گفتی اوہان دروغ مے گوید +

حیدر بیگ۔ اوہان باز دروغ گفتہ است۔ بجہت اینکہ ما ہمہ جہت شش نفر بودیم۔ مال فرنگ مے آوردیم۔ چہار تا ہم بار داشتیم۔ با اینہا دچار شدیم ہا ہوئے کردیم۔ ترسانیدیم دوانیدیم شان۔ برگشتیم آمدیم بسر خودت! از لخت شدن ارمنیہائے اکلیس ما ہرگز خبر نداریم +

(دریں حال یک نفر یساول عسکر بیگ و صفر بیگ را حاضر مے کند) +

پنجالنگ۔ حیدر بیگ! رفیقہات اینہا است؟

حیدر بیگ۔ بلے! اینہا است +

پنجالنگ۔ حیدر بیگ! ہر چند از بابت دزدی تقصیرے

بر تو نیست۔ اما چوں بے بلیط از سرحد بآں طرف رفتہ۔ مال فرنگ ہایں طرف آوردہ و تفنگ و شمشیر بسر قراولاں موورا و کشیدہ باید من الآن شمارا دوستاق کنم۔ ببرم قلعہ +

حیدر بیگ ۔ اختیار بہ شماست۔ پنچالنگ !

صونا خانم۔ (ایں حرف را شنیدہ دویدہ رفتہ دست بدامن پنچالنگ شدہ) قربانت شوم! مرا بکش۔ اورا مبر۔ مرا بے صاحب مگذار +

پنچالنگ ۔ حیدر بیگ! ایں کہ است؟

حیدر بیگ ۔ پنچالنگ! ایں کنیز شما است ۔ دیروز عروسیش را کردہ آوردہ ام ۔ باعث ہمۂ ایں بدبختیہائے من ہمین است +

پنچالنگ ۔ چہ طور؟ مگر او چرا باعث بدبختئے تو مے شود؟

حیدر بیگ ۔ پنچالنگ! ما نہایت عاشق و معشوق ہمدگر بودیم۔ دو سال مے شد از بے پولی حسرت مے کشیدم ۔ نمے توانستیم عروسی بکنیم۔ آخر الامر ناچار شدم کہ پولے گیر بیاورم ۔ دزدی کہ بشما قول دادہ بودم نمے توانستم بروم۔ رفتم مال فرنگ آوردم۔ فروختم۔ بامنفعت آں عروسی کردم۔ دیروز ایں را آوردہ ام۔ کاش کہ مے مردم! ایں روز را نمے دیدم!

صونا خانم۔ دور سرت گردم! سر پادشاہ تصدق کن۔ بندہ بے جرم آقا پیٹے کرم نمے شود کہ ایں مطلب را شما بالا بنویسیدہ شاید بایں اشک چشم من رحم کنند۔ من از زبان

خود کاغذے دہم - بعد ازیں حیدر بیگ را ہرگز نگذارم - پئے کار بد برود +

حیدر بیگ - نچالنگ! من حاضرم این تقصیر را در داغستان پیش روے دشمنان پادشاه با خون خویش بشویم +

نچالنگ - (بہ موو راو) واللہ! دلم مے سوزد - این بیچارہ ہا را از ہمدگر جدا بکنم - امّا تا این مطلب را بیالا اظہار بکنیم - موافق زاکون مے تواں اینہا را بضامن داد؟

موو راو - بلے مے شود +

عسکر بیگ - نچالنگ! ماہم حاضریم - روبروے دشمن شمشیر بزنیم +

نچالنگ - (بہ موو راو) اینہا را ضامن بدہ - تا از بالا خبرے برسد +

موو راو - بچشم + (دریں حال تکذبان زن حاجی قرہ داخل شدہ روے پائے نچالنگ افتادہ) +

تکذبان - دور سرت گردم! شوہر مرا ہم بمن ببخش +

نچالنگ - (بہ حاجی قرہ) مردکہ! دیگر پئے مال فرنگ نمے روی کہ؟

حاجی قرہ - توبہ! نچالنگ! توبہ!! توبہ!!! شب و روز شما را دعا خواہم کرد کہ مرا ازیں عمل بزگردانیدی +

نچالنگ - (بہ موو راو) این را ہم ضامن بدہ +

موو راو - چشم +

حاجی قره - دور سرت گردم! پس مالم چه طور بشود؟
پنجالنگ - دریں باب قدرے صبر بکن +
حاجی قره - قربانت شوم! مالم نرسد مے میرم +
پنجالنگ - خود مے دانی مے خواہی بمیر- مے خواہی نہ میر خلیل یوزباشی! نوکر حاجی قره وارمنیہاے طوغی را خلاص کن برو ند +
پنجالنگ - (روے کند بہ بیگہا) امثال شما مردمان نجیب وبیگ زادگان را سزاوار نیست ہرگز خودتان را بارتکاب عملہاے بد وکارہاے ناشائستہ بدنام بکنید- در نظر امناے دولت خوار وخفیف بہ نظر بیائید- چنانکہ دزدی عمل بد است ودر نزد ہمہ کس مذموم وممنوع است- ہمچنانست اقدام کردن بسائر عملہاے کہ دولت بنا بر مصلحت خود ومنفعت ملت غدغن کردہ است- مال فرنگ از جانب دولت غدغن است- ہرکس باین کار اقدام بکند معلوم است- خلاف جمہور کردہ واطاعت امر پادشاہ را نہ نمودہ است- وہرکہ از امر پادشاہ بیروں رود- بر خلاف حکم او رفتار نماید- مثل این است کہ خلاف امر خدا وحکم پیغمبر خدا کردہ است — زیراکہ امر خدا وحکم پیغمبر وفرمان پادشاہ براے سلامتئ ملت وحفظ ناموس وترقی ومعموریت مملکت باہم توأم است- ہرکہ از امر خدا بیروں برود عذاب اخروی را گرفتار خواہد شد- وہرکہ از اطاعت پادشاہ خارج شود عقاب دنیوی را دوچار خواہد شد- وہرکہ خلاف امر ونہی پیغمبر را بکند- در ہردو جہان روسیاہ

وشرمندہ خواہد بود۔ وہرکہ اطاعت خدا ماکرد۔ بہشت نصیب اوست۔ وہرکہ فرمان پادشاہ را برد۔ شفقت و مرحمت قسمت اوست۔ وہرکہ با اوامر رسول متحمل شود بالذت آخرت وعزت دنیا متجلی گردد۔ رحم امنائے دولت دنیا دبر آنست کہ ایں تقصیرات شما را برائے جہالت و نادانی کہ دارید نہ بخشند۔ اما شما را لازم است عقل وہوش پیدا کنید۔ خیر خود تاں را ملاحظہ بنمائید۔ بہ نیت خالص از صداقت اندیشان دولت باشید۔ در ہر خصوص اوامر و نواہی را یاد بگیرید۔ خیالات فاسدہ را از سر خود بیروں کنید تا رستگار بشوید +

بیگہا۔ بسر وچشم نچالنگ! بجان ودل نصیحت شما را قبول داریم +

نچالنگ۔ (دست صونا خانم گرفتہ) بہ بیں! بخوبی و اشک چشم تو حیدر بیگ را از تو جدا نہ کردم۔ از او خوب متوجہ مے شوی باز بکارہائے بد اقدام نکند۔ تا از بالا جواب برسد +

صونا خانم۔ چشم نچالنگ! خاطر جمع۔ خودم را بہ کشتن میدہم۔ نمے گذارم کہ دیگر پئے کارہائے بد برود +

نچالنگ۔ خیلے خیلے راضیم۔ ضمانت تو از ضمانت ہمہ کس معتبر تر است۔ خدا حافظ! (مے رود کہ برود) +

حاجی قرہ۔ دور سرت گردم نچالنگ! ایسا ولان مو و را و

وقت گرفتن من نیم عباسی از جیبم در آورده اند- بفرمائید بدهند+

پنجالنگ- (بمود راو) بفرمائید الآن پول این را بدهند- این قسم عملهاے این یساولها باید ترک بشود- تاکے اینها بے ترتیب و دله خواهند بود- این کارها چه معنی دارد- بدنامی دولت است- دلیل است به بے عرضگئے من و شما+

حاجی قره- خدا عمر و دولت ترا زیاد کند! آقا! تا عمر دارم این التفات شما را فراموش نخواهم کرد+

(پنجالنگ دور مے رود- آدمهاش هم پشت سر آنها مے روند)+

پرده مے افتد

تمام مے شود

ڈرامہ

(بقلم محمد صادق- صدیقی منشی فاضل)

فرہنگ و تعلیقات

سرگذشتِ مردِ خیس

ص۱۱ | حاجی قرہ - اصل ترکی میں حاجی قارا ہے +
یوز باش - ترکی لفظ ہے - یوز بمعنے صد (سٗو) اور باش بمعنی سردار - فوج میں سٗو سپاہیوں کا سردار - داروغہ - جمعدار
قراول - فوجی سپاہی - ترکی لفظ ہے - دیدبان - محافظ - کانسٹیبل +
مووراو - رُوسی زبان میں شہر کے مجسٹریٹ کو کہتے ہیں +
پنچالنگ - یہ بھی روسی زبان کا لفظ ہے - حاکم ضلع یا ڈپٹی کمشنر کے برابر کا عہدہ ہے - چیف سپروائزر +
یساول - ترکی لفظ ہے - پولیس کانسٹیبل - سنتری - دیکھو فوقی یزدی کا یہ شعر ؎

پرۂ آں نگاہ خشم آلود + کہ یساول بہ مجلس غضب است

تکذبان - اصل ترکی کتاب میں صرف تکذ ہے +

ص۲ | اوبہ - اوبا - بستی - قریہ - گاؤں - خیمہ گاہ +
بہ سر سنگے - ایک پتھر پہ چٹان پہ +

ص ۴۲

سر۔ طرف۔ کنارہ

بکار... خورد۔ بہ کار خوردن۔ کام آنا۔ مفید۔ "بہ کار آید"
کا استعمال آجکل بہت کم ہے +

آلاچیق۔ (اصل ترکی میں آلاچوق ہے)۔ بید کی تیلیوں کا
بنا ہوا جالی دار خیمہ جو نمدے سے ڈھکا ہوا ہوتا ہے +

دست بیاورد۔ دست سے پہلے حرف جار "بہ" محذوف
ہے۔ ہاتھ میں لائے +

روزہائے گذشتہ۔ "در" حرف جار محذوف ہے +

لا اقل۔ کم از کم۔ آجکل بہت مستعمل ہے +

چاپیدن۔ غارت کرنا۔ لوٹنا۔ لوٹ مار کرنا +

چپاوی۔ (چپاو)۔ چھاپہ۔ لوٹ۔ غارت +

داغاں کردن۔ پریشان کرنا۔ چھاپہ مار کر تتر بتر کر دینا

قزل باش۔ (قزل = سرخ۔ باش = سر) نادرشاہ کی
فوج میں ایک ایرانی دستہ کا نام تھا۔ جس کی ٹوپیاں
سرخ ہوتی تھیں۔ ترک اہل ایران کو مجازاً
قزلباش کہتے ہیں +

عثمانلو۔ آل عثمان۔ ترک +

دعوائے۔ جنگ۔ مٹھ بھیڑ +

لزیک۔ صحرانشینوں کا ایک قبیلہ ہے +

لات و لوت۔ حقیر۔ بے مایہ۔ مفلس۔ کنگال +

سوراخ کوہ۔ غار۔ کھوہ +

۴ یراق۔(یراغ) آجکل بمعنی ساز وسامان واسلحہ استعمال
کرتے ہیں۔اصل میں اس گھوڑے کو کہتے تھے جس پر
سوار ہو کر غارت کرنے کے لئے جاتے تھے +
اُلجہ کردن۔ لوٹنا۔ غارت کرنا۔ ڈاکہ مارنا۔
پار یک ہیچو الخ۔ اس کے پہلے حرف شرط محذوف ہے
یکِ تنکیر کا فائدہ دے رہا ہے + اگر پھر کبھی ایسی
مٹھ بھیڑ کا موقعہ ملا تو الخ +
راحت الخ۔ اس کے پہلے حرف محذوف ہے۔آرام سے
بیٹھ۔ امن سے رہ + راحت آجکل و بہ راحت ،
استعمال ہوتا ہے +
دلگی۔ چوری چکاری۔ راہزنی۔عیاری +
بانا زور۔ خسیس کمینہ حقیر +
خیش راندن۔ ہل چلانا۔ کھیتی باڑی کرنا +
لنبران ۔ نام قبیلہ +
لک۔ نام قبیلہ +
جوان شیر۔ ایک قبیلہ کا نام ہے +
اخمش را ریختہ۔ تیوری چڑھائے۔تیوری پر بل ڈال
کر +
روش۔ رویش۔ آجکل ضمیر متصل لگاتے وقت اگر اس
کے ماقبل حرف علت ہو تو یٰ نہیں لگاتے۔ مثلاً
بابام (بابایم) گلوم (گلویم) عموم (عمویم) وغیرہ +

صـ۴۳ ہے کردن۔ اطلاع دینا۔ افسوس اور حسرت کرنا۔
گھوڑے کو چلانا + ملا طغرا سے
بیا تا برخشِ طرب ہے کنیم + سمند غم و ہر را پے کنیم +
علی خراسانی سے
مرا رساند بکوے تو ہیچو باد صبا
بشوق خویش دریں راہ بس کہ ہے کردم
ہے کلمہ تنبیہ بھی ہے +

صـ۴۴ ہا۔ کلمہ تنبیہ ہے۔ جو کسی چیز کے دفعتہً سامنے آجانے یا
بھولی ہوئی بات کے یاد آنے کے موقعہ پر بولتے ہیں +
راہ افتادن۔ چل پڑنا +
فکری۔ فکرمند۔ ہیچو فکری ... مے آئی؟ فکرمند سے
معلوم ہوتے ہو؟
دہن لق۔ دھوکے اور فریب کی باتیں کرنے والا۔ بکواسی۔
لق۔ فریب۔ دھوکا۔ خراب اور گندا انڈا + (برہان)
حرفِ مفت زن۔ یاوہ گو۔ بکواسی +
بلوک۔ علاقہ۔ ضلع +
بَہ۔ حرف انبساط ہے جو فرط لذت یا خوشی میں زبان پر
آتا ہے۔ مگر یہاں طنزاً بولا گیا +
گشنگی۔ عوام لوگ گرسنگی کو بگاڑ کر گشنگی کہتے ہیں سے
شاعر و رمال و مرغ خانگی + ہر سہ تا گہ میخورند از گشنگی

ص۴۴

بسنحق اطعمہ ؎

صبا بہ گلشن گیپا گرت گذار افتد
بحق پاچہ کہ بوے بہ گشنگاں آری

دشخار - (دشخوار) بمعنی دشوار۔ مشکل (برہان)

ص۴۵

لابد شدہ ام - مجبور ہو گیا ہوں +

بے پولی - یائے مصدری ہے (بے پول شدن) مفلس ہونا - مفلسی +

عروسی کند - اس کے پہلے کاف بیانیہ محذوف ہے +

گریخت گریزاند - (خود بھی) بھاگ گیا (اور لڑکی کو بھی) بھگا لے گیا + واو عاطفہ محذوف ہے - اور یہ حذف عام ہے +

بگردنم ... آمدہ است - مَیں مجبور ہوں میرے ذمہ ہے +

آہ - اوہ - یہ کلمے افسوس - رنج اور بیتابی کے موقعہ پر بولے جاتے ہیں +

خوب آوازہ الخ - بات تو خوب کہتے ہو (طنزاً) مگر رک رک کر بولتے ہو +

آوازہ خواندن - گانا -

ص۴۶

دو آنقدر - اس سے دوچند

حالیش کنم - (او را حالی کنم) حالی کردن - اطلاع دینا جتانا +

پیدا کردن - تلاش کرنا - ڈھونڈنا +

صـ۷۴

بتہ۔ بوتہ۔ درخت۔ جھاڑی +

قشنگ۔ خوبصورت وخوشنما۔ ترکی لفظ ہے +

پیداش نیست۔ اسکا پتہ نہیں +

کمے ہم وا مے ایستم۔ تھوڑی دیر اور ٹھیرتی ہوں +

خیر۔ جس طرح یہ لفظ "اچھا" اور "بہت اچھا" کے لئے آتا ہے۔ اسی طرح بسا اوقات نفی کی تاکید بھی کرتا ہے +

نیز بمعنی اجر۔ نفع فائدہ بولا جاتا ہے۔ محسن تاثیر ؎

چو گویمش کہ بگیرم دل از تو گوید "خیر"
خداش خیر دہد آنکہ خیر مے گوید

بینی باز... دوچار شد۔ دیکھئے (نہیں معلوم) پھر کس دیوانے اور غافل از خدا سے جا بھڑا +

تابیدن۔ گمراہ کرنا۔ پھسلانا + تابیدند۔ جنہوں نے اسے پھسلایا +

توے۔ اندرون چیزے +

سلمان ساوجی ؎

چوں غنچہ بستہ ام سر دل را بصد گرہ
تا بوے راز عشق نیاید ز توے دل

دوستاق۔ قیدخانہ۔ قید۔ مقید۔ محبوس +

مرزا معز فطرت ؎

شدم دستاق ترکے روز و شب در خانۂ زینے
تبسم حقۂ لعلے تغافل عشوہ آئینے۔

ص۴۷ | دیگر... نمے شوم - (پئے کسے بلند شدن - کسی کا پیچھا کرنا) اس کے پیچھے نہ پڑونگی - اس کا خیال نہ کرونگی +
مے نشیند زمین - زمین کے پہلے حرف جار (روئے یا "بر" محذوف ہے +
پشت بونہ - جملہ شرطیہ ہے - اور اس کے پہلے حرف شرط محذوف ہے +

ص۴۸ | آہ - (ہا) دیکھو نوٹ صفحہ ۴۴ +
رفیقہات - (رفیقہا یت) دیکھو فرہنگ صفحہ ۴۳ +
گوش بدہ - کان لگا کر توجہ سے سُن +

ص۴۹ | جلو اسب گرفتن - گھوڑے کی باک پکڑ لینا - گھوڑے کو روکنا +
حرفت را بعد بگو - باتیں پھر کر لینا - حرف بمعنی کلام - آجکل بہت مستعمل ہے + "دو پارۂ حرفے داشتم - بگویمت" +
دختر - اظہار محبت کے لئے لفظ دختر سے مخاطب کرتا ہے +
ایلیت - متعلق بہ ایل - (ایل - گھرانا صحرانشینوں کا قبیلہ) +
پول پیدا کن - روپیہ کمانے والا - حقارت سے خطاب کرکے کہا ہے + اس لئے "میکرد" صیغۂ واحد غائب

ص ۴۹

بجائے (واحد حاضر) بولا ہے +

دست ہم گرفتہ۔ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کے۔ خود بخود +

طوی نے گیرند۔ باقاعدہ نکاح نہیں کرتے +

بے حیا الخ۔ منادا ہے۔ جس کا حرف ندا محذوف ہے

ص ۵۰

فکر رفتہ۔ بہ فکر رفتہ +

دہ۔ اسے کبھی تو بے صبری اور جلدی کے وقت بولتے ہیں۔ کبھی خبردار اور متنبہ کرنے یا دھمکانے کے موقع

بنشین زمین۔ زمین کے پہلے حرف جار محذوف ہے +

ایہ۔ نفرت کا حرف ہے جو بیزاری اور ناپسندیدگی ظاہر کرتا ہے +

چیت۔ (چنت) چھینٹ۔ ولایتی چھپا ہوا کپڑا +

قدغن۔ (غدغن) ممانعت۔ حکم امتناعی۔ تاکید +

ص ۵۱

تومان۔ ایک ایرانی طلائی سکہ ہے۔ جو ساڑھے سات روپیہ کے برابر ہوتا ہے +

بہ اش۔ (با او) حرف بآ کے ساتھ ضمیر متصل کا لگا محاورہ جدید ہے +

صحبت۔ اختلاط۔ گفتگو + حاجی محمد جان قدسی ؎

بر سر پیمانۂ غم ہرگز آں صحبت نبود

بود غم ہم بیش ازیں امابدیں لذت نبود

ناخوش۔ بیمار۔ علیل +

چہ چی۔ چہ چیز کا مخفف ہے۔ کیا؟

سا۵ | بچہ کار من مے خورد - بکار خوردن - بکار آمدن - میرے کس مطلب کی ہے +
ہن ہن - من من کرنا - چبا چبا کر باتیں کرنا - تامل سے گفتگو کرنا - ہانپنا +

صا۵۲ | قرض کردن - قرض لینا + سلیم ؎

ایں ہمہ افغاں ندارد گر جفائے دیدۂ -
سخت بے صبری سلیم اندک تغافل قرض کن

خیبر - دیکھو فرہنگ صفحہ ۴۷ +

تاجیک - ترکوں اور عربوں کے علاوہ دوسری قوموں کو تاجیک کہتے ہیں - اصل میں تاجیک وہ عربی نژاد قومیں ہیں جو عرب کے علاوہ اور ممالک میں بود و باش رکھتی ہیں +

ارس - ایک دریا کا نام ہے جو کوہستان قالیقلا سے نکلکر اردبیل کے نیچے بہتا ہوا بحیرۂ خزر میں جا گرتا ہے ایک سو پچاس فرسنگ لمبا اور جنوب سے شمال کو بہتا ہے اس کا پانی بہت تیز ہے اور سیلاب کے دنوں میں اسے عبور کرنا دشوار ہے +

قزاق - (کاسک) روسی فوج کے سپاہی +

بلدم - بلد ہستم - واقف ہوں - جانتا ہوں +

۵۳ | گشنہ - گرسنہ - دیکھو فرہنگ صفحہ ۴۴ لفظ گشنگی +
دیگر چہ طور... ماند - پھر بھوکے کس طرح نہیں رہینگے ؟

صـ ۵۳
چونکہ - جدید محاورے میں بمعنی وہ اگرچہ مستعمل ہوتا ہے +
پس کمتر الخ - پھر مجھ سے زیادہ ذلیل اور کمینہ کوئی نہیں +
الآنہ - ابھی - اسوقت - عربی لفظ الآن کے بعد ہا سے
تفنن لگائی گئی ہے +
پا شدن - اُٹھنا - کھڑے ہونا +
دردت بجانم - درد تو بجان من باشد !
خجالت نگذار - خجل مکن +

صـ ۵۴
دوام نمے کنی - دوا ے من نے کنی + یہ بھی روش - بابام
وغیرہ کی طرح ہے +
آے - حرف ندا ہے - جس میں زور سے پکارنے کے لئے
اشباع کیا گیا ہے +
ننم - ننۂ من - ماں کو پیار سے ننہ کہتے ہیں - بعض وقت
ماں بھی بچے کو پیار میں وننہ جان، کہ لیتی ہے +
وا نایست - چلے جاؤ - بالکل نہ ٹھیرو +
حرفت را برگرداں - اگر نہ الخ - اپنے لفظ بدل لو ایسا
نہ کہو ورنہ الخ +
بغل گرفتہ - در بغل گرفتہ - حرف جار محذوف ہے +

صـ ۵۵
شب خاطرم آمد - اس میں حرف جار محذوف ہے +
رات کو مجھے یاد آیا +
گاو گلبا - چرواہا + گاو گل - گلۂ گاؤ و جانوراں دیگر مثل
شتر وغیرہ +

۵۵ص

اول صبح… بیشود۔ اول صبح گاد گلیا ہا وغیرہ دچارے شود +

لنگہ۔ جوڑے دار چیز کے ہر حصہ کو کہتے ہیں +

لنگۂ کفش۔ جوتی کے جوڑے کا ایک پاؤں +

بہ جورم۔ بہ جویم کا بگڑا ہوا ہے + تاریکست… بجورم۔

ہنوز شب تاریکست نے توانم بجویم +

یات۔ دیکھو فرہنگ صفحہ ۴۳ لفظ روش +

۵۶ص

قدک۔ رنگدار سوتی کپڑا + مرزا طاہر وحید سے

بزیر چرخ ز سرکوب قد دشمن تو

بود برنگ قدک در دکا نچۂ دقاق۔

کرپاس۔ سفید رنگ کا کپڑا + سیفی سے

تا عاشق روے مہ کرپاس فروشم

شد چاک مرا پیرہن صبر چہ پوشم

شلّہ۔ لٹھے وغیرہ کی قسم کا کپڑا +

نیم ذرعے۔ یائے وحدت ہے +

بے دماغ۔ غمگین۔ غصّہ سے بھرا ہوا۔ جلا بھنا +

بازار۔ منڈی۔ بیوپار۔ لین دین۔ معاملہ۔ تجارت +

میر صیدی سے

نیست سودے کہ زیانش نبود در دنبال

ہارمے بندم ازاں شہر کہ بازارے نیست

جر باد قانی سے

صـ۵۶

فتنہ بازارے بچشمش داشت پرسیدم کہ چیست
گفت آشوبے برائے روز محشر مے خرم

بدہ بستان - لین دین - خرید و فروخت - داد و ستد +

سگ پدر - وہ شخص جس کا باپ کتا ہو - کتے کا بچہ + گالی ہے +

دستش الخ - یعنے دستش سنگین بودہ - وآں کنایہ از نحوست است +

قلعہ - اردگرد کے دیہاتی لوگ شہر تفلس کو قلعہ کہتے ہیں +

توب - کپڑے کا تھان جو عموماً چالیس گز کا ہوتا ہے + ملا طغرا ساقی کو مخاطب کر کے کہتے ہیں ؎

ز بزازیت صد کدو گشتہ داغ
کہ شد توب اطلس نصیب ایاغ

منات - ملک روس کا ایک سکہ ہے - جو تین شاہی ایرانی کے برابر ہوتا ہے - روبل +

قرآن بخورد - قرآن کی قسم کھائی - قرآن فرو خوردن و مصحف خوردن بھی مستعمل ہے + ملا شانی تکلو ؎

شانی بہ ترک عشق تو سوگندے خورد
باور مکن اگر ہمہ قرآن ہے خورد

صـ۵۷

ناشور - کورا اٹھا - شور عام لوگ شو کی بجائے استعمال کرتے ہیں - مثلاً مُردہ شور بجائے مردہ شو ہے +

خیر - حکم نفی - بعضے نے یا نہ (دیکھو نوٹ صفحہ ۴۷) +

صـ۵۷

ابوی - غلط العام ہے (میرا باپ) یہاں مؤذن بوجہ اپنی جہالت کے "تیرے باپ" کے معنی میں استعمال کرتا ہے +

میخواہی چہ بکنی - چہ مے خواہی کہ مے کنی - جدید محاورہ میں یہ ترکیب عام +

عباسی - ایک تانبے کا قلیل قیمت سکہ ہے جو شاہ عباس نے مروج کیا تھا +

دیوانہ ای کہ - جدید محاورے میں لفظ کہ تنبیہ کے موقعہ پر تاکید اور خبردار کرنے کے لئے بولا جاتا ہے +
(یعنے تو دیوانہ تو نہیں ہوگیا؟) +

صـ۵۸

بہ پدر من - ب بمعنے برائے +

مردکہ - ک تصغیر برائے حقارت ہے +

سرخود - آپ ہی آپ - خود بخود +

نگفتہ باشی - جملہ شرطیہ ہے - حرف شرط محذوف ہے +

ہم نقلے ندارد - کچھ پرواہ نہیں - کیا مضائقہ +

شمارا مے گفت - تمہارے متعلق ہی کہتا تھا +

مشتبہ شدن - غلطی کھانا - دھوکا کھانا +

پیدا اش کن - اسے ڈھونڈ لے - اس کی تلاش کر لے +

شاہی - تانبے کا سکہ ہوتا ہے - جو قران (صاحب قران) کا بیسواں حصہ ہوتا ہے +

دشت کردن - صبح کو پہلا نقد سودا بیچنا - بوہنی کرنا - جب صبح کسی دوکاندار سے اودھار سودا مانگا جائے تو

ص ۵۸

وہ کہتا ہے "ہنوز دشت نہ کردہ ام" اور جب بوہنی کر لیتا ہے تو پیسیوں کو دانتوں کہتا ہے "دشت از دست حلال زادہ" + میر نجات ؎

رنگیں نہ گشتہ دامن صحرا ز خون ما
دشتے نہ کردہ است بہار از جنون ما

محسن تاثیر ؎

در محبت نسیہ دل بردن فراوان است ولیں
ہست گر دشتے دریں سودا بیابان است وبس

ترا بخدا الخ۔ تمہیں خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ دوکان کے سامنے نہ کھڑے ہو +

ص ۵۹

چپوق۔ (چپوق) چرٹ۔ پایپ +

غلیان۔ (قلیان) حقہ + محسن تاثیر ؎

پرُ ز دست خویش چوں غلیاں کدورت می کنم
ہمدمے کو تا ز خود دود دلے خالی کنم

حاضر۔ یعنے تیار "حاضر جواب" میں بھی انہی معنوں میں ہے +

چاق مے کنم۔ تازہ کر دیتا ہوں۔ تیار کر دیتا ہوں۔ چاق تروتازہ۔ اصحیح وتندرست + ملا طغرا ؎

شود ز حاصل خود ہر کسے دماغش چاق

ایضاً ؎

ز بوئے خامۂ نرگس دماغ من چاق است
شکستن دل من ہم چو گل باوراق است

صہ ۵۹ | یاں کہ خوب الخ - یہاں کاف حرف شرط ہے +
قلعہ پیغام کردم - بہ قلعہ پیغام کردم - قلعہ کے لئے
دیکھو نوٹ صفحہ ۵۶ +
غلام بچۂ شما - حاجی انکسار سے اپنے بیٹے کو "غلام بچہ
شما" سے تعبیر کرتا ہے - گویا حاجی خود ان کا غلام ہے +
رو اکنید - فرمائش کرو +
جور - قسم - طرح + احمد چہ جور پسرے بود +
ہیچ جا -
دو کان ، ہیچ کسے } ہر دو کے پہلے حرف جار محذوف ہے +
قماش - قماش اوّل بمعنے جنس و سرمایہ - قماش دوم بہ
معنے وضع - طرز - ساخت +
ازیں سر الخ - اِدھر لایا اور اُدھر خرید کے لے گئے +
صہ ۶۰ | تدارک دیدن - انتظام کرنا +
چہ چیز است - یہ کیسا نیک کام ہے - کتنا مفید ہے
خیر تو ہے ؟
جواب کردن - انکار کرنا + کمال اسماعیل ؎
آساں بود سوال چنیں را جواب کرد
چہ طور آدمی - چہ طور آدم ہستی ؟ آجکل آدم بمعنی انسان
اکثر بولتے ہیں - مثلاً احمد آدم خوبے است +
بروم - مخفف بروم +
صہ ۶۱ | ایں چہ .... داری - کاف بیانیہ محذوف ہے +

ص ۶۱

جواب کہ نکردم - کاف تاکیدی معنوں میں ہے - انکار تو نہیں کیا +

ہفت وہشت دہ - ہفتدہ وہشتدہ +

اینکہ فائدہ ندارد - اس سے تو کچھ کام نہیں نکلتا +

غلیان دیگر - حُقّہ کا ایک اور دَور +

ہمہ اش الخ - اش کا مرجع تمباکو ہے +

تکان دادن - ہلانا - جھاڑنا +

نتوانستۂ بفروشی - نتوانستۂ کہ بفروشی + کاف بیانیہ محذوف ہے +

یک عالم الخ - بہت نقصان اٹھا رہا ہے +

در سر پانزدہ روز برسانیم - پندرھویں دن تمہیں تلومنات کا فائدہ پہنچاویں +

ص ۶۲

بیرون مال مے کنی - مارا بیروں مے کنی - محاورہ جدیدہ

پائیں - نیچے + حرف جر ہے زیر کے معنوں میں آجکل عام طور پر استعمال کرتے ہیں +

بدرک - بدرکِ جہنّم - (یعنی آج کی بکری بھی فضول اور برباد ہی گئی) +

اگر نہ الخ - صد تومان سے پہلے وخواہ، یا داگر، محذوف ہے دبر وید، گفتم کا مقولہ ہے +

خیر برسان - (خیر رسانندہ - برسان - صیغۂ امر حاضر از رسانیدن) اسم اور امر ملکر اسم فاعل ترکیبی ہے +

ص ۶۲

خیر رساں - فائدہ پہنچانے والا +

قرش - (قروش) ترکی سکہ ہے جو اڑہائی آنے کے برابر ہوتا ہے +

ص ۶۳

بزن بہادر - دلیر - من چلا +

مرغ پر مے اندازد - (خوف سے) پرندے کے پر بھی جھڑ جاتے ہیں - پرندے بھی سہم جاتے ہیں +

تا - یہاں بمعنی (وازاں کہ) +

رواج - بمعنی مروج استعمال کیا گیا ہے +

ذرعے یک عباسی - ایک عباسی فی گز - عباسی کیلئے دیکھو نوٹ صفحہ ۵۷ +

چہارے گردانکہ - مولانا آزاد مرحوم ایک جگہ گردانکہ کا وزن ۸۰ مثقال لکھتے ہیں +

نمے گذارند الخ - زمین پر پڑنے نہیں دیتے - فوراً خرید لیتے ہیں +

گمرکخانہ - چونگی خانہ - وہ دفتر جہاں مال درآمد پر محصول لیا جاتا ہے +

ص ۶۴

ہرگاہ - کلمہ شرط ہے - بمعنی اگر +

ماہے دو ہفتہ - مہینے میں دو بار +

مے ترکد - ترکیدن و ترقیدن - پھٹنا، شق ہونا ۔

صـ ۶۴

زمین ترکید و پیدا شد سرخر

مجلس استنطاق ۔ باز پرس کی مجلس ۔ مراد ۔ کچہری ۔ عدالت ۔ سشن ۔ جوری +

ایہ ۔ کلمہ تنبیہ ہے +

گردرو ۔ رو رفتن سے حاصل مصدر ہے ۔

جز اینکہ پشہ الخ ۔ سوائے اس کے تمہاری آنکھوں اور منہ پر مچھر بیٹھیں تمہیں اور کچھ آمدنی نہیں +

روت ۔ روے تو +

واسہ ۔ "واسطہ" کو بگاڑا ہوا ہے ۔ اور برائے کے معنی میں ہے +

سر در بردن ۔ علم ہونا ۔ واقفیت ہونا +

صـ ۶۵

دزد مزد ۔ چور چکار ۔ مزد تابع مہمل ہے +

پونزدہ ۔ پانزدہ ۔ پندرہ ۔ ۱۵ ۔ عوام الناس اکثر الف کا امالہ واو سے کر لیتے ہیں ۔ جیسے قربانت سے قربونت +

پوش ۔ ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے ۔ یہاں بمعنے پرکاہ ہے نہایت کم قیمت چیز کو بھی پوش کہتے ہیں +

دعواے ۔ دیکھو صفحہ +

صد الخ ۔ جملہ شرطیہ ہے ۔ اگر صد الخ +

بروی بیائی ۔ بروی و بیائی ۔ حرف عطف محذوف ہے +

ماکہ الخ کہ تاکید کے لئے استعمال ہوا ہے +

صہ ۶۵

رشادت - بمعنے جرأت - دلیری - خوبی +
نفرے - فی کس - ہر ایک آدمی کو +
صد تومان الخ - جملہ شرطیہ ہے اور حرف شرط محذوف +
صد تومان پنج تومان - پانچ فیصدی - سو تومان پر
پانچ تومان +

صہ ۶۶

طرف شب - رات کے وقت - طرف بمعنے وقت
و ہنگام (بہار عجم) +
بے وقت نیایید - دیر کر کے نہ آنا +
پدر سوختہ - وہ شخص جس کا باپ (آتش جہنم میں) جلنے
کے قابل ہو - دوزخی کا بیٹا +
سوداگری الخ - جملہ شرطیہ - اگر حرف محذوف ہے +
چہ خاک بہ سر بریزم - رنج اور بیتابی کی حالت میں
حسرت اور افسوس سے کہتا ہے کہ "میں اپنے سر
میں خاک ڈالوں؟" +
ہمچو کارے - ایسا کام، مال ممنوعہ کی درآمد کی طرف
اشارہ ہے +
ضرر ... بیارم - یہ خسارہ پورا کروں +
غصہ مرگ - ضد شادی مرگ +
در ِ سیا - دروازہ - ڈھکنا +
سوا سوا - برابر - ترتیب سے علیحدہ علیحدہ +
در بین - اسی اثناء میں +

صہ ۶۷

مے خواہی چہ کنی - چہ مے خواہی بکنی +

دزدی کہ الخ - کوئی چوری ہے جو مجھ سے چھپاتے ہو ؟

یک ہیچو چیزے - کچھ ایسی ہی بات ہے +

مگر - حرف استفہام ہے +

چارۂ سر خودم رابکنم - میں اپنا انتظام کروں - مگر تکذبان مذکورہ بالا فقرے کو اصلی معنوں میں وہ "میں اپنے سر کا علاج کروں" لیتی ہے اور پوچھتی ہے کہ تمہارے سر کو کیا تکلیف ہے جس کا علاج میں نہیں کرنے دیتی +

دیگر مے خواہی چہ بشود - (غصے کی حالت میں کہتا ہے کہ تیری نحوست سے جو مصیبت آنی تھی وہ تو آچکی) اب تو کیا چاہتی ہے کہ وہ ہو جائے +

گلوم - گلویم
گلوت - گلویت } دیکھو نوٹ صفحہ ۴۳ لفظ روش +

قاب - اصل میں تو گول رکابی یا پلیٹ کو کہتے ہیں - مگر اسجگہ ٹھیکریوں کے وہ گول گول گٹے مراد ہیں. جو بچے گھڑ گھڑے کے بہت سے جمع کر لیتے ہیں - یا کعب کا بگڑا ہوا لفظ ہے - ٹیڈیا + قاب سیدار - سلریٹ لیسر

جمع کنند - اس فاعل بچہ ہا جمع ہے - مگر فعل واحد استعمال ہوا ہے +

صد سال الخ - جملہ شرطیہ ہے یعنی اگر صد سال الخ +

صـ ۶۷
ہمہ اش - ضمیر کا مرجع پول ہے +

صـ ۶۸
زنکہ - تصغیر زن - حقارت کے لئے +
تخمتاں الخ - تمہاری نسل جل جاوے + تخم - بیج - بچہ - انڈا +
ہے شو - چلی جا - دور ہو + دیکھو فرہنگ صفحہ ۴۳ +
کولی - ایران میں ایک آوارہ گرد گروہ ہے - جس کی عورتیں عموماً بدچلن ہوتی ہیں - بے حیا اور بدکار عورت (اصل میں کابلی کا بگاڑا ہؤا ہے) +
گورسیاہ - تاریک قبر جس میں روشنی نہ آوے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نیک کردار لوگوں کی قبروں میں روشنی ہوگی +
راہ عزرائیل بند شود الخ - خدا کرے کہ عزرائیل کو دنیا میں آنا نصیب نہ ہو کہ اس نے تجھ جیسے خسیس کو اب تک زندہ چھوڑ رکھا ہے وغیرہ +
خودتی - خودت ہستی +
ہیچ نباشد - جملہ شرطیہ ہے - اور کچھ نہیں تو +

صفحہ ۶۹
خانۂ تو - در خانۂ تو - حرف ظرفیت محذوف ہے +
حاضری - حاضر ہستی - حاضر بمعنے تیار - دیکھو نوٹ صفحہ ۵۹ +
سوا کردن - نکالنا - علیحدہ کرنا
مے سپارم دستتاں - بدستتاں مے سپارم -

صـ ۶۹

تمہارے سپرد کر دوں گا +

آں طور - اُسی طرح +

باشد - یونہی سہی +

صـ ۷۰

نوکرہ - تصغیر نوکر +

آدم ناشناسے - یائے تنکیر ہے - کوئی ناواقف آدمی +

زہرہ ترک شدن - بہت دہشت زدہ اور خوفزدہ ہونا +

ذرع ذرع کن - گزوں سے ناپنے والا - بزاز - دوکاندار +

جا آوردن - خیال کرنا - جاننا +

نرسو - محاورۂ جدید میں نرساں کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں +

بے جہتہ - بے وجہ +

مال بگیرہا - مال گیر - مال کو پکڑنے والا +

ناقولا - بدمعاش - شریر +

اسپ پالانی - باربرداری کا ٹٹو جس پر پالان پڑا ہو +

الاغ - گدھا +

تو ہم چہ مے دانی الخ - تمہیں کیا معلوم - تم کہو گے کہ وہ رہگذر فقیر ہے +

لخت کردن - کپڑے اتار لینا - سب مال متاع چھین لینا +

صا۔ در ہر... باشد۔ خواہ کسی لباس میں ہی کیوں نہ ہو +
توبہ دادن۔ توبہ کرانا + کمال اسماعیل ؎

پارسا از لب ساغر بدہاں آب آورد
دیگرے راز مے ونقل چرا توبہ دہد

گردۂ یابو۔ بر گردۂ یابو۔ ٹٹو کی پیٹھ پر +
تذکرہ۔ پروانۂ راہداری۔ غیر علاقے میں جانے کیلئے
اپنی حکومت کی اجازت کا پروانہ۔ پاسپورٹ۔
پاسپورت +

صا۔ سالیان۔ ایک شہر کا نام ہے +
بلیط۔ فرانسیسی و بلیت، ٹکٹ۔ پروانہ۔ راہداری +
کوتک۔ (کتک)۔ بید۔ تازیانہ +
وعدۂ من۔ معلوم ہوتا ہے کہ نوکر نے حاجی کے
ساتھ کسی خاص مدت کے لئے ملازمت کا معاہدہ
کیا ہؤا تھا +
مواجب۔ نوکروں کی ماہواری تنخواہ۔ تنخواہ آجکل
وہاں، کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے +
منکہ نمی روم۔ کاف تاکید ہے۔ میں تو نہیں جاؤنگا +
ہر چہ شکمت الخ۔ جتنا تمہارے پیٹ میں آسکتا ہے
کھانے کو دیں گے +
یکے یک توب الخ۔ فی کس ایک تھان چھینٹ کا بھی
تمہیں دیں گے +

صے ۲۲ | بارم را الخ - جملہ شرطیہ ہے +
تلاش مے کنم - فکر مے کنم تلاش بمعنی فکر و خیال +
ظہوری ؎ بایں طالع سست وارم تلاشے
کہ خود را بآں طرہ محکم بہ بندم
باشد الخ - اچھا یوں ہی سہی - اگر یہ بھی کر دو پھر بھی اچھا
ہے - غنیمت ہے +
خانتاں - خانۂ تاں - خانۂ شما +
شوہرکہ - تصغیر شوہر +
کارے بسرش بیاید - جملہ شرطیہ ہے - اگر اس پر کوئی
مصیبت آئے گی تو الخ +
بچہ ہام - بچہ ہایم +

صے ۲۳ | غرشا غرش - اصل ترکی میں قرشا قرش ہے - پانی کے چلنے کی
آواز کی نقل +
یمہ - بادل - کہر - (برہان) +
نے شود گذشت - گذشتن نے شود - پار ہونا ناممکن
ہے +
ہاے وہو - شور و غوغا +
بارہا - اسباب کی گٹھڑیاں +

صے ۲۴ | قاچاقچی - مال ممنوعہ کی تجارت کرنے والا - قاچاق - مال
ممنوعہ - قاچاق چور کو بھی کہتے ہیں +

صـ۴ـ۷

ہر کس کہ مے خواہد باشد۔ خواہ کوئی ہو +

دنبالہ الخ۔ قزاق سب چلے جاتے ہیں +

سکندری خوردن۔ گھوڑے کا ٹھوکر کھا کر گرنا +

داد زدن۔ فریاد کرنا شور کرنا +

آ۔ حرف ندبہ ہے +

ہرائے۔ آواز مہیب مانند سباع و وحوش۔ یا یہ لفظ "برائے" ہے۔ اور اسکے بعد حاجی کی زبان بند ہو جاتی ہے شاید برائے خدا کہنا چاہتا تھا +

گود۔ گہرا۔ عمیق +

بابام۔ بابائے من۔ میرا باپ +

بچہ دردت الخ۔ تمہاری کس مرض کی دوا ہے کہ تمہیں اس کا فکر ہے +

جفنگ گفتن۔ بیہودہ بکواس کرنا +

صـ۵ـ۷

مے بردم۔ مرا مے برد +

دل تنگ۔ غمگین۔ ملول +

یکدفعہ مے ریزند... کنارہ بکشیم۔ قزاق ہم پر ایک دم لوٹ پڑیں گے اور ذلیل کریں گے + ہم کو دریا کے کنارے سے جلد علیحدہ ہو جانا چاہئے + (پریشانی کے موقعہ پر جو بے ڈھنگے جملے بولے جاتے ہیں۔ اس کو مترجم نے کس خوبی سے دکھایا ہے) +

ارامنہ۔ ارمنی کی جمع ہے +

ص ۷۵ | شیرم ۔ شیر من ۔ میرے شیر ۔ حوصلہ بڑھانے کے لئے اس کو شیر کہتا ہے +
ہر وقت گفتم ۔ جو نہی میں کہوں +

ص ۷۶ | بخش ۔ حصہ +
اہل ولایت حساب مے شوند ۔ آخر اہل وطن ہیں +
نفرین مال الخ ۔ ہمیں بدنام نہ کریں ۔ برا نہ کہیں +
خدمت دیوان ۔ سرکاری نوکری +

ص ۷۷ | سر حساب باشید ۔ خیال رکھو توجہ کرو +
بگو تو بمیری ۔ قسم کھاؤ ۔ اپنی زندگی کی قسم کھاؤ ۔ کہو ۔ (اگر جھوٹ ہو تو خدا کرے) میں مر جاؤں +
سر تو ۔ تیرے سر کی قسم ۔ بائے قسمیہ محذوف ہے +
لوری ۔ صحرا نشینوں کا ایک آوارہ گرد گروہ ہے +
ہیچ .... نمی خواہد ۔ ڈرنا اور خوف کرنا ضروری نہیں ۔ کوئی خطرے کی بات نہیں +
یک صفہ ۔ لائن باندھ کر ۔ ایک قطار میں +
یہ ۔ حرف انبساط ہے ۔ یہاں بطور تحقیر کے استعمال کیا گیا ہے +

ص ۷۸ | قرشمال ۔ ڈوم ۔ بھانڈ جو طوائف کے ساتھ ہوتے ہیں ۔ ایک گالی ہے +

صـ ۷۸ قراسورن - فوجی گارد جو ڈاک کے ساتھ ہوتی ہے - وہ
فوجی سپاہی جو راستہ کی حفاظت کے لئے متعین ہوتے
ہیں + محسن تاثیر ؎

آخر آں چہرہ قراسورن خط خواہد شد
بسکہ خالِ تو رہِ قافلۂ مور زند

راہ دار - محافظ راہ +
مے خواہی الخ - مے خواہی کہ الخ + کیا تو چاہتا ہے کہ تجھے
مار کر کتوں کی خوراک بناؤں ؟
ہار شدن - دیوانہ ہونا - سر چڑھنا +
آموختہ شدہ - سیکھے ہوئے - اسم مفعول کا یہ استعمال
محاورہ جدید میں عام ہے +
وِلَت نخواہم کرد - ترا وِل نخواہم کرد + وِل کردن -
چھوڑ دینا +
مارا بکشید الخ - اگر مارا بکشید - جملہ شرطیہ ہے - اور حرف
شرط محذوف +

صـ ۷۹ بچم - بچہ من +
قاچاقچیئے الخ - مال ممنوعہ کی خرید و فروخت کرنے والے
تو اِس طرح نہیں ہوتے - فاعِل واحد کے لئے فعل
جمع استعمال ہوا ہے +
سیاہی - دور سے کسی چیز کا دھندلا سا نظر آنا جس

ص ۷۹ سے یہ معلوم نہ ہو سکے کہ وہ چیز کیا ہے + جیسے پنجابی میں دا آیرا، کہتے ہیں +

ماچاپچی - تاج مہمل ہے +

شتر دیدی ندیدی - اونٹ دیکھا نہ دیکھا + ضرب المثل ہے +

ص ۸۰ پاپے شدن - کسی کا تعاقب کرنا - پیچھا کرنا +

از حوصلہ در رفتہ - عاجز ہو کر - جھلا کر +

جہنم - حرف ظرفیت محذوف ہے +

ارواح پدرم - روح کی بجائے ارواح کا استعمال ہوا ہے + (عامی)

بروز دادن - ظاہر کرنا - بتانا +

بشنوم - اس کے پہلے حرف عاطفہ محذوف ہے +

خود بدانید - اب تم جانو - (اور تمہارا کام) +

روبروے الخ - کیا ہم ایک دوسرے کے سامنے نہ ہونگے +

دروغگی - جھوٹ موٹ +

ص ۸۱ بادروت }
شاہسوند } - قبائل کے نام ہیں +

معاملۂ ماں سرنگرفت - ہمارا سودا نہ ہو سکا +

صـ ۸۱ | بال ۔ بازو +
چہ لازم کردہ الخ ۔ انہیں کیا ضرورت پڑی ہے کہ الخ +

صـ ۸۲ | ازیں قبیل ۔ ایسے ۔ ان جیسے +
نادرست ۔ بدمعاش ۔ بدروش +
قارقا بازار ۔ ایک قصبہ کا نام ہے +
جمعہ بازار ۔ وہ بازار جو جمعہ کے دن لگتا ہے +
آں طرف تر ۔ ذرا ادہر ۔ صفت کے علاوہ دوسرے کلمات کے ساتھ علامت تفضیل کو استعمال کرنا محاورۂ جدید ہے +
مزاق ۔ تابع مہمل ہے +
برنجورم ۔ برخورم ۔ برخوردن دوچار ہونا ۔ ملنا ۔ ملاقات کرنا ۔ صائب ؒ

از تو تا دوری از ما دور ہے گرد حیات
با تو چوں برمے خوریم از زندگی برمے خوریم

صـ ۸۳ | اگر می شد ۔ کاش کہ یہی ہوتا +
درۂ خوناشین ۔ کوہستان قفقاز میں ایک درہ ہے +
روئے الاغ ۔ گدھے پر سوار +
چاہ انبار ۔ کھتے ۔ وہ گڑھے جو غلہ کی حفاظت کیلئے کھودتے ہیں +

صـ ۸۳

تاپو - غلہ رکھنے کا کھتہ - پنجابی (گہی - کوٹھی) +
مِحَالِ دیزاق - علاقہ دیزاق (جو ایک شہر کا نام بھی ہے) +

صـ ۸۴

بے خود - اکیلا - تن تنہا +
رو - طنزاً کہا گیا ہے +
دست و پا زدن - کوشش و سعی کرنا + سعید اشرف ؎
براے پردہ پوشی کسی چہ دست و پا زند اشرف
بدیوانے کہ از اعضائے خود باشد گوا آنجا
نیفت - باید کہ نیفتی - ہمت نہ ہاریو - گھبرا کر دل نہ چھوڑیو
اپنی جگہ سے نہ ہلیو +
جلو گرفتن - سامنے اور روک کر کھڑے ہو جانا +
ایں درہ بمانند - دریں درہ بمانند + حرف جار
محذوف ہے +
تا چشم شاں کور شود - جب تک کہ انکی آنکھیں اندھی نہ
ہو جاویں - یعنی وہ مر نہ جاویں +
کوبیدہ شدہ - ٹھکا ہؤا - دیکھو نوٹ صفحہ +

صـ ۸۵

میزنم تاں ہا - شما را مے زنم ہا تنبیہ کے لئے ہے +
دیگر ما کہ الخ - کہ تاکید کے لئے ہے - اب ہم نے تمہارے
خلاف تو کوئی بات کی نہیں ہے + (دیکھو فرہنگ صفحہ ۱۰۰)
راستش را بگو - سچ سچ بات کہو +

ص ۸۵

طوغ - ایک جگہ کا نام ہے - وہاں کے باشندوں کو طوغی کہتے ہیں +
درو کردن - فصل کاٹنا +
دروِ ماں - ہماری کٹائی +
نمے رویم خانۂ ماں - بہ خانۂ ماے رویم +
سرم را مے پیچانید - مجھے دھوکا دینا چاہتے ہو - میرے خیال کو بدلنا چاہتے ہو +
کہ چیہ - یعنی چہ - اس کا مطلب کیا ہے ؟
شل وگول - شل - دست و پاے فالج زدہ +

ص ۸۶

داس - درانتی +
ایں - مشار الیہ محذوف ہے +
ہیچ سرم نمے شود - میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا +
سر در بردن - سمجھنا - معلوم کرنا +
باج بدہ - باج دہ - باج گذار - محصول ادا کرنے والے +
توجیہ بدہ - توجیہ دہ - توجیہ - مالیہ - محصول زرع +
بیگار - بے اجرت کام کرنا +
حول وحوش - گرد و نواح +
کسے گفتہ باشد الخ - اگر کسے گفتہ باشد و تو شنیدہ باشی +
قوروش - قرش ایک عثمانی سکہ ہے +

ص ۸۷ | پیشۂ ما نباشد۔ جملہ شرطیہ ہے۔ اور حرف شرط اگر محذوف +
گیر آمدن۔ حاصل شدن +
مے خواہید ... باور کنم۔ مے خواہید کہ الخ +
مات ماندہ ام۔ حیران ماندہ ام +

ص ۸۸ | ایں راہ ... باشد۔ یہ راستہ تمہارا ہی سہی۔ آجکل مال عموماً حرف اضافت کے طور پر استعمال ہوتا ہے "مال فرانسہ" فرانس کا +
ہرگز۔ نفی کی تاکید کے واسطے مستعمل ہوتا ہے +
خوب .... کردہ اید۔ طنزاً کہتا ہے +
حساب ... مے کنی۔ خیال مے کنی حساب بمعنے خیال +
ملا ہاتفی ہے

بہ مردن کن امروز آنساں حساب
کہ فردا تو اینش گفتن جواب

خانۂ مردم خراب کن۔ لوگوں کے گھر لوٹنے والا +
چوب دار۔ پھانسی +

ص ۸۹ | بیک پول نمے ارزد۔ بے قیمت ہے۔ فضول ہے +
از یراق .... بروید۔ اپنے ہتھیار ڈال دو +
بُرّندہ۔ کاٹنے والا۔ ہتھیار وغیرہ +

صـ۸۹ | آتش کردن - انگریزی فعل "فایر" کا ترجمہ ہے بندوق وغیرہ کا چلانا - یہ محاورہ پہلے مطلق آگ لگانے کے معنوں میں استعمال ہوتا تھا + سلمان ؎

ز آب رز در مجلس باغ آتشے کن کیں زماں
شاخ عریان است و سرما برنتابد بیش ازیں

خود بداں - تمہاری مرضی +

غلط خوردن - بمعنے غلطیدن - لیٹ جانا - گر پڑنا - عموماً غلط ودن آتا ہے - خوردن کا استعمال یہاں غلط ہے - دیکھو بہار عجم (غلط) +

صـ۹۰ | بدو - دویدن سے امر حاضر ہے +

ہے - کلمہ تنبیہ ہے +

فوہ - حقارت آمیز کلمۂ تعجب ہے +

جار - ترکی لفظ ہے بمعنے دستہ - نادر شاہ کی فوج میں ایک دستہ کا نام "جارچی" تھا - جس کا کام بادشاہ کے احکام کا فوجوں میں اعلان کرنا تھا - (بہار) +

بریم - بر دویم - گھبراہٹ اور پریشانی میں واو حذف کر دی گئی ہے +

صـ۹۱ | مو و راو ... گیرند - مطابق قواعد گیرد ہونا چاہئے تھا لیکن محاورۂ جدید میں یہ عام ہے +

صـ۹۱ | مقصر - قصور دار +

صـ۹۲ | چانہ (ٹھوڑی) زدن - بکواس کرنا۔ فضول گفتگو کرنا۔ چانہ بے جا زدن بھی آتا ہے + محسن تاثیر سے

واعظ ایں سنت تحت الحنکت دانی چیست
چانہ بندی است کہ ہر چانہ بے جا نہ زنی

رفیقہات را بگو - اپنے ساتھیوں کا پتہ دے +

دزدان ارامنۂ اکلیس - وہ چور جنہوں نے اکلیس کے ارمنیوں کو لوٹا ہے۔ اکلیس ایک شہر کا نام ہے۔ جس میں ارمنی بستے ہیں۔ اور ریشم کی تجارت میں مشہور ہیں +

ازم - ازمن - جار کے ساتھ ضمیر منصل کا استعمال محاورہ جدید میں عام ہے +

آنہا کیست - دیکھو ضمیر جمع کے لئے وو کلمہ ربط،، (قائم مقام فعل) واحد آیا ہے +

دروگر - کسان - کھیت کاٹنے والے +

صـ۹۳ | دست ایں الخ - دست کے پہلے حرف جار محذوف ہے +

وانمود مے کردند - وانمودند - ظاہر کردند +

التماس التجا - واو عاطفہ محذوف ہے +

ہمیں حالا - ابھی - اسی وقت - فوراً +

صہ ۹۳ | سر در بردن - سمجھنا - معلوم کرنا +
ہر سہ تاش - تینوں کو - تش کا مرجع حاجی و زراعین طوغ ہے +

صہ ۹۴ | از سر مو تا نوک ناخن پا - مو بہ مو - من وعن + کچا چٹھا +
دف و دائرہ - دف وچنبر +
خواندن - گانا +

صہ ۹۵ | گردش گردیدن سے حاصل مصدر ہے - یہاں بمعنے آوارہ گردی - بے راہ روی - اور لوٹ مار استعمال ہوا ہے +
دست بنفیتی ... بگیرندت - تو سرکاری افسروں کے ہاتھ میں پڑ جائے - اور وہ تمہیں گرفتار کریں +
مِن بعد - اس کے بعد +
دزدی مزدی - چوری چکاری - مزدی تابع مہمل ہے +
چنداں نقلے ہم ندار دایع - اتنا مشکل و اہم کام نہیں کہ توبھی رضا سے اجازت نہ دیوے + دیکھو فرہنگ صفحہ ۵۸ لفظ ہم نقلے ندارد +
مایہ - راس المال - اصل و مادہ چیزے (بہار عجم) +
قسمت - حصہ +

صـ ۹۵

گوش مے دادم نے رفتم ۔ حرف عاطفہ محذوف ہے
گوش مے دادم و نمے رفتم +

صـ ۹۷

تنبیہ دارد ۔ جرم کی بات ہے +
راستش (راستش این است) ۔ سچی بات تو یہ ہے +
ماچ کردن ۔ چومنا ۔ بوسہ لینا ۔ ماچیدن بھی آتا ہے +
فوقی یزدی سے فوقیا مے ماچمت بہا کہ غیراز تو کرا
درمزخرف نشأ صات حقیقت دادہ اند
قربانت بروم ۔ قربانت بروم ۔ دیکھو نوٹ صفحہ ۹۰ +
تو کار نداشتہ باش ۔ تم اس کی پرواہ نہ کرو ۔ تم اس
بارے میں کچھ نہ کرو +
بگوید الخ ۔ بگوید الخ +
احتیاط کردن ۔ ڈرنا ۔ فکر کرنا +
برات ۔ برائے تو +
سیہ روز ۔ ماتمی و مصیبت زدہ + ابوطالب کلیم سے
چشمت غم آں زلف سیہ روز ندارد
از ماتم ہمسایہ دریں خانہ خبر نیست
منکہ ۔ کاف تاکید کے لئے ہے +

صـ ۹۸

کدام دہ گیر کردہ ۔ کسی گاؤں میں کسی کام کے لئے
رُک گیا ہو گا +
محصل ۔ تحصیلدار ۔ مالیہ و ٹیکس وصول کرنیوالا افسر

صـ۹۸ جو عموماً سخت گیر واقع ہوتا ہے +
سرما... تیار - ہمارا مغز نہ کھپا +
دور تا دور - گرداگرد +

صـ۹۹ تخفیف تنبیہ خود الخ - اپنے جرم کی تخفیف کے لئے بہتر ہے کہ اپنے ساتھیوں کا پتہ بتا دیوے +

صـ۱۰۰ کاغذ رضا مندی - خوشنودی مزاج کا پروانہ سرٹیفکیٹ +
مدال - میڈل - تمغہ +
سرتیپ - کپتان +
برات - حصہ - بخرا - وہ چٹھی جو خزانچی و گودامی کے نام روپے وغیرہ دینے کے واسطے لکھی جائے - بل +
شہادت نامہ - سرٹیفکیٹ - سند +
دریں دفتر نفوس - مردم شماری کے رجسٹر میں +
حال... پامال - اب یہ شخص میری شرافت کو بٹا لگانا چاہتا ہے - پامال کرنا چاہتا ہے +
بالمرہ - فوراً - دفعتہً +

صـ۱۰۱ از ما کہ گذشتہ اند - ہمیں چھوڑ کر +

صـ۱۰۲ تر اکہ - کاف تاکید کے لئے ہے +
لنگ کردن - ٹھیرنا - قیام کرنا - لنگ جائے مقام کردن در سفر + صائب ؎

صـ۱۰۲
اشکم بہ سر کوے تو پیوستہ روان است
این قافلہ تا روز جزا لنگ ندارد
لیکن یہاں متعدی معنوں میں ہے + یعنی ٹھیرانا۔ روکنا +
قربون سرت - قربان سرت۔ سوقی لہجہ ہے +

صـ۱۰۳
گمرک خانہ - چونگی خانہ۔ حاجی اپنی خدمات کا اظہار کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ مَیں پنجاہ تومان ہر سال چونگی کا محصول ادا کرتا ہوں۔ گویا حکومت پر یہ احسان کرتا ہوں +
بلے الخ - طنزاً کہا گیا ہے +
بلے بادشاہ - یہ بات بھی نجالنگ طنزاً کہتا ہے +

صـ۱۰۵
قربون سرت - دیکھو نوٹ صفحہ ۱۰۲ +
سر بار - سر بمعنے بر +
سر اسب - بر اسب +

صـ۱۰۶
گیر آمدن - پکڑا جانا +
بفرست ... بیاورند - بفرست کہ الخ +
خجالت کشیدن - خجالت (بمعنے شرم وحیا) غلط العام ہے۔ صحیح خجلت ہے (بہار) فارسی میں کشیدن کے ساتھ بھی مستعمل ہے + مرزا صائب ؎

ص ۱۰۶

اگرچہ سرو دارد از ازل منشور رعنائی
بجاے خود خجالت میکشد از نخل بالایش

خواجہ سلمان ؎

گرچنیں نرگس مست تو بہ بیند درخواب
چہ خجالت کہ کشد نرگس مخمور از تو

بہ سر خودت - تیرے سر کی قسم +

ص ۱۰۷

گیر آوردن - حاصل کردن +
قول - وعدہ + قول دادن - وعدہ کرنا +
سر بادشاہ تصدق کن - بادشاہ کے سر کا صدقہ +

ص ۱۰۸

کاغذ مے دہم - ضمانت مے دہم + کاغذ - ضمانت نامہ تمسک +
بالا - حکام بالا - افسران بالادست +
زاکون - روسی لفظ بمعنے قاعدہ وضابطۂ قوانین +
روے پا - برپا - پاؤں پر - "روے" بمعنی "بر" - محاورۂ جدید ہے +
شما را دعا الخ - براے شما دعا الخ +

ص ۱۰۹

مالم نرسد مے میرم - حرف شرط محذوف ہے - اگر مالم (مال من) نہ رسد مے میرم +

ص۱۰۹	مے خواہی بمیر الخ۔ خواہ مرو خواہ زندہ رہو +
ص۱۱۰	فرماں بردن۔ حکم ماننا +
	صداقت اندیش۔ خیر اندیش۔ خیر خواہ +
	از و خوب متوجہ مے شوی۔ اس کی طرف اچھی طرح خیال رکھنا +
	نمے گذارم الخ۔ نہ گذارم کہ الخ۔ فعل حال بمعنے فعل مستقبل ہے +
ص۱۱۱	دَلہ۔ مکار۔ حیلہ گر۔ عیار۔ منافق۔ چور۔ اچکا +
	بے عرضگی۔ بے انتظامی +

تمام شد

{ بقلم محمد صادق۔ صدیقی۔ منشی فاضل
بتاریخ ۷۔ نومبر ۱۹۲۱ء باتمام رسید }

مکتبۂ ابراہیمیہ حیدرآباد دکن (اسٹیشن روڈ)